e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 224 Sunday , May 18 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۲۴) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۸-مئی ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۹/ذی القعدہ -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

دہلی میں آندھی اور بارش سے تباہی، دیوار گرنے سے 3 افراد جاں بحق

نئی دہلی۔ دہلی میں ہفتہ کی دوپہر کے بعد آئی تیز آندھی اور بارش نے شہر کے مختلف علاقوں میں تباہی مچادی۔ نیو اشوک نگر میں دہلی-غازی آباد-میرٹھ ریپڈ میٹرو کے اسٹیشن کی چھت اُڑ گئی، جبکہ سینٹرل دہلی کے نوی کریم علاقے میں ایک زیر تعمیر عمارت کی دیوار گرنے سے 3 افراد جاں بحق ہو گئے اور 4 افراد زخمی ہو گئے۔ نیو اشوک نگر میٹرو اسٹیشن کی چھت پر نصب ٹین کی چادریں تیز ہوا کے جھونکوں میں دور تک اُڑ گئیں۔ خوش قسمتی سے اس واقعے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ حادثے کے بعد پولیس اور میٹرو اسٹیشن کی دیکھ بھال کرنے والی ٹیم موقع پر پہنچی اور مرمت وصفائی کا کام شروع کر دیا گیا۔ احتیاطاً اسٹیشن پر ٹرینوں کی آمدورفت روک دی گئی ہے۔ نوی کریم میں پیش آنے والے حادثے میں ایک زیر تعمیر ہوٹل کی بیسمنٹ کی دیوار آندھی کے دوران منہدم ہو گئی، جس کے نتیجے میں 6 افراد ملبے تلے دب گئے۔

26 مئی سے سپریم کورٹ میں جزوی کام کا دن، چیف جسٹس گوئی نے 21 بنچوں کو نامزد کیا

نئی۔(یو این آئی) سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بی آر گوئی نے جزوی کام کے دن (گرمیوں کی ابتدائی تعطیلات) کے دوران مقدمات کی سماعت کے لیے 21 بنچوں کو نامزد کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے ایک نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے اس کا اعلان کیا ہے۔ اسی مناسبت سے سپریم کورٹ نے جمعہ کو ان بنچوں کو مطلع کیا جو 26 مئی سے 13 جولائی 2025 تک جزوی کام کے دنوں (موسم گرما کی تعطیلات) کے دوران مقدمات کی سماعت کریں گے۔ سپریم کورٹ کا باقاعدہ کام 14 جولائی 2025 سے دوبارہ شروع ہوگا۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ پانچ بنچ 26 سے یکم جون تک کیس کی سماعت کریں گے۔ چیف جسٹس گوئی اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح، جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس دیپانکر دتا، جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سنجے کمار، جسٹس جے کے مہیشوری اور اروند کمار، جسٹس بی وی ناگرتھنا اور جسٹس ستیش چندر شرما کی بنچ اس الگ الگ سماعت کرے گی۔

ناگپور اسکول کے ٹرسٹی پر مخصوص برادری کی لڑکی کو داخلہ نہ دینے کا الزام

ممبئی۔(یو این آئی) ناگپور کے ایک معروف اسکول کے ٹرسٹی اور ایک ٹیچر کے خلاف ایک اقلیتی برادری کی لڑکی کو داخلہ دینے سے انکار کرنے کے الزام میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ پولیس نے یہ کارروائی ایک خاص اقلیتی عہدیدار کی بیٹی کے داخلہ سے انکار پر کی ہے۔ مقامی جری پٹکا پولیس اسٹیشن میں بھارتیہ نیائے سہنتا (بی این ایس) کی دفعہ 299 کے تحت ایک کیس درج کیا گیا ہے، جو کسی طبقے کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کر کے اس کے جذبات کو مجروح کرنے کی نیت سے بدنیتی پر مبنی عمل کے لیے عائد کی جاتی ہے۔ یہ شکایت اسکول کے ٹرسٹی راجیش لالوانی اور مبینہ ٹیچر کنیا یادی وانگلی کے خلاف درج کی گئی ہے، جن پر مذہبی بنیادوں پر ایک اقلیتی لڑکی کو داخلہ نہ دینے کا الزام ہے۔

ہند-افغان تجارت بحال

نئی دہلی۔ جموں و کشمیر کے پہلگام میں 22 اپریل کو ہوئے دہشت گردانہ حملہ کے بعد دونوں ممالک کے درمیان تجارت مکمل طور پر بند ہو گیا تھا۔ لیکن جمعہ (16 مئی) سے اٹاری-واگھہ سرحد کے راستے تجارتی سرگرمیاں پھر سے شروع ہو گئی ہیں۔ واضح ہو کہ اٹاری-واگھہ سرحد کے راستے تجارتی سرگرمیاں شروع ہونے سے ان تاجروں کو بڑی راحت ملی ہے، جن کے لیے یہ راستہ خشک میوہ جات اور جڑی-بوٹیوں کی درآمد کا اہم ذریعہ ہے۔ دراصل پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کی وجہ سے اٹاری-واگھہ سرحد کو بند کر دیا گیا تھا۔ اس دوران پاکستان کی طرف واگھہ سرحد پر تقریباً 50 ٹرک پھنس گئے تھے، جو افغانستان سے خشک میوہ جات اور جڑی-بوٹیاں لے کر ہندوستان کی جانب آ رہے تھے۔

آپریشن سندور: حکومتی وفد کی فہرست پر کانگریس خفا

حکومت آل پارٹی وفد کو بیرون ملک بھیجنے کے نام پر سیاست کر رہی ہے: کانگریس، پاکستان کی قلعی کھولنے کے لیے اراکین پارلیمنٹ کے 7 وفود کی تشکیل، ایک وفد کی قیادت ششی تھرور کے ذمہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہشت گردی کے خلاف نتیجہ خیز کارروائی کے بعد اب ہندوستان نے سفارتی محاذ پر پاکستان کی حقیقت دنیا پر ظاہر کرنے کی حکمت عملی تیار کر لی ہے۔ مرکزی حکومت نے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے جھوٹ اور دہشت گردانہ نیٹورک کو بے نقاب کرنے کے لیے خصوصی کثیر پارٹی پارلیمانی ٹیمیں تشکیل دی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سبھی پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ پر مشتمل 7 وفود تشکیل دی گئی ہیں، جن میں سے ایک ٹیم کی قیادت تجربہ کار کانگریس رکن پارلیمنٹ اور خارجی امور کے ماہر ڈاکٹر ششی تھرور کے سپرد کی گئی ہے۔

اسی دوران کانگریس نے الزام لگایا کہ حکومت دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کے موقف کو بیرونی ممالک تک پہنچانے کے لیے آل پارٹی وفد بھیجنے کے نام پر سیاست کر رہی ہے اور کل جماعتی وفد میں شامل ہونے کے لئے جن ناموں کی سفارش کی جا رہی ہے انہیں نہیں بھیج رہی ہے۔ کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے کہا کہ وفد کے غیر ملکی دورے کا منصوبہ حکومت نے اس وقت بنایا جب اسے احساس ہوا کہ اس کی سفارتکاری ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی آل پارٹی وفد بھیجنے کا خیر مقدم کرتی ہے تاہم اس میں سیاست برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ کو پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی سے بات کی اور دنیا کے سامنے ہندوستان کا موقف پیش کرنے کے لیے پارٹی سے چار نام مانگے۔ مسٹر رجیجو کی درخواست پر پارٹی نے سابق وزیر خارجہ آنند شرما، لوک سبھا میں کانگریس کے ڈپٹی لیڈر گورو گوگوئی، راجیہ سبھا ممبر سید ناصر حسین اور لوک سبھا ممبر امریندر سنگھ راجہ وڈنگ کے نام حکومت کو بھیجے لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ جن ناموں کو پارٹی نے بھیجا ہے وہ اس وفد میں شامل نہیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وفد کے لیے ممبران پارلیمنٹ کے نام پہلے ہی طے ہو چکے تھے اور مسٹر کھڑگے اور مسٹر گاندھی سے صرف ایک رسمی طور پر بات کی گئی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ حکومت نے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور کو وفد میں شامل کیا ہے حالانکہ پارٹی نے ان کا نام نہیں بھیجا تھا۔

کانگریس لیڈر نے پریس بریفنگ کے دوران کہا کہ ہم سے نام مانگے گئے تھے۔ ہمیں امید تھی کہ جو نام ہم نے دیے ہیں وہ شامل ہوں گے۔ ہمیں امید تھی کہ پارٹی کی طرف سے دیئے گئے ناموں کو شامل کیا جائے گا۔ لیکن جب پی آئی بی کی پریس ریلیز دیکھی تو ہم حیران رہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اب کیا ہوگا۔ چار نام مانگنا، چار نام دینا اور ایک اور نام کا اعلان کرنا حکومت کی طرف سے بے ایمانی ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا کہ کانگریس مسلسل وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں کل جماعتی میٹنگ اور موجودہ حالات پر بحث کے لیے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کا مطالبہ کر رہی ہے، لیکن مسٹر مودی اس کا کوئی جواب نہیں دے رہے ہیں۔ اچانک مختلف ممالک میں آل پارٹیز وفود بھیجنے کی بات ہوئی لیکن اس میں دیانتداری کے بجائے سیاست کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہندوستان کے معاملات میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی مداخلت کے حوالے سے وزیر اعظم کو جواب دینا چاہئے۔

واضح رہے ششی تھرور، جو اقوام متحدہ میں اعلیٰ عہدہ پر خدمات انجام دے چکے ہیں، بین الاقوامی سفارت میں ہندوستان کی طرف سے ایک مضبوط آواز تصور کیے جاتے ہیں۔ حکومت ہند کے ذریعہ تشکیل ساتوں وفود مختلف ممالک میں جا کر وہاں کی حکومتوں، تھنک ٹینک اور میڈیا سے گفتگو کرے گی اور بتائے گی کہ کس طرح پاکستان لگاتار دہشت گردی کو فروغ دے رہا ہے۔ خصوصاً 11/26 حملے، پلوامہ اور حال ہی میں پہلگام کے بیسرن وادی میں ہوئے بے قصور سیاحوں پر حملے جیسے معاملوں کو ترجیحی بنیاد پر سامنے رکھا جائے گا۔ امریکہ کے لیے جو وفد بھیجا جائیگا اسکی قیادت سینئر کانگریس لیڈر ششی تھرور کریں گے۔ اور اس میں منیش تیواری، سلمان خورشید اور امر سنگھ شامل ہونگے لیکن کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ جو فہرست انھوں نے فراہم کی ہے اس میں سابق وزیر آنند شرما، ترون گوگوئی، سید ناصر حسین شامل ہیں۔ راہل گاندھی نے اس سلسلے میں پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو سے بات کی ہے۔ بی جے پی کی طرف سے اس وفد کی قیادت سابق وزیر روی شنکر پرساد کریں گے اور اس میں سابق وزرا انوراگ ٹھاکر اور مرلی دھرن شامل ہیں۔ اسدالدین اویسی کا نام بھی شامل ہے۔ انکے علاوہ جے ڈی یو کے سنجے جھا، ڈی ایم کے کی کنی موئی، این سی پی کی سپریا سولے اور شیوسینا کے ایکناتھ شندے شامل ہیں جو وفود کی قیادت کریں گے۔ جو 7 وفود تشکیل دی گئی ہیں، ان کی قیادت ششی تھرور (کانگریس)، روی شنکر پرساد (بی جے پی)، سنجے کمار جھا (جنتا دل یو)، بیجینت پانڈا (بی جے پی)، کنی موژی کروناندھی (ڈی ایم کے)، سپریا سولے (این سی پی) اور شریکانت ایکناتھ شندے (شیوسینا) کو سونپی گئی ہے۔

حکومت کی طرف سے دی گئی ذمہ داری کو پورا کروں گا: تھرور

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہشت گردی پر ہندوستان کے موقف کو واضح کرنے کے لئے مختلف ممالک کو بھیجے جانے والے کل جماعتی وفد میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور کو شامل کرنے کے تعلق سے حکومت اور کانگریس کے درمیان کشیدگی کے درمیان مسٹر تھرور نے کہا ہے کہ انہیں جو ذمہ داری سونپی گئی ہے وہ پوری کریں گے۔ حکومت نے ہفتے کے روز سات وفود کی قیادت کرنے والے اراکین پارلیمنٹ کی فہرست جاری کی۔ ان میں سے ایک کی قیادت مسٹر تھرور کو سونپی گئی ہے۔ اس سے قبل کانگریس نے ان وفود میں شامل ہونے کے لیے اپنے چار اراکین کے ناموں کی فہرست حکومت کو بھیجی تھی، جس میں مسٹر تھرور کا نام نہیں تھا۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ اس کی طرف سے بھیجی گئی فہرست میں سے اراکین کو ہی وفد میں شامل کیا جانا چاہیے۔ مسٹر تھرور نے نامہ نگاروں سے کہا کہ پارٹی کو اپنی رائے کا اظہار کرنے کا پورا حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومتی وفد ہے اس لیے حکومت کی اپنی رائے ہے کہ وہ کس کو مناسب سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے پر حکومت اور ان کی پارٹی کے درمیان مزید بات چیت کے بارے میں نہیں جانتے اور متعلقہ لوگوں سے اس بارے میں پوچھا جانا چاہیے۔

عرب لیگ کا سربراہی اجلاس بغداد میں شروع، ایجنڈے میں غزہ سرفہرست

بغداد: (ایجنسی) عراق کے دارالحکومت بغداد میں عرب لیگ کے سالانہ سربراہی اجلاس کے لیے علاقائی رہنماؤں کا اجلاس جاری ہے۔ اجلاس میں غزہ میں جنگ کا مسئلہ اٹھنے کی توقع ہے۔ سنیچر کی سربراہی کانفرنس جنوری میں اسرائیل کی طرف سے حماس کے ساتھ جنگ بندی ختم کرنے کے دو ماہ بعد ہو رہی ہے۔ اس سے قبل مارچ میں قاہرہ میں ایک ہنگامی سربراہی اجلاس میں عرب رہنماؤں نے غزہ کی پٹی کے تقریباً 2 ملین باشندوں کو بے گھر کیے بغیر دوبارہ تعمیر کرنے کے مجوزہ منصوبے کی حمایت کی۔ وہیں اسرائیل نے آج سے غزہ میں وسیع پیمانے پر زمینی جنگ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ گذشتہ دنوں اسرائیل نے غزہ میں بڑے پیمانے پر حملے کیے ہیں۔ ادھر اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے حماس کو تباہ کرنے کے اپنے ہدف کو پورا کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اس ہفتے کے شروع میں مشرق وسطیٰ کا دورہ کیا تھا، جس کی وجہ سے بغداد اجلاس کو میڈیا کی توجہ نہیں ملی۔ ٹرمپ کے دورے کے موقعے پر غزہ میں نئی جنگ بندی کے لیے کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس کی توقع کر رہے تھے۔ ٹرمپ نے شام کے نئے صدر احمد الشارع سے ملاقات اور شام پر سے امریکی پابندیاں ہٹانے کا وعدہ کر کے سرخیاں بنائیں۔ وہیں ایک عراقی سیاسی اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ایران کی قدس فورس کے کمانڈر اسماعیل غنی نے سربراہی اجلاس سے قبل بغداد کا دورہ کیا تھا اور جوہری معاہدے کے لیے ایران امریکہ مذاکرات کی حمایت کا پیغام دیا تھا اور ایران پر سے پابندیاں ہٹانے کا مطالبہ کیا تھا۔

امت شاہ نے آپریشن سندور پر کہا، پاکستان کو 100 کلومیٹر اندر گھس کر مارا

گاندھی نگر (گجرات): مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے آپریشن سندور کے بارے میں کہا کہ آزادی کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ ہماری فوج نے پاکستان کے اندر 100 کلومیٹر اندر گھس کر دہشت گردوں کے کیمپوں پر حملہ کر کے تباہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایٹمی بم کی دھمکیاں دینے والوں کا خیال تھا کہ ہم ڈر جائیں گے۔ لیکن ہماری فوج، بحریہ اور فضائیہ نے انہیں ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ پوری دنیا ہماری فوج کے صبر اور پی ایم مودی کی مضبوط قیادت کی تعریف کر رہی ہے۔ میں اپنی مسلح افواج کی بہادری کو سلام پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ کئی عالمی دہشت گردانہ کارروائیوں کی منصوبہ بندی کر رہے تھے اور سیالکوٹ اور دیگر دہشت گرد کیمپوں میں چھپے ہوئے تھے، ہمارے بم دھماکوں کی گونج نے ان سب کو واضح پیغام دیا ہے۔ اگر ہندوستانی عوام کے خلاف کوئی بھی دہشت گردانہ کارروائی ہوئی تو دوگنی طاقت سے جواب دیا جائے گا۔ امیت شاہ نے کہا کہ اقتدار میں آنے کے بعد پی ایم مودی نے دہشت گردانہ حملوں کا ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ دنیا حیران ہے اور پاکستان خوفزدہ ہے۔ اس بار آپریشن سندور کے تحت پاکستان میں جیش محمد اور لشکر طیبہ جیسی دہشت گرد تنظیموں کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا گیا۔ ہم نے 9 مقامات کو تباہ کیا جہاں دہشت گردوں کو تربیت دی جاتی تھی اور ان کے ٹھکانے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری فوج کا دہشت گردوں کے خلاف جواب ایسا تھا کہ اس نے پاکستان کے اندر 100 کلومیٹر تک ان کے کیمپوں کو تباہ کر دیا۔

سری نگر پولیس کا آپریشن

ملک دشمن عناصر کے خلاف جاری کریک ڈاون میں 23 افراد گرفتار

سری نگر۔(یو این آئی) سری نگر پولیس نے ملک دشمن عناصر کے خلاف جاری کریک ڈاون میں 23 دہشت گرد معاونین اور شرپسندوں کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا ہے۔ ان افراد پر ملک دشمن سرگرمیوں اور عوامی بدامنی میں ملوث ہونے کے الزامات ہیں۔ پولیس نے ان تمام افراد کے خلاف باقاعدہ ڈوزیئر تیار کر کے ضلع مجسٹریٹ سری نگر سے حراستی احکامات حاصل کیے، جس کے بعد انہیں گرفتار کر کے مختلف جیلوں جیسے کہ پونچھ، اُدھم پور اور کوٹ بلوال (جموں) میں منتقل کر دیا گیا۔ پولیس نے گرفتار شدگان کی شناخت ساقب شفیع وانی، بٹہ مالو، ولید اعجاز شیخ عرف ولید، نیو کالونی بٹہ مالو، ہاشم فاروق میر اخراج پورہ راجباغ، سیار احمد شیخ عرف ساحل، نیو کالونی بٹہ مالو، توصیف احمد خان، فردوس آباد بٹہ مالو، شوکت احمد ڈار، نشاط، علی محمد راتھر عرف علی پاکستانی، مل فاک حضرت بل، اویس فاروق لون، مائسمہ، مصیب احمد خان، ہمدانیا کالونی بمنہ، فیروز احمد نجار ہارون، شبیر احمد غلام، باغیاث، ساجد شہنواز میر عرف پیٹرولے ساکن بٹہ مالو، نعمان قیوم گنائی، چھانہ پورہ، شبیر احمد غلام، باغیاث، ساجد شہنواز میر عرف پٹرولے، بٹہ مالو، نعمان قیوم گنائی، چھانپورہ، اویس الطاف بٹ، پادشاہی باغ، جنید ظہور بنگرو، فتح کدل، مظفر فاروق میر، بڈگام، عنیب نصیر میر، بڈگام، عرفان احمد سیر و عرف عرفان، نوا کدل، فہد بشیر صدیقی عرف عمر کچوا، خانیار، زبیر احمد لون، عیدگاہ، فیضان یاسین شیخ، جمالٹہ، ابراہیم رشید گانی عرف گپی بٹہ مالو، عبدالحمید گانی، ہارون کے بطور کی ہے۔ پولیس کے مطابق ان افراد کے خلاف پہلے بھی کئی فوجداری مقدمات درج تھے، تاہم عدالتوں سے ضمانت پر رہا ہونے کے بعد بھی یہ عناصر دوبارہ عوامی بدامنی اور تخریبی سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے۔ پولیس ترجمان نے کہا کہ سری نگر شہر میں ایسے ملک دشمن اور سماج دشمن عناصر کے خلاف سخت کارروائی جاری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جموں و کشمیر پولیس قانون کی پوری طاقت کے ساتھ ایسے عناصر کو بے نقاب کرنے کیلئے پرعزم ہے۔ پولیس نے ایسے تمام افراد کو تنبیہ کی ہے کہ جو کسی بھی غیر قانونی یا تخریبی سرگرمی میں ملوث ہیں قانون کی گرفت اُن تک جلد پہنچے گی اور ہر مجرم کو اس کے انجام تک پہنچایا جائے گا۔

'مودی حکومت نے فوجی کارروائی کی اطلاع پاکستان کو دے کر سنگین جرم کیا'

آپریشن سندور میں ہماری فضائیہ نے کتنے طیارے کھوئے؟ وزیر خارجہ کے بیان پر راہل گاندھی کا سوال

نئی دہلی: (ایجنسی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی نے مرکزی حکومت پر سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مودی حکومت نے آپریشن سندور کے آغاز پر ہی پاکستان کو اس فوجی کارروائی کے بارے میں مطلع کر دیا، جو ایک سنگین جرم ہے۔ انہوں نے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ایک ویڈیو بیان کا حوالہ دیتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر دعویٰ کیا کہ حکومت نے خود تسلیم کیا ہے کہ فضائی حملے کے آغاز میں پاکستان کو اطلاع دی گئی تھی۔ راہل گاندھی نے سوال اٹھایا، "ایسا کرنے کی منظوری کس نے دی؟ اس کے نتیجے میں ہماری فضائیہ نے کتنے طیارے کھوئے؟" کانگریس پارٹی نے بھی اس بیان کو لے کر حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ پارٹی نے اپنے ایک بیان میں کہا، "مودی حکومت نے دہشت گرد ٹھکانوں پر حملہ کرنے سے پہلے پاکستان کو اطلاع دی۔ یہ خود وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے قبول کیا ہے۔ یہ حکومت کا اقرار نامہ ہماری فوجی سلامتی کے ساتھ سنگین لاپرواہی کا ثبوت ہے۔ یہ ایک مجرمانہ حرکت ہے۔ سوال یہ ہے کہ اتنی حساس اور خفیہ معلومات پاکستان کو کیوں دی گئیں؟ اس فیصلے کی منظوری کس نے دی؟ کیا اس کے نتیجے میں ہمیں جانی یا فوجی نقصان اٹھانا پڑا؟"

دوسری طرف، تنازعے کے بعد وزارت خارجہ نے وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر کا بیان سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔ وزارت کے ترجمان نے کہا، "وزیر خارجہ نے یہ کہا تھا کہ آپریشن سندور کے آغاز کے ابتدائی مرحلے میں پاکستان کو ایک پیغام بھیجا گیا تھا، جس میں واضح کیا گیا تھا کہ ہندوستان دہشت گردی کے ڈھانچے کو نشانہ بنا رہا ہے، نہ کہ پاکستانی فوج کو۔ وزارت خارجہ کے مطابق، اس پیغام کا مقصد یہ تھا کہ پاکستانی فوج کسی قسم کی کارروائی سے گریز کرے، تاکہ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں مزید اضافہ نہ ہو۔ ترجمان نے مزید کہا کہ جے شنکر کا بیان یہ نہیں تھا کہ اطلاع حملے سے پہلے دی گئی تھی، بلکہ یہ حملے کے بعد کے مرحلے کی بات ہے۔ اس سے قبل، پی آئی بی (پریس انفارمیشن بیورو) نے بھی ایک وضاحتی بیان جاری کرتے ہوئے جے شنکر کے بیان کا دفاع کیا تھا اور کہا تھا کہ اسے جان بوجھ کر مسخ کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ 'آپریشن سندور' ایک حساس اور خفیہ فوجی کارروائی تھی، جس کا مقصد دہشت گردی کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانا تھا۔ اس مسئلے پر سیاسی تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے اور اپوزیشن اس معاملے پر حکومت سے مسلسل سوال کر رہی ہے، جبکہ حکومت اسے ایک سکیورٹی حکمتِ عملی کا حصہ قرار دے کر دفاع کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ حزب اختلاف کی جماعت کانگریس مرکز کی مودی حکومت پر کئی سوالات اٹھا رہی ہے جس میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی میں امریکہ کی شمولیت بھی شامل ہے۔

مدھیہ پردیش کے مشہور ویاپم گھوٹالہ

13 سال بعد آیا سی بی آئی عدالت کا فیصلہ، 11 قصورواروں کو سنائی گئی سزا

بھوپال۔(ایجنسی) مدھیہ پردیش کے مشہور ویاپم گھوٹالہ معاملہ میں بھوپال کی سی بی آئی عدالت نے آج اہم فیصلہ سنایا۔ مدھیہ پردیش پی ایم ٹی 2009 کے امتحان میں فرضی طریقے سے سلیکشن معاملے میں عدالت نے 11 ملزمین کو قصوروار قرار دیا ہے۔ خصوصی جج سچن کمار گھوش کی عدالت نے سبھی قصورواروں کو 3-3 سال قید کے ساتھ 16-16 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مدھیہ پردیش کا ویاپم گھوٹالہ بھوپال کے گاندھی میڈیکل کالج میں 2009 کے ایم بی بی ایس داخلہ امتحان سے متعلق ہے، جس میں فرضی امتحان دہندگان اور سالورس کی مدد سے داخلہ دلانے کی سازش تیار کی گئی تھی۔ ان میں 4 امیدوار وکاس سنگھ، کپل پارٹے، دلیپ چوہان اور پروین کمار تھے، جنھوں نے میڈیکل امتحان کے لیے سالورس کے ذریعہ امتحان دیا تھا۔ 5 سالورس ناگیندر کمار، دنیش شرما، سنجیو پانڈے، راکیش شرما، دیپک ٹھاکر ایسے تھے جنھوں نے اصل امتحان دہندگان کی جگہ بیٹھ کر امتحان دیا، جبکہ ایک بچولیہ ستیندر سنگھ اس پورے نیٹورک کا انتظام و انصرام دیکھتا تھا، یعنی ماسٹر مائنڈ تھا۔ یہ معاملہ سامنے آنے کے بعد راجدھانی کے کوہ فضا تھانہ میں 2012 میں ایف آئی آر درج کی گئی تھی، جس پر اب سی بی آئی کی خصوصی عدالت نے 419، 420، 467، 468، 471 اور انسداد بدعنوانی ایکٹ کے تحت ملزمین کو قصوروار مانا ہے۔

عآپ کو دھچکا: دہلی کے 15 کونسلرز مستعفی، نئی پارٹی کا اعلان

کونسلروں کا انحراف بی جے پی کی سازش کا حصہ ہے: اے اے پی

نئی دہلی: اروند کیجریوال کی قیادت والی عام آدمی پارٹی کو ایک اور جھٹکا لگا ہے۔ عآپ کے 15 کونسلروں نے پارٹی سے استعفیٰ دے دیکر ایک نئی پارٹی تشکیل دینے کا اعلان کر دیا۔ عآپ کے باغی کونسلروں نے مکیش گوئل کی قیادت میں، جو ایم سی ڈی میں پارٹی کے لیڈر رہتے تھے، ہفتہ کو دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں ایک خصوصی پریس کے دوران اپنی نئی پارٹی اندرا پرستھ وکاس پارٹی کا اعلان کیا۔ گوئل نے دہلی اسمبلی الیکشن میں عآپ کے امیدوار کے طور پر آدرش نگر حلقہ سے انتخاب لڑے تھے لیکن وہ بی جے پی کے راج کمار بھاٹیہ سے 11000 سے زیادہ ووٹوں سے ہار گئے۔ گوئل کانگریس سے الگ ہو کر عآپ میں شامل ہوئے تھے۔ عآپ چھوڑنے کی وجہ پوچھے جانے پر گوئل نے کہا کہ پارٹی قومی دارالحکومت میں کئی سالوں تک اقتدار میں رہی، اس کے باوجود لوگوں کی بھلائی کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ گوئل نے عآپ میں اندرونی تنازعات کا بھی الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 15 کونسلروں نے عام آدمی پارٹی کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے اور ایک نئی پارٹی، اندرا پرستھ وکاس پارٹی بنائی ہے۔ اقتدار میں رہنے کے باوجود ہم دہلی کے لوگوں کی خدمت کے لیے کام نہیں کر سکے۔ اندرونی تنازعات کی وجہ سے ہم کام نہیں کر سکے، یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا کہ ہم نے عام آدمی پارٹی سے 2022 کے انتخابات میں بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی تھی۔ میونسپل کارپوریشن میں 250 میں سے 135 سیٹیں ہماری تھیں۔ کیا وجہ ہے کہ آہستہ آہستہ یہ تعداد کم ہو کر 90 کے قریب پہنچ گئی ہے؟ یہ اس لیے ہے کہ کئی سالوں تک ہم اقتدار میں تھے لیکن ہم نے کوئی کام نہیں کیا۔

وہیں عام آدمی پارٹی نے اپنے کونسلروں کے منحرف ہونے کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی گہری سازش قرار دیا ہے۔ اے اے پی کی چیف ترجمان پرینکا کگڑ نے ہفتہ کو کہا کہ پارٹی نے میئر انتخابات کے دوران بھی کہا تھا کہ بی جے پی ہمارے کونسلروں کو خریدنے کی کوشش کر رہی ہے۔

پاکستان کیلئے جاسوسی کا الزام، یوٹیوبر جیوتی ملہوترا گرفتار

کئی فعات کے تحت مقدمہ درج، کئی خفیہ معلومات پاکستان میں شیئر کرنے کا انکشاف

نئی دہلی۔(ایجنسی) پاکستان کے لیے جاسوسی کرنے کے الزام میں ہریانہ کے ہسار کی رہنے والی یوٹیوبر جیوتی ملہوترا کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے خلاف تعزیرات ہند (بی این ایس) کی دفعہ 152 اور آفیشل سیکریٹ ایکٹ 1923 کی دفعہ 3، 4 اور 5 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس معاملہ میں جیوتی سمیت اب تک پنجاب کے ملیر کوٹلہ اور ہریانہ سے کُل 6 پاکستانی جاسوسوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ جیوتی ملہوترا پاکستانی ہائی کمیشن میں کام کر رہے دانش نامی شخص کے ساتھ رابطہ میں تھی اور دانش نے اسے کئی بار پاکستان بھی بھیجا تھا۔ واضح ہو کہ جیوتی ملہوترا اپنا 'ٹریول چینل' چلاتی ہے، وہ کئی بار پاکستان گئی تھی اور کئی خفیہ معلومات پاکستان میں شیئر بھی کر رہی تھی۔

پوچھ تاچھ کے دوران جیوتی ملہوترا نے پولیس کو بتایا کہ اس کا 'ٹریول وِد-جو' کے نام سے یوٹیوب چینل ہے۔ وہ پاسپورٹ ہولڈر ہے اور 2023 میں پاکستان جانے کی ویزا حاصل کرنے کے سلسلے میں پاکستانی ہائی کمیشن دہلی گئی تھی، جہاں اس کی ملاقات احسان الرحمن عرف دانش سے ہوئی تھی۔ اس نے دانش کا موبائل نمبر لے لیا تھا اور پھر اس سے بات کرنے لگی تھی۔ جیوتی نے پولیس کو مزید بتایا کہ اس نے 2 بار پاکستان کا سفر کیا، جہاں دانش کے کہنے پر اس نے ایک شخص علی احوان سے ملاقات کی تھی۔ علی احوان نے ہی اس کے رکنے اور گھومنے کا انتظام کیا تھا۔ پاکستان میں علی احوان نے اس کی ملاقات پاکستانی سکیورٹی و انٹیلی جنس کے افسران سے کروائی تھی۔ وہیں پر شاکر اور رانا شہباز سے بھی جیوتی نے ملاقات کی تھی۔ اس نے شاکر کا موبائل نمبر لے لیا اور شاکر کا نمبر جٹ رندھاوا کے نام سے سیو کر لیا، تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد وہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم واٹس ایپ، اسنیپ چیٹ اور ٹیلی گرام وغیرہ کے ذریعہ مسلسل ان سبھی سے رابطہ میں رہی اور ملک دشمن معلومات کا تبادلہ کرنے لگی۔ جیوتی سے پوچھ تاچھ میں اس بات کا بھی انکشاف ہوا ہے کہ وہ پاکستانی خفیہ ایجنسی کے رابطے میں بھی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ 13 مئی کو، دانش کو ہندوستانی حکومت نے 'پرسن نان گراٹا' قرار دے کر ملک سے نکال دیا تھا۔

غزہ میں خون کی ہولی جاری، مزید 250 فلسطینی شہید

امریکہ کا 10 لاکھ فلسطینیوں کو لیبیا منتقل کرنے کا منصوبہ

غزہ، 17 مئی (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی فوج کی جانب سے خون کی ہولی کھیلنے کا سلسلہ جاری ہے، تازہ حملوں میں مزید 250 فلسطینی شہید ہوگئے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق غزہ میں اسرائیل کی جارحیت کا سلسلہ جاری ہے جس کے نتیجے میں مزید 250 فلسطینی شہید ہوگئے۔ غزہ کی محکمہ صحت کے مطابق اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ جنگ بندی معاہدہ یکطرفہ توڑنے کے بعد سے حملوں میں اب تک 3 ہزار کے قریب فلسطینی جام شہادت نوش کر چکے ہیں جبکہ 8 ہزار سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ غزہ کی محکمہ صحت کا کہنا ہے کہ اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ جنگ بندی معاہدہ یکطرفہ توڑنے کے بعد سے حملوں میں اب تک 3 ہزار کے قریب فلسطینی شہید اور 8 ہزار سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ دوسری جانب اسرائیل نے حدیدہ میں واقع یمنی بندرگاہ صلف پر بھی بمباری کی۔ ادھر اسرائیل فلسطین دو ریاستی حل پر 17 تا 20 جون یو این ہیڈ کوارٹرز میں فرانس اور سعودی عرب کی مشترکہ صدارت میں کانفرنس ہوگی۔ فرانسیسی صدر میکرون کے مطابق غزہ میں انسانی بحران ناقابل قبول ہے، وہ جلد نیتن یاہو اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے بات کریں گے۔ اسرائیلی اخبار ماریو کی رپورٹ کے مطابق جمعہ کے روز اوسطاً ہر چار منٹ میں غزہ پر ایک اسرائیلی فضائی حملہ ہوا ہے۔ آؤٹ لیٹ کا کہنا ہے کہ فضائی حملوں کی شرح اکتوبر 2023 میں اسرائیل کی زمینی کارروائی کے موقع پر ریکارڈ کی گئی شرح سے زیادہ ہے جب جنگ شروع ہوئی تھی۔ اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی کے بعد سے تقریباً 3000 افراد شہید ہو چکے ہیں۔

امریکہ نے 10 لاکھ فلسطینیوں کو لیبیا منتقل کرنے کا منصوبہ بنالیا ہے، امریکی میڈیا نے سابق امریکی عہدیدار کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ امریکہ نے فلسطینیوں کی آبادکاری پر لیبیا کی قیادت سے بات چیت کی ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی میڈیا نے سابق امریکی عہدیدار کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ بدلے میں ایک دہائی قبل منجمد کیے گئے لیبیا کے اربوں ڈالر بحال کردیئے جائیں گے۔ ادھر اسرائیل فلسطین دو ریاستی حل پر 17 تا 20 جون یو این ہیڈ کوارٹرز میں فرانس اور سعودی عرب کی مشترکہ صدارت میں کانفرنس ہوگی۔ فرانسیسی صدر میکرون کے مطابق غزہ میں انسانی بحران ناقابل قبول ہے، وہ جلد نیتن یاہو اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے بات کریں گے۔ دوسری جانب واضح رہے کہ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں خون کی ہولی کھیلنے کا سلسلہ جاری ہے، ہر چار منٹ پر غزہ پر اسرائیلی فضائی حملہ ہوتا ہے۔ اسرائیلی اخبار ماریو کی رپورٹ کے مطابق جمعہ کے روز اوسطاً ہر چار منٹ میں غزہ پر ایک اسرائیلی فضائی حملہ ہوا ہے۔ آؤٹ لیٹ کا کہنا ہے کہ فضائی حملوں کی شرح اکتوبر 2023 میں اسرائیل کی زمینی کارروائی کے موقع پر ریکارڈ کی گئی شرح سے زیادہ ہے جب جنگ شروع ہوئی تھی۔ اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی کے بعد سے تقریباً 3000 افراد شہید ہو چکے ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ 18 مارچ کو اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی کرنے اور دوبارہ حملے شروع کرنے کے بعد سے اب تک 3 ہزار فلسطینی شہید اور 173,8 زخمی ہو چکے ہیں۔ فلسطینی میڈیا کا کہنا ہے کہ گزشتہ 36 گھنٹوں میں 250 سے زائد افراد کو مختلف حملوں میں شہید کردیا گیا ہے اور درجنوں زخمی ہیں جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔

اسرائیل کی یمن کی الحدیدہ بندرگاہ پر بمباری

تل ابیب، 17 مئی (یو این آئی) حوثی گروپ کی جانب سے اعلان سامنے آیا ہے کہ یمن کی یمن کی الحدیدہ بندرگاہ پر اسرائیلی بمباری میں ایک شخص جاں بحق جبکہ 9 زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق حوثی وزارت صحت نے جرمن خبر رساں ایجنسی کے حوالے سے بتایا کہ الصلیف بندرگاہ پر اسرائیلی بربریت کے باعث ایک شہری شہید اور 3 دیگر زخمی ہوئے اور الحدیدہ بندرگاہ پر ہونے والے حملوں میں 6 دیگر افراد زخمی ہوگئے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان کا اس حوالے سے کہنا تھا کہ حوثیوں کے زیر کنٹرول الصلیف اور الحدیدہ کی بندرگاہوں کو نشانہ بناتے ہوئے 30 سے زائد فضائی حملے کیے گئے ہیں۔ العربیہ الحدث کے ذرائع نے جمعہ کے روز اطلاع دی کہ یمن کے مغرب میں الحدیدہ اور الصلیف کی بندرگاہوں کو نشانہ بناتے ہوئے 10 سے زائد اسرائیلی فضائی حملے کیے گئے۔ حوثی میڈیا نے بھی اسرائیلی فوج کی جانب سے الحدیدہ کے مغرب میں الصلیف کی بندرگاہ کو نشانہ بنائے جانے کا اعتراف کیا ہے۔ حوثی عام طور پر اس بندرگاہ کو اناج، سامان اور تعمیراتی مواد کی درآمد کے لیے استعمال میں لاتے ہیں۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ اس نے جمعہ کے روز یمن میں حوثی گروپ کے زیر کنٹرول بندرگاہوں کو نشانہ بنایا ہے جس کے نتیجے میں انہیں بھارتی نقصان پہنچا ہے۔ دوسری جانب غزہ میں اسرائیلی فوج کی جانب سے خون کی ہولی کھیلنے کا سلسلہ جاری ہے، تازہ حملوں میں مزید 250 فلسطینی شہید ہوگئے ہیں۔ غزہ کی محکمہ صحت کے مطابق اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ جنگ بندی معاہدہ یکطرفہ توڑنے کے بعد سے حملوں میں اب تک 3 ہزار کے قریب فلسطینی جام شہادت نوش کر چکے ہیں جبکہ 8 ہزار سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔

روز بروز اپنی طاقت و توانائی میں اضافہ کرتے رہیں گے؛ رہبر انقلاب اسلامی

سحر نیوز/ایران: شعبہ تعلیم و تربیت سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد سے خطاب میں رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ وہ اپنی طاقت کو صلح و آشتی کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں، مگر یہ سراسر جھوٹ ہے۔ امریکی حکومتوں اور حکام نے طاقت کا استعمال غزہ میں قتل عام کے لئے کیا، جہاں ممکن ہو سکا وہاں جنگ کی آگ بھڑکانے اور اپنے آلہ کاروں کی حمایت کرنے کے لئے کیا، انہوں نے کبھی اپنی طاقت کو صلح و آشتی کے لئے استعمال نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم دشمن کو خاطر میں لائے بغیر انشاءاللہ روز بروز اپنی طاقت و توانائی میں اضافہ کرتے رہیں گے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے یہ بات زور دے کر کہی کہ امریکی صدر علاقے کے عرب ممالک کو ایک ایسے ماڈل کی تجویز دے رہے ہیں جس کے ساتھ بقول خود ٹرمپ کے، یہ ممالک امریکہ کے بغیر دس دن بھی نہیں ٹِک سکتے اور ان ممالک پر امریکی صدر اپنا یہ ماڈل مسلط کر رہے ہیں، جبکہ یہ ماڈل یقینی طور پر شکست و ناکامی سے دوچار ہوگا اور امریکہ کو علاقائی اقوام کے عزم کے مقابلے میں تسلیم ہو کر یہاں سے نکل جانا ہوگا۔

ہم امن پسند ہیں لیکن نہ جنگ سے ڈرتے ہیں اور نہ ہی جنگ کی دھمکیوں سے: مسعود پزشکیان

سحر نیوز/ایران: ہفتہ کی صبح ایران کی بحریہ کے 86 ویں بحری بیڑے کی واپسی کی دوسری سالگرہ کے موقع پر منعقدہ تقریب میں، شہداء کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے، صدر ایران نے کہا کہ دفاعی میدان میں، یہ نظریہ کہ ہم دوسروں پر انحصار کیے بغیر اپنی ضروریات پوری کر سکتے ہیں، بہت ہی قابل احترام ہے۔ مسعود پزشکیان نے علاقائی ممالک کے دورے میں امریکی صدر کے حالیہ بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایرانی قوم سے متعلق ٹرمپ کے بیانات پر کوئی یقین نہیں کرتا، ایک طرف وہ امن و آشتی کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف لوگوں کو قتل کرنے کے جدید ترین ذرائع استعمال کرنے کی دھمکی دیتے ہیں، اور متضاد بیانات کے ساتھ وہ بیک وقت امن، قتل و غارت گری کا پیغام دیتے ہیں۔ صدر ایران نے زور دے کر کہا کہ ہم جنگ کے خواہاں نہیں، ہم مذاکرات کر رہے ہیں، لیکن ہم دھمکیوں سے بھی ڈرنے والے نہیں اور نہ ہی اپنے قانونی حقوق سے پیچھے ہٹیں گے۔ صدر مملکت نے صیہونی حکومت کے ہاتھوں 60 ہزار بے گناہوں کے وحشیانہ قتل اور خواتین اور بچوں پر خوراک اور پانی کی بندش پر انسانی حقوق کے علمبرداروں کی خاموشی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ان جرائم کے باوجود امن قائم کرنے کی باتیں کیسے کی جاسکتی ہیں؟ ہم نسل کشی اور بے گناہ لوگوں کے قتل کے ساتھ امن اور انسانی حقوق کی بات نہیں کر سکتے۔ پزشکیان نے مجرموں اور انسانی حقوق اور جمہوریت کے جھوٹے دعویداروں کی جانب سے نیتن یاہو کو سزا سنائے جانے کی وجہ سے ہیگ کی عدالت کے بائیکاٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ بین الاقوامی عدالت میں فیصلہ ان کے اپنے معیارات پر مبنی ہو۔ صدر نے زور دے کر کہا کہ کوئی بھی آزاد شخص جو غیرت رکھتا ہے وہ اس قسم کے رویے کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے گا۔ ہم اپنے ملک کو کامیابی اور ترقی کی ایسی بلندیوں پر لے جانے کے لیے پرعزم ہیں جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پزشکیان نے کہا کہ ہم دھمکیوں سے اپنے ناقابل تنسیخ حقوق سے پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ ہم اپنی شاندار فوجی، علمی، سائنسی اور جوہری کامیابیوں پر سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے سائنسدانوں کو دہشتگردی کا نشانہ بناتے ہیں، پھر ہم پر دہشت گرد ہونے کا الزام لگاتے ہیں! ہم دہشت گردی کا شکار ہیں۔ ایران کو خطے میں عدم تحفظ کا سبب قرار دینے والے امریکی حکام کے دعووں کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایران نے کہا کہ ان کی نظر میں ہم عدم تحفظ کا باعث ہیں کیونکہ ہم نہ صرف ان کی غنڈہ گردی کے سامنے جھک نہیں رہے بلکہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اپنی تقریر کے آخر میں، پزشکیان نے ایران کی مسلح افواج کا شکریہ ادا کیا اور فوج، آئی آر جی سی اور بسیج کے درمیان ہم آہنگی پر تاکید کرتے ہوئے کہا کہ ہماری مسلح افواج ہمہ وقت لوگوں کی مدد کے لیے میدان میں موجود ہیں۔

استنبول میں ماسکو-کیف کے براہ راست مذاکرات مثبت تھے: روس

انقرہ، 17 مئی (یو این آئی) روسی سرمایہ کاری کے نمائندے کیریل اے دمتریوف نے کہا ہے کہ استنبول میں روسی اور یوکرینی وفود کی ملاقات کے نتیجے میں "سب سے بڑی قیدیوں کے تبادلے" اور جنگ بندی کے ممکنہ آپشنز پر بات چیت ہوئی۔ دمتریوف نے ہفتے کی صبح کہا کہ ترکیہ میں ہونے والی ملاقات کے نتیجے میں "موقف کی سمجھ بوجھ اور مسلسل مذاکرات ممکن ہوئے، اور یہ سب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی ٹیم کے بغیر ممکن نہ ہوتا۔ روس-یوکرین جنگ کے حل کے لیے ترکیہ کی میزبانی میں ہونے والے اعلیٰ سطحی امن مذاکرات جمعہ کو استنبول میں اختتام پذیر ہوئے۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ حاقان فیدان نے وفود سے خطاب کرتے ہوئے کہا: "ہمیں اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے تاکہ امن کے راستے پر آگے بڑھ سکیں۔ ہر دن کی تاخیر مزید جانوں کے نقصان کا سبب بنتی ہے۔" انہوں نے کہا کہ ترکیہ کی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات کے نتیجے میں دونوں جانب سے 1,000 قیدیوں کے تبادلے اور جنگ بندی کی تحریری شرائط پر اتفاق ہوا۔ صدر رجب طیب اردوان نے استنبول میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ترکیہ کے عالمی سفارتی کردار کی تعریف کی اور کہا کہ یہ "انسانی سفارت کاری کا علمبردار" اور دنیا بھر میں "امن کی سفارت کاری کی قیادت" کر رہا ہے۔ امریکی وفد میں وزیر خارجہ مارکو روبیو، ترکیہ میں امریکی سفیر ٹام باراک، اور یوکرین کے لیے خصوصی نمائندے جنرل کیتھ کیلوگ شامل تھے۔ یوکرین کی نمائندگی صدارتی دفتر کے سربراہ آندری یرماک، وزیر دفاع رستم عمروف، اور وزیر خارجہ آندری سیبہانے کی۔ ترکیہ کے وفد میں نیشنل انٹیلیجنس آرگنائزیشن کے سربراہ ابراہیم قالن بھی شامل تھے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے متحدہ عرب امارات میں صحافیوں کو بتایا کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے اس ہفتے استنبول میں امن مذاکرات میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ ان کے امریکی ہم منصب ترکیہ میں موجود نہیں تھے۔ دوسری جانب یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی نے جمعہ کو اپنے امریکی اور فرانسیسی ہم منصبوں، جرمن چانسلر، برطانوی اور پولش وزرائے اعظم سے بات چیت کی۔ زیلنسکی نے کہا کہ انہوں نے استنبول امن مذاکرات کے فارمیٹ اور توقعات پر تبادلہ خیال کیا، جن کا مقصد جنگ بندی اور طویل مدتی تصفیے کے لیے حالات پیدا کرنا ہے۔ "یوکرین حقیقی امن کے لیے ممکنہ تیز ترین اقدامات کرنے کے لیے تیار ہے،" انہوں نے کہا، اور مزید کہا کہ عالمی اتحاد ضروری ہے۔ زیلنسکی نے کہا کہ اگر روس مکمل اور غیر مشروط جنگ بندی سے انکار کرتا ہے تو مزید بین الاقوامی پابندیاں عائد کی جانی چاہئیں۔ روس پر دباؤ برقرار رکھنا ضروری ہے جب تک کہ وہ جنگ ختم کرنے کے لیے تیار نہ ہو۔

اقوام متحدہ کی 2025 میں پاکستان کی معاشی ترقی 2.3 فیصد رہنے کی پیشگوئی

اقوام متحدہ، 17 مئی (یو این آئی) اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں معاشی بحران کے بعد 2025 میں پاکستان کی خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) 2.3 فیصد اضافے کے ساتھ 'معتدل نمو اور مستحکم' ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ سرکاری خبر رساں ادارے 'اے پی پی' کے مطابق 'دی یو این ورلڈ اکنامک سچویشن اینڈ پراسپیکٹس 2025' کے عنوان سے جاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گرتی ہوئی افراط زر نے جنوبی ایشیائی خطے کے بیشتر مرکزی بینکوں کو 2025 میں نرم زری پالیسی شروع یا جاری رکھنے کی اجازت دی، جبکہ پاکستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا عالمی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) پروگرام کے تحت مالیاتی استحکام اور اصلاحات جاری رکھیں گے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جنوبی ایشیا کے لیے قریبی مدت کا معاشی منظر نامہ مضبوط رہنے کی توقع ہے، جس میں 2025 میں 5.7 فیصد اور 2026 میں 6 فیصد کی شرح نمو متوقع ہے، جس کی وجہ بھوٹان، نیپال اور سری لنکا سمیت چند دیگر معیشتوں میں اقتصادی بحالی کے ساتھ ہندوستان کی مضبوط کارکردگی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عالمی معیشت ایک نازک موڑ پر ہے، جس کا سبب تجارتی تناؤ اور پالیسی کی غیر یقینی صورتحال میں اضافہ ہے، امریکا کی جانب سے ٹیرف میں حالیہ اضافہ پیداواری لاگت میں اضافے، عالمی سپلائی چین میں خلل ڈالنے اور مالیاتی بحران بڑھانے کا خطرہ ہے۔ تجارتی اور اقتصادی پالیسیوں کے بارے میں بے یقینی غیر مستحکم ایک جغرافیائی سیاسی منظر نامے کے ساتھ کاروباروں کو سرمایہ کاری کے اہم فیصلوں میں تاخیر یا انہیں واپس لینے پر مجبور کر رہی ہے، یہ پیشرفت موجودہ چیلنجوں کو بڑھا رہی ہے، جس میں قرض کی بلند سطح اور پیداواری صلاحیت میں کمی شامل ہے، جو عالمی ترقی کے امکانات کو مزید کمزور کر رہی ہے۔ عالمی جی ڈی پی کی شرح نمو اب 2025 میں صرف 2.4 فیصد رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے، جس کا اندازہ 2024 میں 2.9 فیصد لگایا گیا تھا جبکہ یہ پیشگوئی جنوری 2025 سے بھی 0.4 فیصد پوائنٹس کم ہے۔ سست عالمی نمو، بلند مہنگائی کا دباؤ اور کمزور عالمی تجارت (تجارتی نمو کی 2024 میں 3.3 فیصد سے نصف گر کر 2025 میں 1.6 فیصد تک کا تخمینہ) پائیدار ترقی کے اہداف کی جانب پیش رفت کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ سست روی وسیع البنیاد ہے، جو ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں معیشتوں کو متاثر کر رہی ہے، امریکا میں نمو میں نمایاں کمی کا اندازہ لگایا گیا، یورپی یونین میں کمزور خالص برآمدات اور اعلیٰ تجارتی رکاوٹوں کے درمیان 2025 میں جی ڈی پی کی شرح نمو میں ایک فی صد کی پیش گوئی کی گئی۔ اس سال چین کی شرح نمو سست ہو کر 4.6 فیصد تک رہنے کی توقع ہے، جو برآمدات پر مبنی شعبہ مینوفیکچرنگ میں رکاوٹوں اور پراپرٹی سیکٹر کے جاری چیلنجوں کی عکاسی کرتی ہے، اسی طرح برازیل، میکسیکو اور جنوبی افریقہ سمیت کئی دیگر بڑی ترقی پذیر معیشتیں بھی کمزور ہوتی تجارت، سرمایہ کاری میں کمی اور اجناس کی گرتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے شرح نمو میں کمی کا سامنا کر رہی ہیں جبکہ ہندوستان کی 2025 میں ترقی کی شرح میں نظر ثانی کرکے 6.3 فیصد رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے انڈر سیکریٹری جنرل برائے اقتصادی اور سماجی امور لی نے کہا کہ ٹیرف کے جھٹکے سے کمزور ترقی پذیر ممالک کو سخت نقصان پہنچنے، ترقی کی رفتار میں کمی، برآمدی آمدنی میں کمی اور قرضوں کے پیچیدہ چیلنجز کا خطرہ ہے۔

امریکی سپریم کورٹ نے ٹرمپ انتظامیہ کو پناہ گزینوں کی ملک بدری سے روک دیا

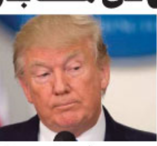

واشنگٹن، 17 مئی (یو این آئی) امریکی سپریم کورٹ نے ٹرمپ انتظامیہ کو پناہ گزینوں کی ملک بدری دوبارہ شروع کرنے سے روک دیا۔ ٹرمپ انتظامیہ نے 5 لاکھ سے زائد تارکین وطن کی قانونی حیثیت ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے انہیں ملک چھوڑنے کے لیے 24 اپریل تک کا وقت دیا تھا۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ملکی تاریخ کی ملک بدری کی سب سے بڑی مہم چلانے اور خاص طور پر لاطینی امریکی ممالک سے آنے والے تارکین وطن پر قابو پانے کا عزم ظاہر کیا تھا۔ تاہم امریکی سپریم کورٹ نے ٹرمپ انتظامیہ کو پناہ گزینوں کی ملک بدری سے روک دیا۔ سپریم کورٹ نے ٹرمپ کو "ایلین اینیمیز ایکٹ" کے تحت تارکین وطن کو ملک بدر کرنے سے روکا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی عدالت نے وینیزویلا سے تعلق رکھنے والے تارکین وطن کے حق میں فیصلہ دیا، جو اس قانون کے تحت فوری ملک بدری کے خدشے سے دوچار تھے۔ امریکی سپریم کورٹ کا کہنا ہے قیدیوں کے حقوق مقدم ہیں۔ ملک بدری سے پہلے نوٹس ضروری ہے۔ امریکی سپریم کورٹ نے اس مقدمے کو اپیل کورٹ واپس بھیج دیا ہے اب اپیل کورٹ فیصلہ کرے کہ آیا صدر کا اقدام قانونی ہے یا نہیں۔ امریکی میڈیا کے مطابق یہ فیصلہ صدر ٹرمپ کے لیے ایک اہم قانونی شکست ہے، ٹرمپ کے اس اقدام کے خلاف قانونی جنگ ملک بھر کی مختلف وفاقی عدالتوں میں جاری ہے۔ ادھر بوسٹن میں امریکی اپیل کورٹ نے تارکین وطن کو تیسرے ملک بھیجنے کی ٹرمپ کی اپیل مسترد کردی۔ امریکی عدالت نے تارکین وطن کو کسی تیسرے ملک نہ بھیجنے حکم دیا تھا۔ ٹرمپ انتظامیہ نے عدالتی فیصلے کے خلاف امریکی اپیل کورٹ میں درخواست کی تھی۔ امریکی صدر ٹرمپ نے سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ جج مجھے وہ کرنے کی اجازت نہیں دے رہے جس کیلئے عوام نے مجھے منتخب کیا، یہ امریکا کے لیے ایک برا اور خطرناک دن ہے۔

سعودی عرب کی فلسطینیوں کی جبری منتقلی کی مخالفت

بغداد، 17 مئی (یو این آئی) سعودی عرب نے غزہ میں فوری جنگ بندی کا مطالبہ کیا ہے اور فلسطینی عوام کی جبری بے دخلی کی کوشش کو یکسر مسترد کردیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق عرب لیگ کے بغداد میں ہونے والے اہم اجلاس کے دوران سعودی عرب کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ عادل الجبیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں ہونے والے جرائم اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی کھلی توہین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 'ہم سب کو مل کر فلسطینی عوام کی مشکلات کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے'۔ عادل الجبیر نے فلسطینیوں کی جبری منتقلی کے خلاف سعودی عرب کا موقف دہرایا اور غزہ میں جنگ بندی کا مطالبہ بھی کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سعودی عرب ایسی کسی بھی تجویز یا حل کو مسترد کرتا ہے جو فلسطینی قوم کی خودارادیت اور آزادی کے جائز مطالبات پر پورا نہ اترتا ہو، ان مطالبات میں ایک خودمختار اور آزاد فلسطینی ریاست کے قیام بھی شامل ہے جو 1967 کی سرحدوں کے مطابق ہو اور مشرقی یروشلم اس کا دارالحکومت ہو۔ خیال رہے کہ یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب گزشتہ روز امریکی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ غزہ سے 10 لاکھ فلسطینیوں کو مستقل طور پر لیبیا منتقل کرنے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ ایک سابق امریکی عہدے دار کا کہنا ہے کہ امریکہ نے لیبیا کی قیادت کے ساتھ اس منصوبے کے حوالے سے تبادلہ خیال بھی کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق فلسطینیوں کی آبادکاری کے بدلے ٹرمپ انتظامیہ لیبیا کے منجمد اربوں ڈالر بحال کرے گی۔

مسجد نبویؐ میں عازمین حج کی سہولت کے لیے اہم اقدام

مکہ مکرمہ، 17 مئی (یو این آئی) سعودی عرب میں ادارہ امور حرمین شریفین میں دینی شعبے کے سربراہ شیخ عبدالرحمن السدیس نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عازمین حج کی سہولت کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی اسمارٹ معاون ایپ لانچ کردی ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اس موقع پر شیخ السدیس کے ہمراہ امام و خطیب مسجد نبوی شیخ ڈاکٹر عبدالباری بن عواض الثبیتی جواثرا پروگرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب خانے کے نگران بھی ہیں موجود تھے۔ یاد رہے کہ ادارہ حرمین کے شعبہ دینی امور کی جانب سے حج آپریشنل پلان جاری کردیا گیا ہے جو 120 اقدامات پر مشتمل ہے۔ اس کا مقصد عازمین حج کی بہتر رہنمائی کرنا ہے۔ متعدد زبانوں میں عازمین حج کی سہولت کیلئے ڈیجیٹل رہنما ضوابط جاری کیے گئے ہیں۔ روبوٹس 'منارۃ' کے دوسرے ورژن کو متعارف کرایا گیا جو گزشتہ برس سے اپ ڈیٹ ہے۔ اس میں مزید زبانوں کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں عازمین کے لیے 50 علمی و فکری پروگرامز کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ دوسری جانب سعودی عرب میں رائل کمیشن برائے مکہ مکرمہ اور مشاعر مقدسہ نے کہا ہے کہ حج 1446 ہجری کے لیے عازمین حج کی خدمت کے حوالے سے شروع کیے جانے والے منصوبوں پر کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق رائل کمیشن کی جانب سے مزید کہا گیا ہے کہ مکہ مکرمہ کے مرکزی علاقے میں پیدل چلنے والوں کی سہولت کے لیے ٹریکس کو کشادہ کیا گیا جبکہ ازدحام کو کنٹرول کرنے کیلئے بھی جامع حکمت عملی ترتیب دی گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق حج آپریشنل پلان کے تحت 'مکہ بس' پروگرام کا بھی باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے جس کے تحت مکہ مکرمہ میں 400 بسوں کی سہولت فراہم کی گئی ہے جو 12 راستوں کے لیے مخصوص ہیں۔ سعودی عرب میں حجاج کرام کی سہولت و سلامتی کے لیے مشاعر مقدسہ (وادی منیٰ، مزدلفہ اور عرفات) میں بھی ترقیاتی منصوبوں پر کام کیا گیا جن کے تحت مزدلفہ میدان میں ایک لاکھ 70 ہزار مربع میٹر پر مخصوص ٹریک تعمیر کیا گیا ہے جسے 'نرم راستے' کا نام دیا گیا ہے۔

کم جونگ اُن کا فوج کو جنگی تیاریاں تیز کرنے کا حکم

پیانگ یانگ، 17 مئی (یو این آئی) شمالی کوریا کے سربراہ کم جونگ اُن نے فضائیہ کی غیر معمولی مشقوں کا مشاہدہ کیا اور فوج کو جنگی تیاریاں تیز کرنے کا حکم دے دیا۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق سرکاری میڈیا نے بتایا کہ کم جونگ اُن نے جمعرات کو شمالی کوریا کے فرسٹ ایئر ڈویژن کی طرف سے طیارہ شکن جنگی اور فضائی حملے کی مشقوں کا مشاہدہ کیا اور فوج کے تمام یونٹوں کو تیاریاں تیز کرنے کی ہدایت کی۔ سرکاری میڈیا پر شائع مشقوں کی فوٹیج میں ایک مگ-29 جیٹ کو میزائل داغتے ہوئے دکھایا گیا جو بظاہر روس کے تیار کردہ درمیانی تا طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل کا شمالی کوریائی ورژن لگتا ہے۔ رواں ماہ کم جونگ اُن نے میزائل ٹیسٹ کا مشاہدہ کیا، ٹینک اور جنگی ساز و سامان کے پلانٹس کا معائنہ کیا، ملک میں روسی سفارتخانے کا غیر معمولی دورہ کیا اور ٹینک فائرنگ کی مشقوں اور خصوصی آپریشنز یونٹ کی تربیت کی نگرانی کی۔ شمالی کوریا نے امریکی محکمہ خارجہ کو ان ممالک کی فہرست میں شامل کرنے پر بھی تنقید کا نشانہ بنایا جو امریکی انسداد دہشتگردی کی کوششوں میں مکمل تعاون نہیں کرتے۔ جنوبی کوریا کی یونہاپ نیوز ایجنسی کے مطابق شمالی کوریا کو 1997 سے ہر سال اس فہرست میں رکھا جاتا ہے۔

امریکہ نے شام پر اسرائیل سے مشاورت نہیں کی: ٹرمپ

واشنگٹن، 17 مئی (یو این آئی) صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کے امریکی فیصلے کے بارے میں اسرائیل سے مشورہ نہیں کیا، حالانکہ صدر احمد الشرع کی انتظامیہ کے بارے میں اسرائیل میں گہری شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔ ٹرمپ نے ایئر فورس ون میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا: "میں نے ان سے اس بارے میں نہیں پوچھا۔ میں نے سوچا کہ یہ صحیح فیصلہ ہے۔ مجھے اس کے لیے کافی سراہا گیا ہے۔ دیکھیں، ہم چاہتے ہیں کہ شام کامیاب ہو۔" یہ بیان انہوں نے چار روزہ مشرق وسطیٰ کے دورے کے اختتام پر ابوظہبی سے روانگی کے فوراً بعد دیا۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ نے شام پر عائد پابندیاں اس ملک کو "نئی شروعات" دینے کے لیے ختم کی ہیں۔ ٹرمپ نے 13 مئی کو اعلان کیا کہ شام پر عائد "ظالمانہ اور تباہ کن" پابندیاں ختم کی جا رہی ہیں، جو ترکیہ اور سعودی عرب میں الشرع کے اتحادیوں کے مطالبات کے جواب میں کی گئیں۔ شام پر پہلی بار وسیع امریکی پابندیاں 1970 کی دہائی کے آخر میں اس وقت عائد کی گئیں جب آمر حافظ الاسد نے اندرونی پارٹی بغاوت کے ذریعے اقتدار سنبھالا اور 1970 میں صدارت حاصل کی۔ 2011 میں شام پر امریکی پابندیوں کی شدت میں اضافہ ہوا جب خانہ جنگی کے دوران بشار الاسد کی ظالم حکومت کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں نے عالمی سرخیوں میں جگہ بنائی۔ سعودی دارالحکومت ریاض میں خلیجی-امریکی سربراہی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ یہ فیصلہ سعودی ولی عہد محمد بن سلمان اور ترک صدر رجب طیب اردوان سے بات چیت کے بعد کیا گیا۔ انہوں نے کہا، "ولی عہد محمد اور ترکیہ کے صدر اردوان کے ساتھ صورتحال پر بات کرنے کے بعد، میں شام پر پابندیاں ختم کرنے کا حکم بھی دے رہا ہوں تاکہ انہیں ایک نئی شروعات دی جاسکے۔ یہ عظمت کا موقع فراہم کرتا ہے۔" اردوان نے کہا کہ شام پر امریکی پابندیاں ختم کرنے کا فیصلہ تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ ملاقات کے دوران، اردوان نے انقرہ کی یہ خواہش ظاہر کی کہ شام ایک مستحکم اور خوشحال ملک بنے جو اپنے علاقائی ہمسایوں کے ساتھ تعاون کرے اور ان کے لیے کسی خطرے کا باعث نہ بنے، اور اس مقصد کے حصول کے لیے ترکیہ کی جاری کوششوں کا حوالہ دیا۔

ایران میں کوئی ایٹمی دھماکہ نہیں کرنے جارہے: ڈونلڈ ٹرمپ

واشنگٹن، 17 مئی (یو این آئی) امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ "ہم ایران میں کوئی ایٹمی دھماکہ نہیں کرنے جارہے۔" تاہم انھوں نے تہران پر زور دیا کہ وہ جوہری تجویز پر قدم جلد بڑھائے۔ امریکی صدر نے کہا ہم ایران میں کوئی ایٹمی دھماکہ کرنے نہیں جارہے، تہران کے ساتھ ممکنہ جوہری معاہدے کے قریب پہنچ چکے ہیں، ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تہران کے ساتھ دیرپا امن کے لیے سنجیدہ نوعیت کے مذاکرات جاری ہیں، تہران کو جلدی سے فیصلہ کرنا ہوگا، ورنہ کچھ برا ہوسکتا ہے۔ یاد رہے کہ امریکی صدر بارہا دھمکی دے چکے ہیں کہ اگر معاہدہ نہ ہوا تو وہ ایران کے پروگرام کو نشانہ بنا کر فضائی حملے کریں گے۔ ٹرمپ نے یہ ریمارکس جمعہ کو اس وقت دیے جب وہ متحدہ عرب امارات کا دورہ ختم کرکے ایئر فورس ون میں سوار ہوئے۔ مشرق وسطیٰ کے امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے درمیان مذاکرات کے متعدد ادوار کے بعد ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے ایران کو تجویز بھیجی گئی ہے کہ وہ جوہری معاہدے پر تیزی سے قدم بڑھائے۔ ادھر روس کے حوالے سے امریکی صدر نے کہا کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ ان کے بہت اچھے تعلقات ہیں، ٹرمپ نے کہا "مجھے لگتا ہے کہ ہم ایک معاہدے کے قریب ہیں۔"

پاورکارپوریشن کے چیئرمین پر انرجی ٹاسک فورس کو گمراہ کرنے کا الزام

بجلی ملازمین میں غصہ □ جھوٹے اعداد وشمار، ذاتی مفادات، بجلی کارکنان برداشت نہیں کریں گے

لکھنؤ: اتر پردیش ودیوت کرمچاری سمیتا سنگھرش سمیتی نے پاورکارپوریشن کے چیئرمین پر سنگین الزام لگایا ہے کہ انہوں نے انرجی ٹاسک فورس کو گمراہ کیا ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ چیئرمین نے نجکاری کے معاملے پر بجلی ملازمین کے اعتراضات سے ٹاسک فورس کو آگاہ نہیں کیا۔ اس میں دھوکہ دہی اور پوروانچل اور دکشنانچل ودیوت وترن نگمس کی نجکاری کے سلسلے میں انرجی ٹاسک فورس کے یکطرفہ فیصلے کے خلاف آج ریاست بھر کے بجلی ملازمین میں کافی غصہ پایا گیا۔ ملازمین نے ورک ٹورول ※ ایجی ٹیشن کے ساتھ دوپہر کے کھانے کے وقفے کے دوران تمام اضلاع اور پروجیکٹوں پر زبردست احتجاج کیا۔ سنگھرش سمیتی کے عہدیداروں نے آج پریس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاورکارپوریشن کے چیئرمین نے انرجی ٹاسک فورس کے سامنے پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشنوں کے نقصانات کے غلط اعداد وشمار پیش کئے ہیں۔ کمیٹی نے دعویٰ کیا کہ پاور کارپوریشن نے اگلے مالی سال میں 65000 کروڑ روپے کے نقصان کے بارے میں ٹاسک فورس کو مطلع کیا ہے، جب کہ خود پاورکارپوریشن نے الیکٹریسٹی ریگولیٹری کمیشن کو جمع کردہ اپنی سالانہ آمدنی کی ضرورت (ARR) میں اگلے مالی سال کے لیے صرف 9206 کروڑ کے نقصان کا تخمینہ لگایا ہے۔ کمیٹی نے نقصانات کے اعداد وشمار میں مبینہ تضادات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انہوں نے 12 مئی کو پاورکارپوریشن کے چیئرمین اور انتظامیہ کو ایک تفصیلی پی پی ٹی پریزنٹیشن دی تھی، اس پریزنٹیشن میں واضح طور پر بتایا گیا تھا کہ اگر سرکاری محکموں کو بجلی کی مد میں ہونے والی آمدنی اور سبسڈی کی رقم بروقت وصول کی جاتی ہے تو پاورکارپوریشن کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوگا۔ پریزنٹیشن میں یہ چونکا دینے والا انکشاف بھی کیا گیا کہ پچھلے سال بجلی کی خریداری کے غلط معاہدوں کی وجہ سے پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشنوں نے بجلی کا ایک یونٹ بھی خریدے بغیر 6761 کروڑ روپے ادا کیے تھے۔ اس کے علاوہ، مہنگی بجلی کی خریداری کے معاہدوں کی وجہ سے، کارپوریشنوں کو کل 16282 کروڑ روپے اضافی ادا کرنے پڑے۔ سنگھرش سمیتی کا استدلال ہے کہ اگر بجلی کی خریداری کے ان معاہدوں پر نظرثانی کی جائے تو 16282 کروڑ روپے بچائے جاسکتے ہیں اور پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشن خسارے سے آزاد ہوسکتے ہیں۔ کمیٹی نے افسوس کا اظہار کیا کہ اس اہم پیشکش کے بعد چیئرمین اور انتظامیہ نے مزید مذاکرات کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن آج تک کوئی بات چیت نہیں ہوئی اور انرجی ٹاسک فورس کے سامنے غلط اعداد وشمار پیش کیے گئے۔ سنگھرش سمیتی نے پاورکارپوریشن کے چیئرمین پر ملازمین کی سروس کنڈیشنز کے معاملے پر سنگین الزامات بھی لگائے ہیں۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ چیئرمین نے ان کی طرف سے اٹھائے گئے کوئی اہم نکتہ انرجی ٹاسک فورس کے سامنے نہیں رکھا۔ کمیٹی نے یاد دلایا کہ پاورکارپوریشن کے چیئرمین نے 05 اپریل 2018 کو وزیر توانائی، 06 اکتوبر 2020 کو وزیر خزانہ وتوانائی، 03 دسمبر 2022 کو وزیر توانائی اور 19 مارچ 2013 کو وزیر توانائی کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کو ماننے سے انکار کر دیا ہے، ایسی صورت حال میں جب پرائیویٹائزیشن کے حوالے سے چیئرمین نے وعدہ کیا تو پرائیویٹ کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔ سروس کی شرائط محض کاغذ کے ٹکڑے ثابت ہوں گی۔ کمیٹی نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا کہ نجکاری سے قبل ہی 45 فیصد کنٹریکٹ ملازمین کو نکالا جارہا ہے جس کی وجہ سے چیئرمین کی نجکاری کے بعد ملازمت برقرار رکھنے کے وعدے پر یقین کرنا مشکل ہے۔ سنگھرش سمیتی نے واضح الفاظ میں کہا کہ بجلی ملازمین پاورکارپوریشن کے چیئرمین کی طرف سے دیے جا رہے جھوٹے اعداد وشمار، دھمکیوں اور ہراساں کرنے والی کارروائیوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ کمیٹی نے زور دیا کہ نجکاری نہ تو صارفین کے مفاد میں ہے اور نہ ہی ملازمین کے مفاد میں۔ نجکاری کے خلاف فیصلہ کن جدوجہد کا اعلان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نجکاری کا فیصلہ واپس لینے تک یہ تحریک جاری رہے گی۔ نجکاری کے خلاف جاری ورک ٹورول ※ تحریک کے چوتھے روز بھی بجلی ملازمین نے صرف صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک کام کیا۔ ملازمین نے واضح کیا کہ انہوں نے شام 5 بجے کے بعد صارفین کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے دی تاہم انتظامیہ کے ساتھ مکمل عدم تعاون جاری رکھا۔ آج پوری ریاست کے تمام اضلاع اور پراجیکٹس میں ملازمین نے متحد ہو کر انرجی ٹاسک فورس کی طرف سے نجکاری کے حوالے سے لئے گئے یکطرفہ فیصلے کے خلاف اپنا احتجاج درج کرایا۔

ہندوستانی فوج نے پاکستان کے تکبر کو خاک میں ملادیا

مختار عباس نقوی نے ہندوستانی فوج کی بہادری کے اعزاز میں نکالی ترنگا یاترا

رام پور، 17 مئی (یو این آئی) سابق مرکزی کابینہ کے وزیر، سینئر بی جے پی لیڈر مختار عباس نقوی نے آج یہاں کہا کہ ہندوستانی فوج کے جانبازوں نے پاکستان میں "دہشت گردوں کی ٹکسال" کو تباہ کر کے اس کی ہیکڑی نکال دی۔ آج رام پور میں ہندوستانی فوج کی بہادری کے اعزاز میں نکالی گئی ترنگا یاترا جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر نقوی نے کہا کہ دہشت گردوں اور ان کے آقاؤں کو لگنے والے زخم آنے والی نسلوں تک یاد رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مالیاتی بحران کے درمیان دہشت گردی کو فروغ دینے والا ملک بن گیا ہے اور یہ اس کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ دہشت گردوں کو پناہ دینا اور ان کی پرورش کرنا پاکستان کا گناہ ہے۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ دہشت گردوں کی پناہ گاہ میں داخل ہو کر اور دہشت گردی کے آقاؤں کو شکست دے کر ہماری فوج نے پوری دنیا کو ان دہشت گرد درندوں کی بزدلی کے بارے میں بتادیا ہے۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ پاکستان کا دہشت گردی کی پیداوار کو اپنی قومی صنعت اور دہشت گرد حیوان کو قومی ملکیت سمجھنا، اس کی تباہی کی کہانی لکھ رہا ہے۔ پاکستانی حکمرانوں کی دہشت گردی کے تحفظ اور فروغ کی قومی ضد اور تکبر ہوا میں غائب ہو چکا ہے۔ مسٹر نقوی نے کہا کہ دنیا کو سمجھنا ہوگا کہ دہشت گردی کی فیکٹری سے امن کی کھاد نہیں بن سکتی۔ انہوں نے آپریشن سندور کے بارے میں بے بنیاد اور غیر ذمہ دارانہ بیانات پر کہا کہ ملک کی جیت پر بدتمیزی کے گیت گانا کچھ لوگوں کی عادت بن گئی ہے ※، انہیں اس ناقص طرز عمل کو درست کرنا چاہیے اور ملک کی جیت پر بھید بھاؤ ※ کی عادت اور مزاج کو ترک کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آج پورا ملک جھک کر ہماری فوج کی بہادری کو سلام پیش کر رہا ہے، ہماری فوج اور مودی جی کی قیادت پر ملک کا بھروسہ ہے، دشمنوں میں خوف صاف نظر آرہا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ "ہندوستان میں ترنگے کا بہادری مارچ جاری ہے اور پاکستان میں دہشت گردوں کا جنازہ نکل رہا ہے"۔ اس موقع پر اتر پردیش کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) مسٹر جے پی ایس راٹھور، ضلع پنچایت چیئرمین مسٹر خیالی رام لودھی، ایم ایل اے مسٹر آکاش سکسینہ، ایم ایل اے مسٹر راج بالا، قانون ساز کونسل کے رکن کنور مہاراج سنگھ، بی جے پی رام پور ضلع صدر مسٹر ہریش گنگوار اور دیگر معززین موجود تھے۔

کالے قانون وقف کے خلاف جاری تحریک میں حصہ لیں: رضوان احمد ندوی

لکھنؤ۔ اگر معاشرہ اور سماج کے کسی فرد پر کوئی شخص ظلم وزیادتی کرتا ہے تو انصاف پسند لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ظالم کے خلاف مظلوم کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں اور ظلم وناانصافی کرنے والوں کو ان کی حرکتوں سے روکیں، یہ باتیں مولانا رضوان احمد ندوی سب ایڈیٹر ہفتہ وار نقیب ومعاون ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ نے خطبہ جمعہ میں مسجد عبدالعزیز چکوہرہ پٹنہ میں کہیں، انہوں نے کہا کہ جمعہ کے خطبہ ثانیہ میں سورہ نحل کی آیت جس میں عدل وانصاف، احسان وبھلائی اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا گیا، وہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے دل کا محاسبہ کرنا چاہیے کہ اس کی زندگی بے سمتی کی شکار تو نہیں ہو رہی ہے اور بندوں کے حقوق پامال تو نہیں ہو رہے ہیں، مولانا نے کہا کہ اس وقت ملک کی برسر اقتدار جماعت آئین ودستور سے بلند تر ہو کر ایک خاص طبقہ کو نشانہ بنا رہی ہے، اس کے دستوری حقوق کو چھینا جا رہا ہے، پہلے طلاق ثلاثہ کے عدم نفاذ پر قانون سازی ہوئی، دفعہ ۳۷۰ کی منسوخی کے ذریعہ سماج کو پولرائزیشن کیا گیا اور اب اوقافی جائداد پر قانون سازی کے ذریعہ قبضہ کرنا چاہتی ہے اس سلسلہ میں ملی قیادت نے عوامی بیداری لانے کے لئے مضبوط تحریک چلا رہی ہے اور اس قانون کے ذریعہ ہونے والے نقصانات سے عام لوگوں کو واقف کر رہے ہیں، مولانا نے توجہ دلائی کہ یہ قانون دوہرے معیار پر مبنی آئین کی روح کے خلاف ایک خاص طبقہ کو مذہبی اعتبار سے نقصان پہونچانے والا اور اوقاف کی لاکھوں ایکڑ جائداد کو تباہ کرنے والا ہے اس لئے عدالت عظمیٰ میں اس کے خلاف پٹیشن داخل کیا گیا کہ یہ قانون کسی بھی طرح مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہے، لہذا حکومت اس کو واپس لے، انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آپ سب بیدار رہیں، ہوشیار رہیں اور ملی قیادت جب بھی اور جس وقت بھی احتجاج کے لئے صدا بلند کریں میدان عمل میں کود پڑیں، یہی وقت کا تقاضہ ہے۔

تنظیم المکاتب کی دینی تعلیمی کانفرنس سے قبل علمائے کرام کا تبلیغی دورہ

لکھنؤ/ممبئی۔ تنظیم المکاتب کے زیر اہتمام 22 مئی تا 25 مئی 2025 ممبئی اور تھانے کے مختلف علاقوں بشمول میرا روڈ، ممبرا، مغل مسجد، ڈونگری اور گوونڈی میں دینی تعلیمی کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ حسب دستور، کانفرنس کے آغاز سے قبل تبلیغی دورہ کیا گیا تاکہ عوام الناس کو اس عظیم دینی اجتماع کی دعوت دی جاسکے۔ آج بتاریخ 17 مئی 2025 بعد نماز مغربین تنظیم المکاتب کے سکریٹری مولانا سید صفی حیدر، ادارہ تنظیم المکاتب کے نائب صدر مولانا سید صبیح الحسین، مجلس انتظام تنظیم المکاتب کے رکن مولانا سید تقی عسکری اور مجلس انتظام تنظیم المکاتب کے رکن مولانا سید حسین جعفر وہب نے جعفریہ شیواجی نگر گوونڈی، لوٹس کالونی گوونڈی، حیدری بلوری امامباڑہ، ندائے حق بیگن واڑی، ذاکر نگر، پدما نگر امامباڑہ اور درگاہ بیگن واڑی گوونڈی کا تبلیغی دورہ کیا۔ علمائے کرام نے مختلف علاقوں میں مومنین سے ملاقات کرتے ہوئے انہیں دینی پیغام پہنچایا اور انہیں اس بابرکت دینی تعلیمی کانفرنس میں بھرپور شرکت کی دعوت دی۔ اس تبلیغی دورے کے ذریعے مومنین میں جوش وخروش اور دینی شعور کو فروغ ملا اور کانفرنس کے لیے پُرامید فضا قائم ہوئی۔

اسکول صرف عمارت نہیں معاشرے کی بنیاد ہے

ہولی شرائن کالج میں تقسیم انعامات کے موقع پر آصف زمان رضوی کا اظہار خیال

لکھنؤ۔ ہولی شرائن انٹر کالج کے احاطے میں آج ایک باوقار ماحول میں سرمایہ کاری اور تقسیم انعامات کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر کرنل رتنا کر ترویدی، شری سبھاش اوجھا اور ممتاز ماہر تعلیم اور سیاست دان جناب آصف زمان رضوی موجود تھے، جنہوں نے اپنی متاثر کن تقریروں سے طلباء کی رہنمائی کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر خطاب کرتے ہوئے جناب آصف زمان رضوی نے کہا، "یہ میرے لیے اعزاز اور اعزاز کی بات ہے کہ میں اس باوقار اسکول کے اس پروقار موقع کا حصہ بن سکا۔ یہ صرف ایک تقریب نہیں ہے، بلکہ قیادت اور کامیابیوں کا جشن ہے۔"نوتعینات طلبہ کونسل سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا، میری طرف سے آپ سب کو دلی مبارکباد۔ قیادت کا مطلب حکم دینا نہیں، بلکہ مثال قائم کرنا ہے۔ اس کا تعلق خدمت، عاجزی اور ہمت سے ہے۔ آپ صرف بیج نہیں پہن رہے ہیں، بلکہ اپنے کاندھوں پر اعتماد کی میراث اٹھائے ہوئے ہیں۔"انہوں نے ایوارڈ جیتنے والے طلباء کو ان کی محنت اور لگن پر مبارکباد دی اور کہا، ہر سرٹیفکیٹ اور ٹرافی کے پیچھے ثابت قدمی، قربانی اور مستقل مزاجی کی کہانی چھپی ہوئی ہے۔ آپ نے اپنے خاندان اور اسکول کا سر فخر سے بلند کیا ہے ※ جو طلباء اس سال پوڈیم تک نہیں پہنچ سکے، ان کے لیے ان کا ایک متاثر کن پیغام تھا: کامیابی سیدھا راستہ نہیں ہے۔ ہر دن ایک نیا موقع ہے۔ سیکھتے رہیں، کوشش کرتے رہیں اور عارضی ناکامیوں کو آپ کی تعریف نہ ہونے دیں ※ اساتذہ اور عملے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، آپ خاموش معمار ہیں جو معاشرے کے مستقبل کو تشکیل دیتے ہیں۔ آج کے پریشان کن دور میں آپ کی لگن اور رہنمائی واقعی قابل تعریف ہے۔ آپ صرف مضامین نہیں پڑھا رہے ہیں، آپ زندگیوں کی تشکیل کر رہے ہیں ※ اپنے طالب علمی کے زمانے کی ایک یاد کو شیئر کرتے ہوئے مسٹر رضوی نے کہا کہ جب وہ لکھنؤ آرمی پبلک اسکول کے پہلے سویلین ہیڈ بوائے بنے تو اس وقت کے آرمی کمانڈر کو یہ بات حیران کن تھی۔ انہوں نے کہا، میرے اسکول کی یادوں میں سب سے زیادہ پائیدار اسباق کا تعلق نمبروں یا تمغوں سے نہیں، بلکہ ہمت، ہمدردی اور صبر کے تجربات سے ہے۔"انہوں نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بڑے خواب دیکھو لیکن زمین پر قائم رہو۔ مقابلہ کرو لیکن تعاون کرنا نہ بھولو۔ کامیابی حاصل کریں لیکن اپنے کردار کی قیمت پر نہیں۔ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے لیکن ایمانداری، محنت اور عاجزی ہمیشہ آپ کا سب سے بڑا اثاثہ رہے گی۔"انہوں نے اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ طلباء کو کثیر ذہانت کی بنیاد پر تعلیم دیں اور طلباء پر زور دیا کہ "اپنے اسکول کی اقدار پر فخر کریں، مفید بنیں اور دوسروں کے لیے مددگار بنیں۔"انہوں نے آخر میں خواہش ظاہر کی کہ علم، نظم و ضبط اور فرض شناسی کا یہ شعلہ ہر دل میں ہمیشہ روشن رہے اور ہولی شرائن انٹر کالج نئی بلندیوں کو چھوئے۔ کرنل رتنا کر ترویدی نے اپنی تقریر میں طلبہ کو نظم و ضبط کے ساتھ علم حاصل کرنے کا پیغام دیا، جب کہ شری سبھاش اوجھا نے طلبہ کو پڑھائی کے معاملے میں سنجیدہ ہونے پر زور دیا۔ تقریب میں ہیڈ بوائے، ہیڈ گرل، کیپٹن اور نائب کپتان کو باضابطہ طور پر عہدے اور ذمہ داریاں دی گئیں۔ انہوں نے پورے جوش اور اعتماد کے ساتھ سکول اور قوم کی خدمت کا حلف لیا۔ تمام کلاسز کے انعام یافتہ طلباء کو ان کے والدین کی موجودگی میں مبارکباد دی گئی جس سے پورا ماحول فخر سے بھر گیا۔

بزرگ کے ساتھ بدتمیزی کرنے والا انسپکٹر معطل

ایودھیا کمارگنج۔ ایس ایس پی ڈاکٹر گورو گروور نے کمارگنج پولیس اسٹیشن کے لائن ڈیوٹی انسپکٹر ہرش نارائن تیواری کو ایک بزرگ شخص سے بدتمیزی اور ہراساں کرنے کے الزام میں لگایا ہے۔ بزرگ بھولا ناتھ پانڈے کمارگنج تھانہ علاقہ کے سوار پور گاؤں کے رگھوور پانڈے کا پوروا گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ کچھ دن پہلے چھاپے کے دوران انسپکٹر ہرش نارائن تیواری اور کانسٹیبل اشوک نے بزرگ کے ساتھ بدتمیزی کی تھی اور اسے ہراساں کیا تھا۔ یہ واقعہ بی جے پی کے سوشل میڈیا ہینڈل سے وائرل ہوا۔ اسی کا نوٹس لیتے ہوئے ملکی پور کے ایم ایل اے چندر بھانو پاسوان نے ایس ایس پی سے فون پر بات کی اور ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کارروائی کی درخواست کی، جس پر ایس ایس پی نے انسپکٹر اور کانسٹیبل کو فوری اثر سے لائن ڈیوٹی پر لگا دیا۔ ایم ایل اے کی جلد بازی اسمبلی میں بحث کا موضوع بن گئی ہے اور عوام اس فیصلے کی ستائش کر رہے ہیں۔

اے ایم یو نے ترکیہ سے توڑے سبھی تعلیمی تعلقات

نہیں بھیجا جائے گا علی گڑھ کا تالے اور ہارڈ ویئر

علی گڑھ: 17 مئی (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد شروع کیے گئے آپریشن سندور کے دوران پاکستان کی حمایت کرنے پر ترکیہ کے ساتھ تمام تعلیمی تعلقات منقطع کر دیے ہیں۔ اب اے ایم یو کا ترکیہ کی کسی یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے غور وخوض کے بعد اس کا اعلان کیا۔ اب تک اے ایم یو کا ترکیہ کے ساتھ دیرینہ تعلیمی تعلق رہا ہے، جو مختلف تعلیمی تبادلے کے پروگراموں سے ظاہر ہوتا ہے۔ پچھلے کچھ سالوں میں، ہندوستان-ترکیہ کے تعلقات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے کئی کانفرنسیں اور مشترکہ ریسرچ بھی کی گئی ہے۔ وقتاً فوقتاً اے ایم یو نے اپنے کیمپس میں ترکیہ کے ریسرچ اسکالرز اور طلبہ کی میزبانی بھی کی ہے۔ ان کے کئی لیکچرز اور دیگر پروگرام بھی یہاں ہو چکے ہیں۔ اے ایم یو نے ہندوستان اور ترکیہ کے درمیان بات چیت اور افہام وتفہیم کو مضبوط بنانے میں بھی اہم رول ادا کیا۔ سیاسی، معاشی اور سماجی تحقیق جیسے موضوعات پر کانفرنسوں اور مباحثوں کا اہتمام کیا گیا۔ اے ایم یو کے اساتذہ اور طلباء آیڈین یونیورسٹی، استنبول اور انقرہ میڈیپول یونیورسٹی، انقرہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ یہاں کے اساتذہ اور طلبہ وہاں کی کانفرنسوں میں شرکت کرتے رہے ہیں لیکن اب یہ رجحان ختم ہو چکا ہے۔ عمر پیرزادہ، پبلک ریلیشن آفیسر، اے ایم یو نے بتایا کہ فی الحال علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا ترکیہ کے ساتھ کسی قسم کا تعلیمی معاہدہ نہیں ہے۔ ماضی میں کیا ہوگا اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا جاسکتا۔ اب تمام تعلیمی تعلقات منقطع ہو چکے ہیں۔ اے ایم یو کے فارن لینگویج ڈیپارٹمنٹ میں ترکی زبان میں ایک سالہ ڈپلومہ کورس چلایا جاتا ہے۔ موجودہ صورتحال میں اس کورس کے کام کاج پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ یہ صرف ایک زبان ہے جسے طلباء ※ سیکھتے ہیں۔

بس میں آگ لگنے سے پانچ لوگوں کی موت کے معاملے میں آر آئی معطل

بس ڈرائیور اور کنڈکٹر کی شناخت، بند پایا گیا موبائل فون

لکھنؤ: 17 مئی (پی این ایس) گورکھپور کے اس وقت کے ڈویژنل انسپکٹر (آر آئی) راگھوکمار کشواہا کو لکھنؤ کے کسان پتھ پر ایک بس میں آگ لگنے سے پانچ مسافروں کی موت کے معاملے میں جمعہ کو معطل کر دیا گیا تھا۔ ابتدائی جانچ سے پتہ چلا کہ 8 اپریل 2024 کو گورکھپور سے بس کا فٹنس سرٹیفکیٹ کسی بھی جگہ فٹنس سسٹم کے تحت جسمانی تصدیق کے بغیر تصویروں کی بنیاد پر جاری کیا گیا تھا۔ نہ تو سیٹ لے آؤٹ اور نہ ہی ایمرجنسی ایگزٹ ڈور AIS-119 معیارات کے مطابق تھا۔ راگھوکمار کشواہا کو سنگین لاپرواہی اور قواعد کی خلاف ورزی کی بنیاد پر معطل کیا گیا تھا۔ راگھو فی الحال بریلی میں تعینات ہیں۔ راگھو کے خلاف محکمانہ انکوائری بھی شروع کر دی گئی ہے۔ وارانسی کے ڈویژنل ٹرانسپورٹ آفیسر شیکھر اوجھا معاملے کی جانچ کر رہے ہیں۔ کیس کی تحقیقاتی رپورٹ تین ماہ میں پیش کی جائے۔ آر ٹی او (انتظامیہ) شیکھر اوجھا نے کہا کہ ریاستی سطح کی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ سڑک کی حفاظت کے لیے IIT کھڑگپور کے ساتھ ایک MOU پر دستخط کیے گئے ہیں۔ موہن لال گنج میں کسان پتھ پر ہرکانش گڑھی کے قریب سلیپر بس میں آگ لگنے کے معاملے میں پولیس ابھی تک ڈرائیور اور کنڈکٹر کو گرفتار نہیں کر پائی ہے۔ ملزمان کی شناخت بس ڈرائیور رام شنکر یادو اور کنڈکٹر نیرج کے طور پر کی گئی ہے۔ دونوں کے موبائل فون بند ہیں۔ اے سی پی موہن لال گنج رجنیش ورما کے مطابق پولیس کی دو ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ ایک ٹیم نے بیگوسرائے اور دوسری دہلی میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ سرویلانس کی مدد سے ملزمان کی شناخت کی جا رہی ہے۔ ملزم کے کچھ قریبی ساتھیوں سے بھی پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے بعد آگ لگنے کی وجہ معلوم ہوگی۔ پولیس ملزمان سے آگ لگنے کے وقت مسافروں کو نہ جگانے اور موقع سے فرار ہونے پر پوچھ گچھ کرے گی۔ قابل ذکر ہے کہ بہار کے بیگوسرائے سے دہلی جا رہی ایک سلیپر بس میں جمعرات کی صبح آگ لگ گئی۔ اس واقعہ میں بہار کے سیتامڑھی کے دو معصوم بچوں اور سمستی پور کی ماں بیٹی کی جوڑی سمیت پانچ لوگ زندہ جل گئے۔ بہار کے سیتامڑھی کے رہنے والے رام بالک نے موہن لال گنج پولیس اسٹیشن میں بس ڈرائیور، کنڈکٹر اور ٹریول پوائنٹ ایجنسی کے مالک کے خلاف مجرمانہ قتل کا مقدمہ درج کرایا ہے۔

آر ڈی ایس او کے زیر اہتمام کوئمبٹور میں وینڈر میٹ کا انعقاد

لکھنؤ۔ ڈائریکٹوریٹ آف کوالٹی ایشورنس/ممبئی کے حیدرآباد یونٹ، RDSO نے 15 مئی 2025 کو کوڈیسیا ٹریڈ فیئر کمپلیکس، کوئمبٹور میں ایک وینڈر میٹ کا کامیابی سے انعقاد کیا۔ یہ تقریب کوئمبٹور ڈسٹرکٹ سمال انڈسٹریز ایسوسی ایشن (CODISSIA) کے تعاون سے منعقد کی گئی تھی۔ زیادہ سے زیادہ صنعتی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے SUBCON 2025 صنعتی میلے (14 تا 16 مئی 2025) کے ساتھ وینڈر میٹ کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں مختلف صنعتی شعبوں سے تقریباً 75 مندوبین نے شرکت کی۔ جناب سنجے کمار شرما، ایگزیکٹو ڈائریکٹر/QAM/ممبئی نے IREPS کی ویب سائٹ پر ریلوے کی خریداری کے عمل، وینڈر رجسٹریشن اور منظوری کے عمل کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے ایک تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ انہوں نے ہندوستانی ریلوے کے ساتھ مل کر کام کرنے کے مواقع پر زور دیا اور رجسٹریشن اور خریداری کے عمل کو آسان بنانے کے لیے حال ہی میں متعارف کرائے گئے ڈیجیٹل اقدامات پر بھی روشنی ڈالی۔ سیشن کا اختتام ایک انٹرایکٹو سوال وجواب کے سیشن کے ساتھ ہوا جس میں شرکاء کے سوالات کو تسلی بخش طریقے سے حل کیا گیا۔ اس اقدام سے مقامی صنعتوں کو ہندوستانی ریلوے کی سپلائی چین کا حصہ بننے کی ترغیب ملتی ہے اور تمام حاضرین نے اس کی تعریف کی۔

اسلامک سینٹر آف انڈیا میں شجر کاری

لکھنؤ: 17 مئی۔ اسلامک سینٹر آف انڈیا فرنگی محل عیش باغ میں امام عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی اور راشٹریہ متدایا پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر شیخ سراج بابا نے شجرکاری کی۔ راشٹریہ متدا تا پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر شیخ سراج بابا نے بتایا آج میاں ذکی آم اور بارہ ماسی آم اور سفید جامن، وامرود اور لیچی کے 49 پیڑ عیدگاہ میں لگائے گئے۔ قدیم چندن نرسری کے ایم ڈی ڈاکٹر شیخ سراج بابا نے بتایا آج ہم نے حضرت مولانا خالد رشید فرنگی محلی کے مبارک ہاتھوں نرسری پیڑوں کا افتتاح کرایا۔ اس موقع پر قدیم چندن نرسری کے ایم ڈی ڈاکٹر شیخ سراج بابا اور پروپرائٹر شیخ شاداب علی نے اپنے نرسری کا افتتاح کرا کر اپنے کاروبار کے خیر وبرکت اور کامیابی کی دعا کرائی۔

غفران احمد پارٹی کے ضلع سکریٹری مقرر

لکھیم پور کھیری (پریس ریلیز): سماج وادی پارٹی نے ایک اہم تنظیمی فیصلہ لیتے ہوئے نگر پنچایت کھیری کے سابق چیئرمین غفران احمد کو پارٹی کا ضلع سکریٹری مقرر کیا ہے۔ یہ نامزدگی سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو جی کی ہدایت اور ریاستی صدر شیام لال پال کی اجازت سے کی گئی ہے۔ ضلع صدر رام پال سنگھ یادو نے انہیں رسمی طور پر نامزدگی کا خط سونپتے ہوئے پارٹی تنظیم کو مضبوط کرنے پر زور دیا۔ اس موقع پر سابق ضلع صدر انوراگ پٹیل، سماجوادی لوہیا واہنی کے ریاستی نائب صدر مرزا شینو، منا یادو، سنجے ورما، ونے مشرا، سنجیو ورما، سبھاش کشیپ، جاوید عالم، رمن منار، فضل محمد یونس، ضمیر احمد انصاری موجود رہے۔ اس موقع پر کھیری کے سابق ممبر سعید احمد، عمران رضا، وسیم، رسول اشرف انصاری، جاوید انصاری سمیت سماج وادی پارٹی کے تمام کارکنان موجود تھے۔ سبھی نے غفران احمد کو مبارکباد دی اور اس یقین کا اظہار کیا کہ ان کی تقرری سے تنظیم کو نئی توانائی ملے گی اور پارٹی نچلی سطح پر مزید فعال ہو جائے گی۔ غفران احمد نے کہا کہ وہ عام لوگوں میں پارٹی کا بہتر نظریہ عام کرنے اور پارٹی کو ہر سطح پر مضبوط کرنے کے لیے پوری لگن کے ساتھ کام کریں گے

ہیئر ٹرانسپلانٹ کرنے والی ڈاکٹر انوشکا کا روہتک میں لگا سراغ

پولیس ٹیم نے ہریانہ میں ڈیرا ڈالا

کانپور: 17 مئی (پی این ایس) کلیان پور کے کیشو پورم میں ہیئر ٹرانسپلانٹ کرنے والی ڈاکٹر انوشکا کو ہریانہ کے روہتک ضلع میں ٹریس کیا گیا ہے۔ پولیس کی دو ٹیمیں وہاں ڈیرہ ڈال چکی ہیں۔ آس پاس کے اضلاع میں بھی اس کی تلاش جاری ہے۔ پولیس ڈاکٹر کی بی ڈی ایس ڈگری پر بھی سوال اٹھا رہی ہے۔ اس کی معلومات کے لیے روہتک یونیورسٹی سے خط وکتابت کی گئی ہے۔ ہیئر ٹرانسپلانٹ کے بعد دو انجینئر دم توڑ گئے جبکہ دو نوجوانوں کی حالت بگڑ گئی۔ واقعے کے بعد سے ڈاکٹر جوڑا فرار ہے۔ کیشو پورم کے ایمپائر کلینک کے بعد پنکی پاور ہاؤس کے انجینئر ونیت دوبے اور فرخ آباد کے انجینئر مینک کٹیار کی موت ہوگئی۔ ونیت دوبے کی بیوی جیا نے ڈاکٹر انوشکا کے خلاف راوت پور پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کرائی۔ پولیس نے اس کے گھر پر چھاپہ مارا، لیکن وہاں تالا پڑا تھا۔ ڈی سی پی ویسٹ دنیش ترپاٹھی نے بتایا کہ ڈاکٹر انوشکا کا گھر روہتک میں ہے۔ اس کے پاس صرف بی ڈی ایس کی ڈگری ہے۔ انہوں نے یہ ڈگری پنڈت بھگوت دیال شرما یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، روہتک سے حاصل کی ہے۔ حادثے کے بعد ان کی ڈگری پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ تفتیش کار نے سی ایم او کے ذریعے یونیورسٹی سے خط وکتابت کی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا اس کی ڈگری حقیقی ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر جوڑے کے روہتک میں ہونے کی اطلاع ہے۔ پولیس کی ٹیمیں ہریانہ روانہ کر دی گئی ہیں۔ دوسری ٹیم ڈاکٹر کے رشتہ داروں، پڑوسیوں، بچوں کے اسکول اور دیگر ذرائع سے شواہد اکٹھا کرنے میں مصروف ہے۔ ڈاکٹر انوشکا کلیان پور میں اپنے شوہر ڈاکٹر سوربھ تیواری، سسر ڈاکٹر برجیندر ناتھ، ساس ساوتری دیوی اور دو بچوں کے ساتھ رہ رہی تھیں۔ رپورٹ درج ہونے کے بعد پورا خاندان گھر کو تالا لگا کر فرار ہوگیا۔ پڑوسی بھی اس کے بارے میں صحیح معلومات نہیں دے سکے۔ اہل علاقہ سے پوچھ گچھ کی گئی۔

اتر ریلوے

ٹینڈر نوٹس

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ڈویژنل ریلوے منیجر (سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن) اتر ریلوے لکھنؤ ڈویژن لکھنؤ کے ذریعہ مقررہ ٹینڈر فارمز پر مندرجہ ذیل کام کیلئے تجربہ کار اور تمام متعلقہ اہل ٹھیکیداروں کے ذریعہ ای۔ ٹینڈرز پیکٹ سسٹم کے ذریعہ طلب کئے جاتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر	106-Tele/Tender/01/2025-26
کام کا نام	لکھنؤ ڈویژن پر سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن دفاتر، دیگر دفاتر، آفیسرز ریسٹ ہاوس اور ڈپو میں ریل نیٹ کنیکٹیوٹی کا بندوبست۔
تخمینہ لاگت	3,30,31,555.15/- روپے۔
ٹینڈر فارم کی قیمت	صفر
زر بیعانہ کی رقم	3,15,200.00/- روپے
مدت تکمیل کام	270 دن
ٹینڈر دستاویز جمع کرنے کی آخری تاریخ اور وقت	09-06-2025 کو 15.30 بجے
ویب سائٹ تفصیلات اور نوٹس بورڈ کی جگہ جہاں ٹینڈر دستاویزوں کو دیکھا جاسکتا ہے	www.ireps.gov.in سینئر سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر آفس ڈویژنل ریلوے منیجر آفس کمپلیکس اتر ریلوے لکھنؤ

ٹھیکیداروں کو ای۔ ٹینڈر سسٹم میں حصہ لینے کیلئے بھارتی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in کے تحت رجسٹرڈ ہونا لازمی ہے۔ ● تمام شرائط اور ضوابط ٹینڈر فارم میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ ● مینوئل ٹینڈرز منظور نہیں کئے جائیں گے۔ ● ٹینڈر فارم اور بیعانہ کی رقم کا ادائیگی صرف نیٹ بینکنگ پیمنٹ گیٹ وے کے ذریعہ منظور کی جائیں گی۔ ٹینڈر نوٹس نمبر۔ 106۔ ٹیلی/ٹینڈر/01/2025-26 مورخہ 16-05-2025

1455/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اودھ نامہ

سوال کریڈٹ کا

ہندوستان اور پاکستان کے مابین بھڑک اٹھنے والی اور ممکنہ حد تک خطرناک رخ اختیار کرن لینے والی جنگ اچانک بند ہوگئی، حالانکہ اسے بعض ماہرین جنگ کبندی کا نام نہیں دے رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ فائرنگ بند ہوئی ہے۔ بہر حال وادونوں ہی ممالک اس ادھوری جنگ میں اپنی اپنی برتری اور کامیابی کا دعوی کرر ہے ہیں۔ اور دونوں ہی ممالک کی عوام اور فوج اس کا جشن بھی منا رہے ہیں۔ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ جنگ بندی عارضی ہے۔ پاکستان کے خلاف اس نے جو پابندی عائد کی ہیں وہ بر قرار رہیں گی۔ یہیں سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ جنگ بندی نہیں بلکہ فائر بندی ہوئی ہے۔ کیونکہ وزیر اعظم کے مطابق جنگ سے پہلے جو پابندیاں لگائی گئی تھیں وہ برقرار رہیں گی جن م یں سندھ آبی معاہدہ بھی شامل ہے۔ مودی جی نے ہندوستانی فضائیہ کی جانب سے پاکستان کو زبردست نقصان پہنچانے کا دعوی بھی کیا ہے اور دوسری طرف پاکستان نے بھی ایسا ہی دعوی کیا کہ اس نے ہندوستان کے پانچ طیارے جن میں تین فرانسیسی لڑاکا ڈبل انجن طیارے رافیل کو مار گرایا ہے۔ اور اگر واقعی ایسا ہے کہ پاکستان نے پانچ طیارون میں تین رافیل بھی مار گرائے ہیں تو مالی اعتبار سے ہندوستان کی ہار ہے۔ کیونکہ ایک رافیل کی قیمت لگ بھگ پونے تین ہزار کروڑ روپے ہے۔ یاد رہے کہ حال ہی میں بھارت ن ے فرانس سے 62 ہزار کروڑ روپے میں 26 رافیل خریدے تھے۔ ان می دو دوسرے لڑآ کا طیاروں کی قیمت بھی شامل کر لی جائے تو یہ ایک بڑا نقصان ہے۔ حالانکہ ہندوستان نے اس کی تردید کی ہے البتہ یہ ضرور کہا ہے کہ نقصانات جنگ کا حصہ ہوتے ہیں۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ٹرمپ نے امپائر کا رول ادا کیا۔ جنگ بندی کا اعلان کیا اور نیوکلیر طاقت کی حامل دو پڑوسی ممالک کے درمیان خوفناک تصادم کو روکنے کا کریڈٹ خود لے لیا۔ جنگ بندی کے بعد دونوں ممالک کے نقصانات کا سرسری جائزہ لیا جائے تو ہندوستان کے 21 افراد جن میں 5 فوجی شامل ہیں ہلاک ہوگئے اور پاکستان کے 40 شہری اور 11 فوجی ہلاک ہوئے ہیں جن میں مسعود اظہر کے 10 ارکان خاندان شامل ہیں۔ یہ وہی مسعود اظہر ہے ، جو حرکت المجاہدین کا سکریٹری جنرل ہے ،جس کی ہندوستان کے قبضے سے رہائی کے لئے 1999ء میں انڈین ایئر لائنس کی فلائٹ IC814 کا قندھار میں اغوا کر لیا گیا تھا۔ مسعود اظہر نے مارچ 2000ء میں بھاول پور کے ایک اسٹیڈیم میں جیش محمد کے قیام کا اعلان کیا تھا۔ جس کا مقصد جموں وکشمیر سے ہندوستانی فوج کی دستبرداری اور اس کی آزادی، امرتسر اور دہلی پر کنٹرول تھا۔ مسعود اظہر پر الزام ہے کہ اس نے جیش محمد کے ذریعہ ہندوستان میں پارلیمنٹ پر حملہ (2001)، پٹھان کوٹ فضائی اڈے پر حملہ (2016) اور پلوامہ (2019) حملہ کروایا تھا۔ مسعود اظہر بھاول پور میں تھا جب ہندوستانی فضائیہ نے اس کے مرکز کو نشانہ بنایا، جس میں وہ تو بچ گیا مگر اس کے دو بہنوئی حافظ محمد جمیل اور محمد یوسف اظہر کے علاوہ لشکر طیبہ کا کمانڈر مدثر قادیان خالد اور جیش محمد کا کمانڈر محمد حسن خان ہلاک ہوا۔ ہندوستانی وزیر اعظم کے علاوہ ڈائیرکٹر جنرل ملٹری آپریشن نے بھی ثبوت کے ساتھ بتایا کہ ہندوستانی فضائیہ نے پاکستان میں دہشت گردوں کے 9 ٹھکانوں کو نشانہ بنا کر انہیں تہس نہس کر دیا ان ٹھکانوں میں حزب المجاہدین کا مظفر آباد میں ہیڈ کوارٹر اور حافظ سعید کا قائم کردہ لشکر طیبہ کا ہیڈ کوارٹر شامل ہے۔ حزب المجاہدین یوسف شاہ یا صلاح الدین کی قیادت میں سرینگر کپوارہ، بندی پورہ، بارہ مولا، اننت ناگ، پلوامہ، ڈوڈہ، رجوری، پونچھ، اور ادھو پور کو اپنے نشانے پر رکھا ہوا تھا۔ لشکر طیبہ کا ر موٹ حافظ سعید کے ہاتھ میں رہا۔ اگر چہ لاہور سنٹرل جیل میں قید بتایا جاتا ہے مگر اس کی سرگرمیاں جاری ہیں۔

ہند پاک کے درمیان جنگ بندی کا ہر امن پسند شہری خیر مقدم کرے گا۔ اور کیا بھی گیا۔ نقصان کسی کا کم اور کسی کا زیادہ ضرور ہوا مگر یہ بھی سچ ہے کہ دونوں میں جیتا کوئی نہیں ہے، البتہ یہ بات یقینی ہوگئی کہ یہ جنگ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نہیں تھی بلکہ امریکہ اور چین کے درمیان اپنے اپنے ہتھیاروں کی مارکیٹنگ کے لئے تھی۔ غور طلب ہے کہ ہندوستان اس وقت 75 فیصد ہتھیار فرانس سے خرید رہا ہے۔ پہلے روس پر اس کا زیادہ انحصار تھا مگر اب اس نے امریکہ اور اسرائیل سے ہتھیار خریدنے شروع کئے ہیں جبکہ امریکہ نے ہندوستان کو چین سے مقابلے کے لئے اپنا ساجھیدار بنایا ہے دوسری طرف پاکستان 80 فیصد ہتھیار چین سے خرید رہا ہے۔ اس تناظر میں ہند پاک حالیہ جنگ میں پاکستان کا اگر یہ دعوی سچ ہے کہ اس نے تین رافیل، ایک MIG-29 اور SU-30 جیٹ اور ایک ہیرون ڈرون کو نقصان پہنچایا ہے تو یہ فرانسیسی طیارہ ساز کمپنی کے لئے عالمی مارکیٹ میں بہت بڑی رسوائی اور تجارتی اعتبار سے خسارہ کا سبب ہے۔ ماہرین امور جنگ کا کہنا کہ امریکہ اور چین اپنے اپنے اربوں ڈالرس کے ہتھیار کی مارکیٹنگ اور پڑوسی ممالک کو فراہمی کیلئے جنگ کا میدان چاہتے تھے۔ تاہم ڈونلڈ ٹرمپ جو اپنے اچانک اور غیر متوقع فیصلوں سے عالمی سرخیوں میں رہتے ہیں اور اپنی اہمیت برقرار رکھتے ہیں انہوں نے جنگ بندی کا اعلان کیا جس سے دونوں ممالک مزید نقصانات سے محفوظ ہو گئے تاہم ٹرمپ کی کریڈٹ لینے سے وزیر اعظم مودی کو جو کریڈٹ مل سکتا تھا وہ نہیں مل سکا۔ چار روزہ جنگ کے دوران ہندوستانی مسلمان کی حب الوطنی مسلمہ ہوگئی البتہ تنگ نظر وطن فروش اب بھی مسلم دشمن رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

معصوم مرادآبادی

ہندوستانی فوج کی بہادر بیٹی کرنل صوفیہ قریشی کو 'دہشت گردوں کی بہن' قرار دینے کے بعد اب پوری فوج کو وزیر اعظم نریندر مودی کے قدموں میں سجدہ ریز کردیا گیا ہے۔ جی ہاں یہ مدھیہ پردیش ہے جہاں پہلے ایک وزیر وجے شاہ نے کرنل صوفیہ قریشی کے خلاف انتہائی توہین آمیز بیان دیا اور اب وہاں کے نائب وزیر اعلیٰ جگدیش دیوڑا نے کہا ہے کہ "ملک کی فوج بھی وزیر اعظم کے قدموں میں جھکتی ہے۔" جبل پور میں ڈیفنس رضا کاروں کے ایک تربیتی پروگرام میں جگدیش دیوڑا نے کہا کہ "آج پورا ملک، ملک کی فوج اور ہمارے جوان بھی وزیر اعظم نریندر مودی کے قدموں میں جھکے ہوئے ہیں۔" یہ دونوں ہی بیان اتنے توہین آمیز اور بے ہودہ تھے کہ دونوں وزیروں کو کابینہ سے برخاست کردینا چاہئے تھا، مگر بی جے پی کی لغت میں حیا اور شرم نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے، اس لیے دونوں ہی وزیر نہ صرف کابینہ میں برقرار ہیں بلکہ بالواسطہ طور پر ان کا بچاؤ کرنے کی کوشش بھی کی جارہی ہے۔ کرنل صوفیہ قریشی کو دہشت گردوں کی بہن قرار دینے کے خلاف تو خود مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے نوٹس لیا اور بے ہودہ وزیر کے خلاف فوراً ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا، مگر رات دیر گئے جو ایف آئی آر درج ہوئی وہ اتنی ہلکی پھلکی اور معمولی تھی کہ اس میں کوئی جرم ہی نہیں بنتا تھا اور وہ پہلی ہی سماعت میں رد ہوجاتی۔ ہائی کورٹ نے اس کا بھی نوٹس لیا اور مناسب دفعات کے تحت مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا مگر وجے شاہ ہائی کورٹ کے حکم کو رد کرانے سپریم کورٹ پہنچ گئے مگر وہاں بھی ان پر لتاڑ پڑی اور واپس ہائی کورٹ جانے کو کہا گیا۔ یہ معاملہ ابھی سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ واضح رہے کہ وجے شاہ نے کرنل صوفیہ قریشی کو دہشت گردوں کی بہن قرار دیتے ہوئے کہا کہ تھا کہ 'جنھوں نے ہماری بہنوں کے سندور اجاڑے تھے، ہم نے ان ہی کی بہن کو بھیج کر ان سے بدلہ لے لیا۔' وائرل ویڈیو میں مذکورہ وزیر کہہ رہا ہے کہ "اس کے لیے وزیر اعظم کے لیے تالیاں بجاؤ، کیونکہ انھوں نے ان کی بہن ہی کو جہاز سے بھیج کر انھیں ننگا کردیا۔"

سبھی جانتے ہیں کہ کرنل صوفیہ قریشی 'آپریشن سندور' کا ایک چہرہ تھیں اور انھوں نے اپنی کارکردگی سے ملک وقوم کا نام روشن کیا تھا، مگر مدھیہ پردیش کے بی جے پی وزیر کے لیے وہ 'دہشت گردوں کی بہن' ہیں۔ بہن تو وہ تھیں لیکن دہشت گردوں کی نہیں بلکہ ہر اس ہندوستانی کی، جو اپنی بہن بیٹیوں کی عزت کرنا جانتا ہے۔ ان کی ہرگز نہیں جو اپنی بہن بیٹیوں کو قدم قدم پر بے عزت کرتے ہیں۔ مدھیہ پردیش کے وزیر وجے شاہ کا یہ بیان کوئی نیا نہیں ہے، وہ اس سے پہلے مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ شوراج سنگھ چوہان کی اہلیہ پر بھی بے ہودہ تبصرہ کرچکے ہیں، جس کے لیے انھیں کابینہ سے استعفیٰ دینا پڑا تھا۔ لیکن اس بار معاملہ چونکہ ایک مسلمان آرمی آفیسر کو بے عزت کرنے کا ہے، اس لیے استعفیٰ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں انھوں نے معافی ضرور مانگی ہے اور وہ بھی ہنستے ہوئے۔ وجے شاہ کی اس بے ہودہ تقریر کا ویڈیو وائرل ہونے کے بعد ان کی جو بھد پٹی ہے، اسے پوری طرح لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے، لیکن بی جے پی نے اپوزیشن کے زوردار مطالبے کے باوجود ابھی تک انھیں برخاست نہیں کیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ 'ہماری فوج کی بہادر بیٹیوں کو 'دہشت گردوں کی بہنیں' کہنا صرف گھٹیا پن ہی نہیں بلکہ ملک سے غداری بھی ہے۔"

جس وقت 'آپریشن سندور' شروع کیا گیا تو اس کی میڈیا بریفنگ کے لیے فوج کی طرف سے تین لوگوں کا انتخاب کیا گیا۔ پہلی شخصیت تھی خارجہ سیکریٹری وکرم مسری کی ، دوسری شخصیت تھیں کرنل صوفیہ قریشی اور تیسرا نام تھا ونگ کمانڈر رومیکا سنگھ۔ یہ تینوں بڑے سلیقے اور شائستگی کے ساتھ ہندوستانی فوج کی حصولیابیاں بیان کرر ہے تھے۔ ان کی بریفنگ سے یہ پیغام دینے کی کامیاب کوشش کی گئی کہ آزمائش کی اس گھڑی میں ملک کے اندر فرقہ وارانہ ہم آہنگی قائم ہے اور کہیں کوئی نفاق نہیں ہے۔ فوج نے کرنل صوفیہ قریشی کو اس لیے آگے کیا تھا کہ پہلگام حملے کے بعد سنگھ پریوار نے ملک کی فرقہ وارانہ فضا کو خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ کشمیریوں اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز بیان ہی نہیں دیے گئے بلکہ کئی مقامات پر ان پر حملے بھی ہوئے اور آگرہ میں ایک مسلم نوجوان کو انتقام کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ مسلمان خاموشی کے ساتھ اس ستم کو برداشت کرتے رہے اور جب دہشت گردوں کے خلاف 'آپریشن سندور' کا آغاز ہوا تو وہ سب سے پہلے اپنی بہادر فوج کے حوصلے بڑھانے کے لیے آگے آئے۔ انھوں نے یہ ثابت کردیا کہ ملک پر کوئی بھی آنچ آئے گی تو مسلمان اس کا مقابلہ کرنے کے لیے سب سے آگے ہوں گے۔ پہلگام میں دہشت گردوں کی بزدلانہ اور وحشیانہ کارروائی کی جتنی مذمت مسلمانوں نے کی اتنی شاید ہی کسی اور نے کی ہو، لیکن یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہندوستانی مسلمان ملک کے لیے کتنی ہی قربانی کیوں نہ دے لیں، سنگھ پریوار کی نگاہ میں ان کی حب الوطنی اور دیش بھکتی ہمیشہ شک کے دائرے میں رہے گی۔ اس میں قصور ان کا نہیں بلکہ اس تربیت کا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس ملک کی اقلیتیں کبھی دیش بھکت ہو ہی نہیں سکتیں، خواہ وہ کتنی ہی بڑی قربانی کیوں نہ دے دیں۔ سنگھ پریوار کی نظریاتی اساس ہی اس بات پر ہے کہ اس ملک کے لیے اصل وفادار یہاں کے اکثریتی باشندے ہیں اور ان ہی پر اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ نہ تو لوک سبھا میں بی جے پی کا کوئی مسلمان ممبر ہے اور نہ ہی مودی کابینہ میں کوئی مسلم وزیر ہے۔ یہ ملک کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو پوری طرح حاشئے پر پہنچا دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے میں کوئی صوفیہ قریشی ہندوستانی فوج کی نمائندگی کرتی ہوئی نظر آجائے تو اسے 'دہشت گردوں کی بہن' کہنے میں انھیں کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔

سبھی جانتے ہیں کہ سرحد پر پاکستان کی اشتعال انگیز کارروائیوں کے نتیجے میں جن لوگوں کی ہلاکتیں ہوئی ہیں ان میں ہندو اور مسلمانوں کی تعداد برابر ہے۔ سیکورٹی فورسز کے بعض مسلم جوان بھی ان حملوں میں ہلاک ہوئے ہیں جن میں بہار کے چھپرہ کے رہنے والے بی ایس ایف جوان محمد امتیاز بھی شامل ہیں۔ ان کے جوان بیٹے نے ان کی تدفین کے موقع پر کہا کہ وہ اپنے باپ کی طرح سرحد پر شہید ہونا چاہتا ہے۔ حب الوطنی کے اس جذبہ کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ المیہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے اس جذبہ حریت وخدمت کے خلاف سنگھ پریوار کی پوری فوج سرگرم ہے۔ اس کی زد پر صوفیہ قریشی ہی نہیں بلکہ وہ محمد زبیر بھی ہے جس نے 'آپریشن سندور' کے دوران پاکستان کے جھوٹے پروپیگنڈے کو بے نقاب کیا تھا۔ اب محمد زبیر کا تعاقب کیا جارہا ہے اور اس کے گھر پر سور کا گوشت پھینکنے کی باتیں کی جارہی ہیں۔

جنگ بندی کے بعد جبکہ ہماری فوج کی کامیابیوں کا جشن منایا جانا چاہئے تھا، یرقانی بریگیڈ ان لوگوں کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑگئی ہے جنھوں نے 'آپریشن سندور' کے دوران اپنا کام پوری ایمان داری اور دیانتداری کے ساتھ انجام دیا۔ ان میں ایک خارجہ سیکریٹری وکرم مسری بھی ہیں جو ہندوستان کا موقف پیش کرر ہے تھے۔ انھیں بھگوا بریگیڈ کی ٹرول آرمی نے اس حد تک برا بھلا کہا کہ انھیں اپنا 'ایکس' اکاونٹ بند کرنا پڑا۔ وکرم مسری کی جوان بیٹی کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اب ان کے نشانے پر کرنل صوفیہ قریشی جیسی بھارت کی بہادر بیٹی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس بیمار بریگیڈ کو بیٹیوں سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے سب سے پہلے پہلگام حملے میں شہید ہونے والے نیول افسر کی بیوہ کو ٹرول کیا تھا جس نے پہلگام حملوں کے لیے مسلمانوں اور کشمیریوں کو مورد الزام ٹھہرانے کی مخالفت کی تھی۔ اس کے بعد خارجہ سیکریٹری وکرم مسری کی بیٹی کو نشانہ بنایا گیا اور اب کرنل صوفیہ قریشی نشانے پر ہیں جنھیں بی جے پی وزیر نے 'دہشت گردوں کی بہن' کہہ کر اپنی پوری ذہنیت انڈیل کرر کھ دی ہے۔ 35 برس کی کرنل صوفیہ قریشی ہندوستانی فوج کی جانب سے کسی بھی ملٹری مشن کی قیادت کرنے والی پہلی خاتون افسر ہیں۔ انھوں نے 2016 میں فورس 18 کے نام سے ہوئی ملٹری ڈرل میں ہندوستانی دستے کی قیادت کی تھی۔ وہ ایک فوجی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے شوہر بھی فوج میں ہیں اور ان کے والد بھی فوج میں خدمات انجام دے چکی ہیں۔ ان کے پاس بایو کیمسٹری کی ڈگری ہے۔ کرنل صوفیہ نے تقریباً چھ برس اقوام متحدہ کے امن مشن کے تحت کانگو میں خدمات انجام دی ہیں۔ ظاہر ہے ایسی بہادر بیٹی کو 'دہشت گردوں کی بہن' کوئی عام ہندوستانی نہیں بلکہ کوئی دہشت گرد ہی کہہ سکتا ہے۔

masoom.moradabadi@gmail.com

وقف تحریک: عدالت کے سائے میں

ڈاکٹر سلیم خان

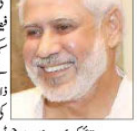

جسٹس سنجیو کھنہ وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کی آئینی حیثیت پر حتمی فیصلہ کرنے سے قبل سبکدوش ہوگئے۔ انہوں نے جاتے جاتے اپنی ذاتی املاک ظاہر کرنے کی ایک صحت مند روایت قائم کردی۔ نئے چیف جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ اب اس مقدمہ کی سماعت کرے گی۔ فی الحال اگلی سماعت 20 مئی تک ملتوی ہوئی ہے مگر اس سے قبل سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو یقین دلایا کہ مرکزی حکومت اس معاملے میں تفصیلی سماعت مکمل ہونے تک کوئی قدم نہیں اٹھائے گی۔ اس کے جواب میں جب جسٹس گوئی نے کہا کہ "اگر کوئی افسر اس سے پہلے کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم یہاں موجود ہیں۔" تو سالیسٹر جنرل مہتا نے مسکراتے ہوئے کہا "اس سے پہلے تو میں ہی یہاں بیٹھا ہوں۔" اس پر عدالت میں سنجیدہ بحث کے دوران ایک خوشگوار ماحول بن گیا۔ سینئر وکیل کپل سبل نے کہا کہ وہ آج مرکزی درخواست پر بحث نہیں کر پائیں گے، لیکن یہ ضرور چاہیں گے کہ عدالت عبوری ریلیف دے۔ دیگر وکلا مثلاً شادان فراست، راجیو دھون اور وشنو جین نے بھی اپنی اپنی بات عدالت کے سامنے رکھی۔

مذکورہ بالا بحث کو سمیٹتے ہوئے سالیسٹر جنرل مہتا نے کہا، چونکہ اس معاملے میں قانونی دفعات پر روک لگانے کی درخواست کی گئی ہے، اس لیے بہتر ہوگا کہ اس پر آئندہ ہفتے سماعت کی جائے۔" اس طرح معاملہ ٹل گیا۔ سپریم کورٹ کے اندر گزشتہ سماعت میں جو کچھ ہوا اس کی بابت یہی کہا جاسکتا ہے کہ 'آغاز تو اچھا ہے انجام خدا جانے'۔ پچھلی عدالتِ عظمیٰ کے اندر سماعت کی ابتداء چیف جسٹس سنجیو کھنہ کے اس سوال سے ہوئی کہ کیا اس معاملے کو ہائی کورٹ بھیجنا بہتر ہوگا کیونکہ ہر ریاست کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ اس لیے کیا اس کی صوبائی سطح پر سماعت ہونی چاہیے؟ یہ سوال تو واجب تھا مگر اس کے جواب میں کپل سبل کے دلائل تاریخ کے اوراق میں سنہری الفاظ سے لکھے جائیں گے۔ اس استفسار کے جواب میں پچھلے سناٹے کو کپل سبل کی گرجدار آواز نے توڑا۔ وہ بولے مائی لارڈ یہ وقف کی زمین کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اسلامی روح کی شناخت کا معاملہ ہے۔ یہ مسجدوں، قبرستانوں، مدرسوں اور قبرستانوں کی حفاظت کا معاملہ ہے۔

کپل سبل نے زور دے کر کہا کہ اسے ہائی کورٹ کو دے کر ٹکڑے ٹکڑے نہ کریں۔ یہ انصاف کا معاملہ ہے۔ اسے یہیں سن کر فیصلہ کریں۔ جسٹس کھنہ کے استفسار پر یہ جواب ضروری تھا کیونکہ اگر یہ مقدمہ ہائی کورٹس کو بھیجا جاتا تو لڑائی منقسم ہوجاتی۔ 73 مقدمات کی مشترکہ قوت ریزہ ریزہ ہوجاتی۔ موجودہ تنازع کے اہم ترین نکات میں سے ایک وقف بائی یوزر کی شرط کا خاتمہ ہے۔ اس پر کپل سبل نے نہایت جذباتی انداز میں سوال کیا کہ جس زمین کو صدیوں سے لوگ نماز پڑھنے، دعا کرنے، قبر بنانے کے لیے استعمال کررہے ہیں اگر وہ سرکاری کے ریکارڈ میں نہیں ہے تو کیا اب وہ وقف نہیں مانی جائے گی؟ کیا تاریخ کو صرف ریکارڈ کا محتاج بنا دیا جائے گا؟ کیا دعاؤں کی کوئی دستاویز ہوتی ہے؟ کیا مزار پر لگی چادر کا رجسٹریشن ہوتا ہے؟ وقف کی زمین پر غاصبانہ قبضے کی بابت موصوف نے کہا اگر کوئی 30 سال سے کسی وقف زمین پر قابض ہو تو کیا اس کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا؟ تو کیا اب قبضہ ہی انصاف کہلائے گا؟ کیا انصاف کی بھی کوئی ایکسپائری ڈیٹ ہوتی ہے مائی لارڈ؟

عدالتِ عظمیٰ کی بینچ نے جب وقف کے تاریخی وتہذیبی وراثت کی اہمیت کا اعتراف کیا تو کپل سبل بولے: "قبرستان، مسجد، مدرسہ وغیرہ یہ محض تہذیبی وراثت نہیں بلکہ (ان کا تحفظ ہماری) ذمہ داری ہے۔ یہ صرف عمارتیں نہیں ہماری عبادتگاہیں ہیں اور ان پر ہمارا حق ہے۔ یہ ہم سے کوئی کلکٹر یا رجسٹرار چھین نہیں سکتا"۔ ان الفاظ سے عدالت کی دیواریں ہل گئیں۔ عدالت میں موجود اس دل گداز منظر کی چشم دید گواہ خوشبو گیتا اختر نے اس سے متاثر ہو کر اپنی فیس بک پوسٹ میں لکھا کہ: "میں نے صرف بحث نہیں سنی میں نے انصاف کی سانسیں سنیں" وہ آگے لکھتی ہیں "میں نے ان آنکھوں کو دیکھا جو بینچ کی طرف نہیں خدا کی جانب دیکھ رہی تھیں کہ آج انصاف اسی کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے ان ہاتھوں کو دیکھا جو کورٹ کی دیوار کو چھو رہے تھے جیسے کہہ رہے ہوں۔ بس ہمیں سنا جائے اور صحیح فیصلہ کیا جائے"۔

خوشبو اختر کی چشم کشا پوسٹ کا یہ جملہ تا قیامت مہکتا رہے گا کہ: "میں آج وہاں گواہ بن کر کھڑی تھی۔ میں نے دیکھا کہ مسلمان ڈرنے نہیں آیا تھا، وہ لڑنے آیا تھا۔ دستاویزوں سے، دلیلوں سے، آئین سے"۔ ان کی پوسٹ کا اختتام ان الفاظ پر ہوتا ہے کہ: "میں آج یہ اس لیے لکھ رہی ہوں کہ کیونکہ کل کوئی کہے گا کہ یہ صرف ایک مقدمہ تھا تو میری تحریر کہے گی نہیں۔ یہ اس قوم کی موجودگی تھی جو کبھی عدالتوں سے نہیں ڈرتی بلکہ وہیں اپنا حق لیتی ہے"۔ اس مقدمہ کے سماعت کے دوران ایڈوکیٹ ابھیشیک منو سنگھوی نے سپریم کورٹ میں دلیل دی کہ ملک بھر میں 8 لاکھ وقف املاک ہیں، جن میں سے نصف یعنی 4 لاکھ سے زیادہ جائیدادیں 'وقف بائی یوزر' کے طور پر رجسٹرڈ ہیں۔ انہوں نے وقف ایکٹ میں کی جانے والی ترمیم کے بعد ان جائیدادوں کے خطرے میں پڑ جانے پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے عدالت سے پوچھا کہ کیا ایودھیا کیس میں دیے گئے فیصلے اس کیس میں لاگو نہیں ہوتے ہیں؟

وقف ایکٹ کے خلاف سپریم کورٹ کی سماعت اور عدالت کے رویہ پر معروف قانون داں سلمان خورشید کا خیال ہے کہ اس معاملے میں وہی ہوا ہے جو کسانوں کے قانون میں ہوا تھا۔ سپریم کورٹ نے محسوس کر لیا ہے کہ کچھ متنازع دفعات پر پابندی لگنی چاہئے۔ کورٹ نے اسی بات کا واضح اشارہ دیا ہے کہ اگر حکومت کے دلائل کمزور ہوئے تو وہ متنازع دفعات کو رَد کردے گا۔ حکومت کے اوسان خطا ہونے کی یہی وجہ ہے اور اسی لیے ۷ دن کا وقت مانگا گیا۔ سلمان خورشید کے مطابق وقف بائے یوزر کے معاملے میں کورٹ کا تبصرہ آئندہ کی سماعتوں کا رُخ بتاتا ہے۔ کپل سبل کی بحث کا سب سے اہم پہلو آئین ہند کی دفعات 25،26،29 اور 30 کے تحفظ کا مسئلہ تھا۔ انہوں نے آئین کی دفع 26 کا حوالہ دے کر کہا کہ اگر مجھے وقف کو کچھ دینا ہے تو مجھے اس بات کا ثبوت دینا ہوگا کہ میں 5 سال سے اسلام کی پیروی کر رہا ہوں، اگر میں مسلمان ہی پیدا ہوا ہوں تو ایسا کیوں کروں گا۔ میرا پرسنل لاء یہاں لاگو ہوگا۔ وقف کرنے والے پر مسلمان ہونے کی شرط بھی نامعقول ہے کیونکہ ہر شخص اپنی دولت کسی کو بھی دینے کے لیے آزاد ہے۔ اس شخص کا دستاویزات فراہم کرنا کافی ہونا چاہیے۔

سی جے آئی نے اس دلیل کی تائید میں کہا کہ آرٹیکل 26 سیکولر ہے اور یہ تمام کمیونٹیز پر لاگو ہوتا ہے۔ معروف وکیل حذیفہ احمدی نے بھی عرض کیا کہ ایکٹ کے سیکشن 3(R) کے تین پہلوؤں کو نوٹ کرنا ضروری ہے۔ خاص طور پر اگر 'اسلام پر عمل کرنا' کو ایک ضروری مذہبی عمل سمجھا جائے تو اس کا اثر شہریوں کے بنیادی حقوق پر بھی پڑسکتا ہے۔ احمدی نے کہا کہ اس سے ابہام پیدا ہوتا ہے۔ ہندوستان کی سیاست کا یہ ایک خوش آئند پہلو ہے کہ اس بار وقف ترمیمی قانون کی ایوان میں پورے حزب اختلاف نے متحدہ طور ہندو انتہا پسندوں کی ناراضی سے بے پروا ہو کر مخالفت کی اور یہ سلسلہ سپریم کورٹ کی سماعت کے بعد بھی جاری رہا۔ وقف قانون پر عدالتِ عظمیٰ سے راحت کے بعد عام آدمی پارٹی کے رکن پارلیمان سنجے سنگھ نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وقف ترمیمی قانون مکمل طور پر غیر آئینی ہے اور اسی مؤقف کو وہ پہلے بھی جے پی سی اور پارلیمنٹ میں اٹھا چکے ہیں۔

سنجے سنگھ کے مطابق سپریم کورٹ نے مرکز سے جو سوالات کئے ہیں، ان کا حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ابھی بھی وقت ہے، مان لو کہ یہ ملک بابا صاحب کے لکھے ہوئے آئین سے چلے گا، کسی کے فرمان سے نہیں۔ وقف قانون کے خلاف عدالت پہنچنے والے رکن پارلیمنٹ اسد الدین اویسی نے سپریم کورٹ کا شکریہ ادا کیا لیکن ساتھ ہی کہا کہ یہ بہت طویل لڑائی ہے۔ فی الحال ہمیں ابتدائی کامیابی ملی ہے لیکن آگے کی حکمت عملی کو ہمیں بہت سوچ سمجھ کر اور نہایت مثبت انداز میں طے کرنا ہوگا۔ ٹی ایم سی کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے بھی سپریم کورٹ کی جانب سے ملنے والی وقتی راحت کا خیر مقدم کرتے ہوئے طویل لڑائی کے عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے بھی وقف قانون کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ انہیں یقین ہے کہ سپریم کورٹ اسے رَد کردے گا یا پھر ان میں ترمیم کا حکم دے گا۔ ان بیانات اور رجحانات کا اشارہ ہے کہ وقف ترمیم کے خلاف عدالت سے لے کر سیاسی وعوامی سطح پر کی جانے والی یہ مزاحمت ضرور کامیاب ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

(بشکریہ رفیق منزل)

مسلم نوجوان - شناخت، جدوجہد اور امکانات!

محمد عارف انصاری

تاریخ کے ہر موڑ پر نوجوان نسل ہی وہ قوت رہی ہے جو قوموں کے خوابوں کو تعبیر تک پہنچاتی ہے لیکن جب خواب ٹوٹنے لگیں، جب پہچان دھندلانے لگے اور جب راستے بھٹک جائیں تو اسی نسل کے اندر اضطراب کی چنگاریاں جنم لیتی ہیں۔ آج ہندوستان کا مسلمان نوجوان اسی کشمکش کا شکار ہے۔ ایک طرف وہ دنیا کے بدلتے تیوروں، ٹیکنالوجی کے انقلابات اور نئے سماجی نظریات سے جڑنے کی کوشش کر رہا ہے تو دوسری طرف اپنے مذہب، اپنی تہذیب، اپنے نام اور اپنے وجود کے ساتھ مسلسل سوالات کا سامنا کر رہا ہے۔ ان سوالات نے اس کی خودی کو جھنجھوڑ دیا ہے اور اب وہ نہ صرف آگے بڑھنا چاہتا ہے بلکہ عزت و خودداری کے ساتھ جینا بھی چاہتا ہے۔ مسلم نوجوان کی سب سے بڑی جدوجہد تعلیم کے میدان میں ہے جہاں سرکاری اعداد وشمار خود گواہ ہیں کہ مسلمانوں کا تعلیمی تناسب خطرناک حد تک پسماندہ ہے۔ وہ اعلیٰ تعلیم میں کم نظر آتا ہے، مسابقتی امتحانات میں اس کا حصہ نہایت کمزور ہے اور تکنیکی و سائنسی میدانوں میں بھی وہ خال خال ہی نظر آتا ہے۔ اس پسماندگی نے اس کے سماجی وقار کو مجروح کیا ہے۔ روزگار کے مواقع تنگ ہوتے جا رہے ہیں اور مسلمان نوجوان اکثر یا تو غیر رسمی شعبوں میں کھپایا جاتا ہے یا پھر سرکاری نظام کے دروازے اس پر بند پائے جاتے ہیں۔ یہ احساس محرومی اس کے وجود کو گھن کی طرح چاٹ رہا ہے اور وہ خود کو ایک الگ تھلگ اور بے یارومددگار طبقے کے طور پر محسوس کر رہا ہے۔

اس تعلیمی اور معاشی پسماندگی سے آگے بڑھ کر اگر ہم سیاسی منظر نامے کا جائزہ لیں تو مسلمان نوجوان کی تصویر اور بھی دھندلی نظر آتی ہے۔ سیاست میں اس کی نمائندگی برائے نام ہے اور جو موجود ہیں وہ اکثر مصلحتوں کے اسیر، وقتی مفادات کے تابع یا محض علامتی حیثیت کے حامل نظر آتے ہیں۔ گلی کوچوں میں شعور کی بات تو کرتا ہے مگر اسمبلی یا پارلیمنٹ میں جھانکتا ہے تو وہاں اپنی نمائندگی ناپید پاتا ہے۔ سیاسی جماعتوں نے اسے یا تو ووٹ بینک کے طور پر استعمال کیا یا محض جذباتی نعروں سے بہلایا، مگر نہ کبھی اس کے مسائل کے حل کے سلسلے میں بات کی اور نہ کبھی حقیقی نمائندگی عطا کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نوجوان سیاسی عمل سے مایوس ہو کر یا تو گوشہ نشینی اختیار کر کے بے عملی کا شکار ہو گیا۔ سماجی میدان میں بھی مسلم نوجوانوں کو قدم قدم پر تعصب امتیاز اور تعزیر کا سامنا ہے۔ اس کی شناخت اس کا جرم بن جاتی ہے۔ اس کا نام، لباس، داڑھی حتیٰ کہ طرز گفتگو تک شک کی نگاہوں کا نشانہ بنتی ہے۔ روزگار کے انٹرویوز ہوں یا کسی نئے شہر میں کرایہ پر مکان لینے کی سعی، اکثر یہی مسلم پہچان اس کے لیے دروازے بند کر دیتی ہے۔ میڈیا نے اسے ایک مخصوص منفی فریم میں قید کر دیا ہے۔ گویا وہ ایک مدافع کردار ہو، جو ہر وقت صفائیاں دیتا رہے، مشکوک رہے اور خود کو ثابت کرتا پھرے۔ اس نفسیاتی دباؤ میں وہ کبھی مذہبیت کی پناہ لیتا ہے، کبھی مکمل انکار اور خود فراموشی کی راہ اپناتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اس کی فکری توانائیاں ضائع ہو جاتی ہیں اور وہ اپنا راستہ کھو بیٹھتا ہے۔

یہیں آ کر ہمیں اپنا گریبان بھی جھانکنا ہوگا۔ اس نوجوان کی فکری، تعلیمی اور سماجی پسماندگی میں جہاں بیرونی طاقتیں اور متعصب نظام کا کردار ہے وہیں ہماری اپنی کوتاہیاں بھی کم نہیں۔ علماء، مشائخ اور مذہبی قیادت کی ایک بڑی تعداد نے نوجوانوں کی جدید ذہنیت کو سمجھنے اور اس کے مطابق رہنمائی دینے کی کوشش نہیں کی۔ برعکس اس کے کئی مذہبی قائدین نے ذات برادری کی سیاست، مسلکی انتشار، اور نسلی تفاخر پرستی کو ہوا دے کر ملت کو مزید تقسیم کر دیا۔ نوجوان جب اپنے مسائل کا حل ان سے مانگنے گیا تو اسے سوالات، فروعی اختلافات اور خانقاہی مفادات کے جال میں الجھا دیا گیا۔ آج کا باشعور مسلمان نوجوان ان روایتی خطبات، نمائشی جلسوں اور فرقہ وارانہ قیادت سے بیزار ہے اور وہ اس بیزاری کا اظہار کھلے لفظوں میں کر رہا ہے۔

موجودہ نسل اب فرسودہ قیادت کے تسلط کو قبول کرنے کو تیار نہیں۔ وہ اب مسلک، ذات اور برادری کے خول سے نکلنا چاہتی ہے، اپنی الگ پہچان بنانا چاہتی ہے، اور ایک نئی فکری دنیا کی تشکیل کی خواہش رکھتی ہے۔ وہ اپنی مادری زبان کو بھی اپنانا چاہتی ہے اور انگریزی میں بھی مہارت حاصل کرنا چاہتی ہے۔ وہ دین سے وابستہ بھی رہنا چاہتی ہے اور دنیا کے تقاضوں کو بھی پورا کرنا چاہتی ہے۔ اس کی یہ دوہری شناخت کوئی تضاد نہیں بلکہ ایک قوت ہے، اگر اسے صحیح رخ دیا جائے۔ اس نسل کو صرف جذباتی نعروں کی نہیں، فکر انگیز رہنمائی، ادارہ جاتی تعاون، اور عملی امکانات کی ضرورت ہے۔ موجودہ نسل اب فرسودہ قیادت کے سائے میں سانس لینا نہیں چاہتی۔ وہ مسلک، ذات، برادری اور وراثتی بالادستی کے خول کو چیر کر ایک نئی دنیا کی تلاش میں ہے۔ اس کا خواب ہے کہ وہ اپنی الگ پہچان بنائے، اپنی فکری خودمختاری قائم کرے اور ماضی کے بوجھ سے نجات پا کر حال سے جڑے۔ یہ نوجوان نسل اردو سے محبت بھی رکھتی ہے اور انگریزی میں مہارت بھی چاہتی ہے۔ دین سے وابستہ رہ کر دنیا کی دوڑ میں بھی شریک ہونا چاہتی ہے۔ اس کی یہ دوہری شناخت کسی تضاد کا اظہار نہیں بلکہ ایک نیا توازن ہے۔ اسے محض نعروں سے نہیں بہلایا جا سکتا بلکہ بصیرت افروز رہنمائی ادارہ جاتی تعاون اور زمینی امکانات کے دروازے کھولنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ یہ نسل با مقصد مستقبل کی تشکیل کر سکے۔ اس وقت سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے نوجوان کی بے چینی کو سنیں، اس کی بے یا، اس کی پیاس اور اس کے لبوں پر آتے سوالات کو غصہ نہ سمجھیں بلکہ اپنی دیرینہ غفلتوں کا آئینہ تصور کریں۔ یہ نوجوان جو بول رہا ہے، وہ چیخ نہیں رہا بلکہ ہمیں جگا رہا ہے۔ اگر ہم اس کے ساتھ دل سے دل کی بات کریں، اسے اپنے مستقبل کی امانت سمجھیں اور اس کے خوابوں کو اپنی فکری ترجیحات میں شامل کریں تو یقیناً یہ نسل نہ صرف اپنا مقدر سنوار سکتی ہے بلکہ ملت کا روشن مستقبل بھی تشکیل دے سکتی ہے۔ ہمیں اسے محض تعلیم نہیں، تربیت بھی دینی ہے؛ صرف روزگار نہیں، کردار کی عظمت بھی سکھانی ہے، صرف شکایت نہیں بلکہ قیادت کے لیے اسے آگے بھی بڑھانا ہوگا۔ وقت کا پہیہ کبھی کسی کے لیے نہیں رُکتا، یہ بے رحم بھی ہے اور بے نیاز بھی۔ اگر ہم نے آج کے نوجوان کو صرف ماضی کی فتوحات، عظمت کے قصے اور شکست خوردہ نوحوں میں الجھائے رکھا تو کل کا مورخ ہمیں صرف افسوس اور پشیمانی کے صفحات میں محفوظ کرے گا۔ نوجوان کو ماضی سے روشنی ضرور چاہیے، مگر راستہ حال سے نکلتا ہے اور مستقبل کی طرف جاتا ہے۔ اگر ہم نے آج اسے سمجھا اس کی صلاحیت پر بھروسہ کیا، اسے مواقع، محبت اور رہنمائی دی تو یہی نوجوان آنے والے کل میں ہندوستانی مسلمانوں کی شناخت کا وہ تابناک باب رقم کرے گا جہاں علم و عمل کی روشنی ہوگی، کردار کی پختگی ہوگی اور قیادت کا ایسا اُفق ابھرے گا جو ظلمتوں کو شکست دے گا۔ ☆☆☆

رابطہ: 9572908382

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

افسر کا فن: کلاسیکی شعریات کا جدید ترجمان

ڈاکٹر طارق قمر

گزشتہ تین دہائیوں سے زاید عرصہ دھند میں لپٹی ہوئی طویل شام کی مانند ہے، ایک ایسی دھند جو ماضی و حال کے بیچ ایک نیم شفاف پردہ تان دیتی ہے، میں اس دھند آلود منظر نامے میں نظریں گڑائے ایک خاموش راوی کی طرح کھڑا ہوا ماضی کی آتی جاتی پرچھائیوں کا مشاہدہ و محاسبہ کر رہا ہوں جب کبھی وقت کے پردے پر پڑی یہ دھند ذرا چھٹتی ہے تو یادوں کے جھروکوں سے کچھ دھندلے منظر، کچھ تھکی ماندی یادیں، کچھ تیز و مدھم آوازیں، کچھ بنتے بگڑتے نقوش اور کچھ گم گشتہ چہرے حال کے آئینے پر اس طرح ابھرتے ڈوبتے ہیں گویا وقت کسی پرانی البم کے زرد پڑ چکے اوراق میں اچانک رنگ بھرنے لگا ہو، ان روشن لمحوں میں میرا شہرِ عزیز (سنبھل) ایک خواب کی مانند میرے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور پھر یہاں کے بہت سے گلی کوچے در و دیوار اور مکان و مکین سب اپنی اپنی کہانیاں سنانے لگتے ہیں۔۔۔ کچھ یادیں اتنی روشن ہیں کہ شمعِ روح کو جلا بخشتی ہیں، کچھ اتنی ضیاء بار ہیں کہ ذہن کو روشنی کا استعارہ بنا دیتی ہیں۔ اس عرصے میں محبتوں اور شفقتوں سے لبریز ایسے چہرے بھی ملے جنہوں نے زندگی کو گلزار بنا دیا، کچھ ایسے ہمدرد و چارہ ساز بھی میسر آئے جنہوں نے تعلق کے زخموں کو اس سلیقے سے مندمل کیا کہ شکایتوں کے نشان تک باقی نہ رہے، اور اسی کاروانِ حیات میں منافقت کے لبادوں میں ملبوس کچھ ایسے کوفہ مزاج دوست بھی ساتھ رہے جنہوں نے زندگی کو کربلا بنانے کی حتی الامکان کوشش کی اور پھر ان کے اپنے وجود ہی سوالیہ نشان بن کر رہ گئے۔۔۔ زندگی شاید کسی ایک رنگ کا نام نہیں، بلکہ ایک مکمل پینٹنگ ہے جس میں روشنی بھی ہے، تاریکی بھی،، تلخیاں بھی ہیں اور مٹھاس بھی سکھ دکھ اور دھوپ چھاؤں کی سرگوشیاں بھی ہیں، شور و ہنگامے بھی اور ان سب کے بیچ ایک ذہین اور پروقار خاموشی بھی کمال یہ ہے کہ یہی چپ، یہی خاموشی زندگی کی سب سے بلند آواز ہے کیونکہ تاریخ اس خاموشی کی گواہی کو محفوظ کر لیتی ہے۔

دھند چھٹ رہی ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ منظر نامہ کتنی تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے، ہمارے اثاثے نذرِ سیلاب ہوتے جا رہے ہیں، ہمارے لفظ ہمارے خواب اور ہمارے خوابوں کے محافظ نقش بر آب ہوتے جا رہے ہیں۔ یقین و گمان کے ان دھندلکوں اور اندھیروں کے درمیان جگنوؤں کی طرح چمکنے والی امیدیں اور آرزوئیں جینے کا حوصلہ فراہم کرتی ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ انہی حسد سے مسخ ہوتے چہروں، بے صلاحیت عیاروں، کم نسب مکاروں، دھندلے کرداروں، مکر آلود نگاہوں اور ماند پڑتے ضمیروں کی بھیڑ میں ابھی کچھ قندیلیں، نور کے چند مینارے اور کچھ روشن چراغ موجود ہیں جو اپنی درخشندگی، فکری روشنی، بصیرت اور کردار سے اس شہر کی فضا کو نہ صرف منور کئے ہوئے ہیں، بلکہ اسکی سماجی و ادبی زندگی کے ضامن بھی ہیں، اس نورانی کہکشاں میں چچا محترم جناب سید حسین افسر صاحب کی شخصیت ایک روشن ستون کی طرح ایستادہ دکھائی دیتی ہے، وہ روشنی کے ایک ایسے مینار کی طرح ہیں جس کے اجالے میں سنبھل کے ادبی خد و خال بہت صاف اور نمایاں نظر آتے ہیں۔ ان کی ذات خلوص کی لو سے روشن اس چراغ کی مانند ہے جس کے رخ پر باطن کی پاکیزگی، ضمیر کی چمک اور کردار کی آب و تاب صاف طور پر دیکھی جا سکتی ہے، یہ اس چراغ کی طرح ہیں جس کی روشنی جمالِ فن سے ہم آہنگ ہو کر اردو زبان و ادب کی تہذیبی شائستگی اور ثقافتی نزاکت و لطافت کی آئینہ دار ہو جاتی ہے، یہ چراغ نہ صرف خود جلتا ہے، بلکہ دوسروں کو بھی جلنے، روشنی بانٹنے، اور اندھیروں سے نبرد آزما ہونے کا سلیقہ اور حوصلہ عطا کرتا ہے، حسین افسر صاحب شہر کے ادبی رشتوں کو جس خلوص و محبت، شعور و فکر کی گہرائی اور ظرف کے ساتھ نبھاتے ہیں اس کی کوئی دوسری نظیر نہیں، مطلعِ ادب صاف ہو رہا ہے اور میں سید حسین افسر صاحب کو دیکھ کر سوچ رہا ہوں کہ کس مٹی کے بنے ہوتے ہیں یہ لوگ جو انسانیت کی اعلیٰ و ارفع قدروں کے امین ہوتے ہیں، وقت کے بے ہنگم شور، طنز و تمسخر، طعن و تشنیع، غیبت و الزام اور تحقیر و تضحیک کے اندھیروں میں بھی شائستگی، خاموشی، صبر و ضبط اور درگزر کے چراغ روشن کئے رہتے ہیں، اپنے سے کم علم، کم عمر، کم حیثیت، اور بعض اوقات کم ظرف لوگوں کی نشستوں اور تقریبات میں شریک ہو کر ان کے اعزاز و ایوارڈ پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں، یہ لوگ محض ادبی محافل و مجالس کی زینت نہیں ہوتے بلکہ دل کی مسند اور تہذیبی شعور کے امین بنتے ہیں، محفلوں میں صبر و سکون کے پیکر نظر آتے ہیں اور اپنی تنہائی میں بھی خدا سے شکوے کرنے کے بجائے اس کے حضور صبر و شکر کے سجدے ادا کر کے آدمی و انسان کے فرق کو واضح کرتے رہتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جب روحِ باطن کی خلوتوں میں نُور آشنا ہوتی ہے، تو پیرایۂ اظہار میں ایک لطافت، ایک تقدیس در آتی ہے۔ ایسے میں الفاظ محض صوتی اجزاء نہیں رہتے، بلکہ وہ ایک باطنی روشنی کے حامل اور سفیر بن جاتے ہیں۔ گفتگو میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے، اور لہجہ صداقت کے رنگوں سے جگمگانے لگتا ہے۔

غزل ہو یا نظم، نعت و سلام ہوں یا منقبت و قطعات جناب حسین افسر کی تخلیقات میں ایک ایسی وحدتِ جمال پنہاں ہے جو محض لفظوں کا ترتیب شدہ سلسلہ نہیں بلکہ ایک روحانی ہم آہنگی کا مظہر ہے۔ ان کی شاعری روایتی اقدار کی امین و پاسدار ہوتے ہوئے بھی جدید ہواؤں سے ہمکلام ہوتی ہے۔ وہ سوز و کرب، عقل و عشق، ادراک و عرفان اور فن و وجدان کو اس ندرت سے یکجا کرتے ہیں کہ ان کی تخلیق ایک ایسا عارفانہ تجربہ بن جاتی ہے جسے صرف پڑھا ہی نہیں جاتا محسوس بھی کیا جاتا ہے؛ یہ تجربہ صرف ذہن کو ہی نہیں، روح کو بھی روشن کرتا ہے۔ یہی شعری رجحانات، لفظیاتی نظام اور معنوی توازن ان کے یہاں ایک ایسی شاعرانہ کائنات تخلیق کرتا ہے جس میں لفظ محض اظہار کا وسیلہ نہیں، مشعلِ راہ بن جاتا ہے۔ حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں ان کا قلم جس تقدیس سے ہمکنار ہوتا ہے، وہ ان کے باطن کی پاکیزگی کا مظہر ہے۔ جب وہ منقبت اور سلام کہتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے جیسے الفاظ کسی مقدس جذبے کے وفور میں آنسوؤں سے غسل کر کے قرطاس پر اتر رہے ہوں۔ ان کے یہاں حمد محض رب کی مدح سرائی نہیں بلکہ اُس قربِ الٰہی کی ایک خاموش التجا ہے جو صوفیوں کے قلوب میں تڑپ بن کر جاگزیں ہوتی ہے۔

ہر نفس زندہ ہے بارانِ کرم سے تیرے
جز ترے کوئی نہیں ہے تری مخلوق کا رب
سب ہی محتاجِ کرم ہیں ترے اے ربِّ کریم
سب ہی منگتے ہیں ترے در کے عجم ہوں کہ عرب

نعتیہ تخلیق میں ان کا اسلوب عقیدت و عشق کا ایسا والہانہ امتزاج ہے، جس میں نہ مبالغہ ہے، نہ فنی نمائش بلکہ ایک سادہ، پُر اثر، اور عارفانہ لہجہ جو دل پر براہِ راست اثر کرتا ہے، لفظیاتی تقدیس انہیں لسانی تہذیب کا حوالہ بناتی ہے اور ان کا عارفانہ لہجہ انہیں تہذیبِ علم و فن اور معرفت وجدان کے استعارے کی شکل میں سامنے لاتا ہے۔۔۔۔

نعت گوئی کی بڑی آسان سی تدبیر ہے
پڑھ دیا قرآں محمد کا قصیدہ ہوگیا
عرش کی تعریف بس یہ ہے ازل سے عرش تھا
ان کے قدموں کو چھوا عرشِ معلّیٰ ہوگیا
کیسا امّی تھا کہ جس سے بھیک لیتے ہیں علوم
کیسا بے سایہ تھا دو عالم کا سایہ ہوگیا
اس رسالت کی گواہی جب سے شامل ہوگئی
کلمۂ توحید تیرا سر بھی اونچا ہوگیا

سید حسین افسر سنبھلی کا جمال و کمال صرف مذہبی شاعری تک ہی محدود نہیں ہے۔ اُن کی غزل اور نظم بھی معنویت کی انہی گہرائیوں اور غاروں سے نکلی ہوئی پُرکیف و پُراثر آوازوں کی طرح ہیں جن کے سحر اور بازگشت سے بچنا محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ غزل کا وہ آتشیں الاؤ، وہ شعلہ جو میر سے غالب، غالب سے داغ، داغ سے باغ و اشک اور غفور و معجز سے عقیل و نسیم تک فنِ خرمن میں مسلسل دہکتا اور لپکتا رہا، حسین افسر کے یہاں بھی اپنی پوری تاب و توانائی کے ساتھ روشن ہے۔۔۔

یہی خیال تو اب باعثِ اذیّت ہے
بجز خیال مرا کوئی ہم خیال نہیں

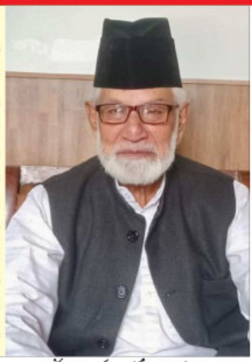

سید حسین افسر سنبھلی کا جمال و کمال صرف مذہبی شاعری تک ہی محدود نہیں ہے۔ اُن کی غزل اور نظم بھی معنویت کی انہی گہرائیوں اور غاروں سے نکلی ہوئی پُرکیف و پُراثر آوازوں کی طرح ہیں جن کے سحر اور بازگشت سے بچنا محال ہی نہیں بلکہ نا ممکن ہے۔ غزل کا وہ آتشیں الاؤ، وہ شعلہ جو میر سے غالب، غالب سے داغ، داغ سے باغ و اشک اور غفور و معجز سے عقیل و نسیم تک فنِ خرمن میں مسلسل دہکتا اور لپکتا رہا، حسین افسر کے یہاں بھی اپنی پوری تاب و توانائی کے ساتھ روشن ہے۔

یاد کیوں آئے یہ تو یاد نہیں
تم مگر یاد بار بار آئے
جنوں کے ہاتھ سے اب منصبِ جنوں بھی گیا
خرد کے ہاتھ میں پتھر ہے کیا کیا جائے
ایک احساس رقص کرتا ہے
کارواں ہے نہ اب غبار میاں

انہوں نے زبانِ داغ کی اس شعلگی کو نہ صرف فروزاں رکھا بلکہ اپنی غزلوں کو اس کی آنچ سے ساز و سوز، تاثیر اور تہذیب بھی عطا کی ہے۔ ان کی شاعری فرد، معاشرے اور زمانے کے باہم ربط کو اس سلیقے اور فنی شعور کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ روایت محض ماضی پرستی نہیں رہتی بلکہ ایک شعوری تخلیقی عمل بن جاتی ہے جو وقت کے ساتھ نئی جہتیں اور نئی معنویت اجاگر کرتا ہے۔ اگرچہ ان کی غزلیں کلاسیکی سانچوں میں ڈھلی ہوئی محسوس ہوتی ہیں، مگر ان میں فکری گہرائی، جذبے کی شائستگی اور طرزِ احساس کی لطافت ایسی ہے جو انہیں محض روایت کی تقلید بننے سے بچاتی ہے، اور انہیں ایک منفرد صوت اور اسلوب عطا کرتی وہ میر کی سادگی، غالب کی فکری گہرائی، داغ کی لطافت، اقبال کی خودی اور جگر کی وارفتگی سے آگاہ اور متاثر ضرور ہیں، مگر ان سب کے باوجود ان کی غزل کا ایک الگ آہنگ ہے ہی ایک ایسی فضا ہے جس میں قاری کو ماضی کی خوشبو بھی ملتی ہے اور حال کی تپش کا احساس بھی ہوتا ہے۔

گھبرا گئے تھے دیکھ کے تم جس کو دفعتاً
دستِ دعا تھا وہ کوئی دستِ طلب نہ تھا
اب تو اہلِ دانش بھی زیست کے مسائل پر
سوچتے بہت کم ہیں بولتے زیادہ ہیں
زندگی تو بھی نہیں آخری منزل میری
اک سفر اور ہے اس تیرے سفر سے آگے

انہوں نے اپنی غزلوں میں رومان و روحانیت کو اس طرح باہم آمیز کیا ہے کہ دونوں کیفیتوں اور جذبوں کو الگ کرنا مشکل نظر آتا ہے ان کا محبوب کبھی سراپا جمال ہے تو کبھی آئینہ حق پر منعکس ہونے والی وہ تجلی ہے جو موسیٰ کو بے خود و بے ہوش کر دیتی ہے، ان کے یہاں ہجر صرف وصال کی ضد نہیں بلکہ ایک ایسی کیفیت ہے جو سرزمینِ دل پر معرفت کے سبزے اگاتی ہے۔ ان کی غزل میں سکوتِ خلوت تجلّی فنا اور وصال جیسے مضامین شعوری طور پر نہیں بلکہ جذب کی کیفیت میں وارد ہوتے ہیں اسی لئے ان کی غزل درد کی لذتوں میں مسکراتی اور عرفان کی روشنی میں نہاتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

اک معمّہ اک پہیلی زندگی
مرحلے سو اور اکیلی زندگی
کیا سفر کیا راستہ کچھ بھی نہیں
عزم ہو تو فاصلہ کچھ بھی نہیں
قہقہوں کو سنبھال کر رکھئے
کام آئیں گے غم چھپانے میں
کون کیا کہہ رہا ہے میرے لئے
اب یہ احساس بھی نہیں ہوتا
آئینہ اپنے رو بہ رو رکھ کے
ہم نے خود سے بھی گفتگو کی ہے

فراقِ محبوب کی اذیّت ہو یا وصل کے لمحوں کی لذت ہی یہ سب کچھ عرفانِ ذات اور اشتیاقِ حق کی کیفیتوں سے لبریز ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ وہ درد جو جناب حسین افسر کی شاعری میں بہتا ہے، اُس کا منبع دل کا زخم نہیں بلکہ روح کی پیاس ہے۔ یہی تو وہ پیاس ہے جو اُن کے اشعار کو عام عشقیہ شاعری سے بلند کر کے ایک متصوفانہ تجربہ بنا کر اپنے قاری کو حال و دھمال کی مختلف کیفیتوں سے آشنا و ہمکنار کرتی ہے۔ ان کی نظموں سے گزرتے ہوئے بھی ہمارے ذہن و ادراک پر ایک نیا جہانِ معنی وا ہوتا ہے جو ہمیں یہ احساس کراتا ہے کہ بھرپور غزل کہنے والے شاعر کے لئے نظم کی تخلیق صرف اسلوب کی تبدیلی نہیں بلکہ شعور کی ایک ارتقائی منزل طے کرنے والی وہ تحریک ہے جس نے انسان کے داخلی کرب، فکری انتشار، وجودی الجھنوں اور سماجی بے ترتیبی کو اظہار کا مرکزی محور بنا لیا ہے۔ غزلوں کی طرح ان کی نظموں میں بھی داخلی تڑپ، جذبوں کی صداقت خیال کی ندرت اور احساس کی شدت موجود ہے۔ موضوعات کی سطح پر جدید شعور اور اظہار کی سطح پر روایت کا وقار اُن کی نظموں میں بھی جھلکتا ہے۔ ایک نظم نگار کی حیثیت سے وہ اپنے قاری و سامع کو کوئی معنی دینے کے بجائے ایسا تجربہ فراہم کرتے ہیں جو قاری و سامع کو اپنی سطح پر معنویت کی تشکیل پر مجبور کرتا ہے یہ خصوصیت انہیں صرف ایک نظم نگار نہیں بلکہ نظم کا فکری معمار بناتی ہے۔۔۔ مشہور نظم یومِ تعلیم سے ماخوذ یہ بند ملاحظہ فرمائیے۔۔۔

جس نے سدا بلند کیا علم کا وقار
ملّت کو جس کے قول ورم پہ تھا اعتبار
احباب کا محب تھا پڑوسی کا جاں نثار
دراصل جو تھا اپنے پرائے کا غم گسار
وہ عظمتوں کا پیکرِ اعلیٰ نہیں رہا
ہم سب میں جو تھا بہتر و یکتا نہیں رہا

سید حسین افسر کی شاعری کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ یہ شاعری قاری کو صرف فکری مسرت یا لسانی چاشنی ہی عطا نہیں کرتی، بلکہ اُسے اپنے اندر جھانکنے پر مجبور کرتی ہے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جو کسی شاعر کو عام فنکار نہیں بلکہ عارفِ سخن بناتی ہے۔ ان کی شاعری میں جو وجدانی کیفیت ہے، جو سکوت میں بھی صدا کی صورت چھپی ہوئی ہے، وہ ہمیں بتاتی ہے کہ حسین افسر کا لفظ روح کی زبان بولتا ہے۔۔۔ ان کی شاعری اس نکتہ کو اجاگر کرتی ہے کہ بڑا ادب محض الفاظ کا تانا بانا نہیں، بلکہ وہ صدائے باطن ہے جو انسانی وجود کے نہاں خانوں سے ابھرتی ہے۔ ان کی نظمیں اور غزلیں اس باطنی صدا کی ترجمان ہیں، جو فرد کے داخلی تجربے کو ایسے صوتی پیکر میں ڈھالتی ہے جو شخصی ہونے کے باوجود بھی آفاقی ہوتا ہے۔ دورانِ تخلیق وہ کسی اجتماعی صداقت کی تلاش میں اپنے وجود سے باہر نکلتے ہوئے محسوس نہیں ہوتے، بلکہ وہ اپنی ذات کی تہہ در تہہ گہرائیوں میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ حسین افسر کا یہ استغراق یہ تنہاپسندی ایک معمولی گوشہ گیری نہیں بلکہ ایک فکری خلوت ہے ہی ایسی خلوت جو خارجی شور کو نہ صرف سن سکتی ہے، بلکہ اسے جذب کر کے ایک نئی معنویت میں ڈھال دیتی ہے۔ یہ وہ تنہائی ہے جو سطحی ہنگاموں سے محفوظ رہ کر بھی ان سے غافل نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنی خاموشی میں سماجی شعور کی دھڑکن کو سننے کی قوت رکھتی ہے۔ سید حسین افسر کی شاعری اس باطنی ارتعاش کی آئینہ دار ہے جو خارجی مظاہر سے نہیں، بلکہ انسانی نفس کی گہرائیوں سے ابھرتا ہے۔ ان کی شاعری اس درویشی اسلوب سے مشابہ ہے جس میں ایک مجذوب، خلوت نشین ہو کر اپنے زخموں کو کریدتا ہے ہی مگر یہ کرید محض شخصی کرب کا اظہار نہیں، بلکہ سماج کے زخموں کی تفہیم اور ان کے مداوے کی ایک خاموش کوشش ہوتی ہے۔ یہی وہ لطیف روحانی تناظر ہے جو ان کی شاعری کو محض سخنکاری نہیں، بلکہ ایک فکری ریاضت بنا دیتا ہے۔۔۔

کیا ہُوا بیٹھے بٹھائے ضبطِ غم کے باوجود
آنکھ کے کاجل کو کس کی یاد نے پھیلا دیا
کرتا میں جس کو دیکھ کے خود اپنا احتساب
میری نظر میں ایسا کوئی آئینہ نہ تھا
خود شناسی کی تمنا اور پاتی ہے فروغ
میرے منہ پر جب کبھی مجھ کو بُرا کہتے ہیں لوگ

حسین افسر سنبھلی کا شعر روحانی قرطاس پر ہجر کا تڑپتا ہوا آنسو اور ان کی نظم ایک فکری مراقبہ ہے، اسی لیے انکی شخصیت ہمہ جہت جمال کا پیکر ہے ہی بزرگوں کے لئے احترام، دوستوں کے لیے خلوص، اور چھوٹوں کے لیے محبت و حوصلہ افزائی کے صادق جذبے رکھنے والے ایسے لوگ اب نایاب ہیں۔۔۔ وہ تبریکِ الٰہی ہیں، گھنے درختوں کے مہربان و شفیق سائبان کی طرح ہیں، خدا کرے کہ ہمارے سروں پر اس سائے کا تسلسل قائم رہے اور ہمارے شہرِ عزیز سنبھل کی تہذیبی شناخت، اس کا فکری مزاج، اور اس کا تخلیقی مکالمہ ان کی شکل میں سلامت و زندہ رہے۔۔

✿✿✿✿

شبلی نعمانی کی نظر میں وقف کا تمدنی و معاشی کردار

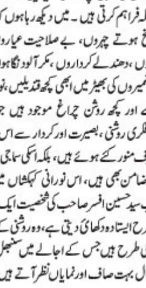

ڈاکٹر محی الدین آزاد فراہی

وقف اسلامی نظامِ معاشرت کا ایک بنیادی ستون ہے، جو صدیوں سے مسلم امت کے سماجی، تعلیمی، اور معاشی استحکام کی ضمانت دیتا رہا ہے۔ یہ نہ صرف ایک خیراتی عمل ہے بلکہ ایک تہذیبی و معاشی ڈھانچہ ہے جو عدل، احسان، اور بقائے باہمی کے اسلامی اصولوں کو عملی شکل دیتا ہے۔ علامہ شبلی نعمانی (19141857)، برصغیر کے ممتاز عالم، مورخ، اور مصلح، نے وقف کی اس عظیم صلاحیت کو گہرائی سے سمجھا اور اسے مسلم معاشرے کے احیاء کے لیے ایک کلیدی آلہ قرار دیا۔ ان کا نظریہ روایت کی گہرائی اور جدیدیت کے تقاضوں کا امتزاج تھا، جو دینی اقدار کی پاسداری کے ساتھ سماجی و معاشی ترقی کا نقشہ پیش کرتا تھا۔

شبلی نے وقف کو ایک جامد مذہبی رسم کے بجائے ایک متحرک، مستقبل ساز ادارے کے طور پر دیکھا، جو نوآبادیاتی غلامی، فکری زوال، اور معاشی پسماندگی سے نجات دلا سکتا تھا۔ ان کی تحریر ٭رسالہ وقف علی الاولاد، حیاتِ شبلی٭ اور دیگر آثار اس وژن کی گہری عکاسی کرتے ہیں۔ یہ مضمون شبلی کے نظریہ وقف کا جائزہ پیش کرتا ہے، جو ان کی تحریروں، خصوصاً ٭مسئلہ وقف علی الاولاد٭، اور سید سلیمان ندوی کی کتاب ٭حیاتِ شبلی٭ کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ مضمون وقف کے تعلیمی، سماجی، اور معاشی کردار کو بیان کرتا ہے اور اس کی معاصر اہمیت و عالمی مطابقت کو واضح کرتا ہے۔

تاریخی تناظر: بحران کا دور اور شبلی کا عروج

شبلی نعمانی ایک ایسے دور میں ابھرے جب مسلم معاشرہ گہرے بحران سے دوچار تھا۔ مغلیہ سلطنت کے زوال اور برطانوی راج کے غلبے نے مسلم معاشرے کی معاشی، فکری، اور سماجی بنیادیں ہلا دی تھیں۔ برطانوی پالیسیوں نے وقف جائیدادوں کو "اصلاحات" کے نام پر ضبط کیا، جس سے مساجد، مدارس، اور خیراتی اداروں کی مالی خودمختاری شدید متاثر ہوئی۔ مغربی تعلیم اور سیکولر نظریات نے روایتی اسلامی علوم اور مسلم شناخت کو چیلنج کیا۔

شبلی، جنہوں نے دینی علوم کے ساتھ مغربی فکر کی گہری سمجھ حاصل کی تھی، اس بحران کو ایک موقع کے طور پر دیکھتے تھے۔ انہوں نے روایت اور جدت کے درمیان توازن کی ضرورت پر زور دیا۔ سرسید احمد خان کے علی گڑھ تحریک سے وابستگی اور ندوۃ العلماء کے قیام میں ان کا کردار اسی مقصد کی طرف ایک قدم تھا۔ شبلی کے نزدیک، وقف ایک ایسی قوت تھی جو ماضی کے تہذیبی ورثے کو محفوظ رکھنے کے ساتھ مستقبل کے خودکفیل مسلم معاشرے کی بنیاد رکھ سکتی تھی۔

تعلیمی احیاء: وقف کی فکری قوت

شبلی نے تعلیم کو معاشرتی ترقی کا سنگِ بنیاد سمجھا اور وقف کو تعلیمی اداروں کے مالی استحکام اور فکری آزادی کا ذریعہ قرار دیا۔ ان کا تعلیمی وژن دو اہم اصولوں پر مبنی تھا:

1. روایتی مدارس کی جدید کاری

شبلی نے روایتی مدارس کے فرسودہ نصاب اور غیر مستحکم مالی ڈھانچے کو مسلم معاشرے کی پسماندگی کی بڑی وجہ قرار دیا۔ انہوں نے وقف کو اس زوال سے نجات کا ذریعہ بنایا۔ ٭حیاتِ شبلی٭ میں سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ شبلی "مدارس کو مالی خودمختاری اور جدید علوم سے آراستہ کرنے کے لیے وقف کے کردار کو کلیدی سمجھتے تھے۔"

– ٭انفراسٹرکچر کی تعمیر٭: شبلی نے تجویز کیا کہ وقف سے کتب خانوں، سائنسی لیبارٹریوں، اور طلبہ کے ہاسٹلوں کی تعمیر ممکن ہے۔ ندوۃ العلماء اس وژن کی زندہ مثال تھی، جہاں دینی علوم کے ساتھ انگریزی، سائنس، اور ریاضی کو نصاب کا حصہ بنایا گیا۔ یہ ادارہ وقف کی آمدنی سے چلتا تھا، جو اسے مالی خودمختاری بخشتا تھا۔

– ٭فکری آزادی٭: وقف سے حاصل آمدنی نے تعلیمی اداروں کو بیرونی مداخلت سے آزاد رکھا، جو شبلی کے نزدیک فکری آزادی اور دینی تشخص کے لیے ناگزیر تھا۔

2. تنقیدی فکر کا فروغ

شبلی نے حفظ پر مبنی تعلیم کے مقابلے میں تنقیدی اور تحقیقی علوم کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کا جریدہ ٭رسالۂ ندوہ٭، جو وقف کی مالی اعانت سے چلتا تھا، علما کو تاریخ، فلسفہ، اور جدید علوم سے روشناس کراتا تھا۔ یہ جریدہ فکری بیداری کا ایک اہم پلیٹ فارم بنا۔ شبلی کا استدلال تھا کہ وقف سے چلنے والے ایسے پلیٹ فارم مسلم امت کی فکری ترقی کے لیے ناگزیر ہیں۔

سماجی بہبود: وقف اور اسلامی فلاحی نظام

شبلی کا نظریہ وقف اسلامی فلاحی ریاست کے تصور سے گہرا متاثر تھا، جو ریاستِ مدینہ میں خیراتی عطیات کے ذریعے غریبوں، یتیموں، اور عوامی سہولیات کی کفالت کرتی تھی۔ انہوں نے وقف کو ایک سماجی ڈھانچہ قرار دیا جو عدل و احسان کے اسلامی اصولوں کو عملی شکل دیتا تھا۔ ان کی تحریر ٭وقف علی الاولاد٭ میں وہ لکھتے ہیں:

("وقف ایک ایسی شرعی تدبیر ہے جو نہ صرف خاندان کی معاشی حفاظت کرتی ہے بلکہ معاشرے کی فلاح و بہبود کو مستقل بنیادوں پر یقینی بناتی ہے۔")

ان کے اس وژن کے اہم پہلو یہ ہیں:

1. غربت کا خاتمہ

شبلی نے غربت کو مسلم معاشرے کی سب سے بڑی کمزوری قرار دیا اور وقف کو اس کے خاتمے کا موثر ذریعہ سمجھا۔ انہوں نے زکات اور وقف کے امتزاج سے ایک جامع فلاحی نظام کی تجویز دی۔ حیدرآباد اور لکھنؤ کے وقف سے چلنے والے ہسپتال، یتیم خانے، اور لنگر خانوں نے اس کی عملی مثال پیش کی۔ شبلی نے وقف کی آمدنی سے بے سود قرضوں (قرضِ حسنہ) کی فراہمی کی وکالت کی، جو کسانوں اور ہنرمندوں کو خودکفیل بناتا تھا۔ یہ نظریہ بعد میں جدید اسلامی بینکنگ کا اہم اصول بنا۔

2. خواتین کی ترقی

شبلی نے مردسالار سماجی نظام کو غیر اسلامی رجحان قرار دیا اور خواتین کی تعلیم و ترقی کے لیے وقف کے استعمال کی حمایت کی۔ ٭حیاتِ شبلی٭ کے مطابق، ان کا موقف تھا کہ "خواتین کی تعلیمی و معاشی خودمختاری کے بغیر مسلم معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔" علی گڑھ اور لکھنؤ میں وقف سے قائم لڑکیوں کے اسکول اور وظائف اس وژن کی عملی تعبیر تھے۔

3. عوامی سہولیات کی فراہمی

شبلی نے وقف کو پانی کے کنوؤں، مسافر خانوں، اور مساجد کی تعمیر کا ذریعہ قرار دیا۔ انہوں نے عثمانی اور مغلیہ دور کے وقف پر مبنی پل اور بازاروں کی مثالیں دیں، جو سماجی ہم آہنگی اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دیتے تھے۔ ان کا استدلال تھا کہ یہ سہولیات اسلامی معاشرے کی تہذیبی عظمت کی عکاسی کرتی ہیں۔

معاشی خودکفالت: وقف کا معاشی کردار

شبلی نے وقف کو معاشی ترقی کا پائیدار ذریعہ قرار دیا، جو مسلم معاشرے کو نوآبادیاتی استحصال سے نجات دلا سکتا تھا۔ ان کے معاشی وژن کے کلیدی پہلو یہ ہیں:

٭1. پائیدار آمدنی کے ذرائع٭

شبلی نے وقفِ خیری اور وقفِ اہلی دونوں کی حمایت کی، لیکن ان کا زور تجارتی وقف پر تھا۔ ٭مسئلہ وقف علی الاولاد٭ میں وہ لکھتے ہیں: "وقف کی آمدنی سے نہ صرف خاندان بلکہ پورا معاشرہ مستفید ہو سکتا ہے، بشرطیکہ اسے مستقل اور پیداواری ذرائع سے منسلک کیا جائے۔" وقف جائیدادیں ہی جیسے دکانیں، بازار، اور زرعی زمینیں ہی کرائے اور پیداوار سے آمدنی پیدا کرتی تھیں۔ دہلی کا قیصریہ بازار اس کی نمایاں مثال ہے۔

2. نوآبادیاتی استحصال کے خلاف مزاحمت

برطانوی راج نے وقف جائیدادوں کو ضبط کر کے مسلم معاشرے کی معاشی کمر توڑ دی تھی۔ شبلی نے علما کو وقف کی دستاویزات جمع کرنے اور ان کا قانونی دفاع کرنے کی ترغیب دی۔ ٭حیاتِ شبلی٭ کے مطابق، ان کا استدلال تھا کہ "وقف کی حفاظت ایک دینی فریضہ ہے جو نوآبادیاتی استحصال کے خلاف مزاحمت کی ایک شکل ہے۔" ان کی یہ تجویز بعد میں وقف بورڈز کے قیام کی بنیاد بنی۔

چیلنجز: قدامت پسندی اور انتظامی مسائل

شبلی کے نظریات کو قدامت پسند علما کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، جو وقف کی جدید کاری کو مغرب زدگی سمجھتے تھے۔ ٭حیاتِ شبلی٭ میں ذکر ہے کہ شبلی نے ان تنقیدوں کا مقابلہ فکری دلیل اور عملی اصلاحات سے کیا۔ آزادی کے بعد، ہندوستان اور پاکستان میں وقف کے انتظامی مسائل ہی بدعنوانی، ناقص ریکارڈ کیپنگ، اور قانونی تنازعات ہی نے ان کے وژن کو چیلنج کیا۔ تاہم، ان کے خیالات نے جدید اسلامی بینکنگ اور اصلاحی تحریکات کو متاثر کیا۔

عالمی مطابقت: وقف کا عالمگیر وژن

شبلی کا نظریہ وقف آج کے عالمی تناظر میں بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ جدید اسلامی مالیاتی نظام، جس کی مالیت 2024 تک 4 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے، وقف کو پائیدار ترقیاتی ماڈل کے طور پر دیکھتا ہے۔ ملائیشیا، ترکی، اور خلیجی ممالک میں وقف پر مبنی یونیورسٹیاں اور ہسپتال شبلی کے وژن کی عملی مثالیں ہیں۔ اسلامی ترقیاتی بینک جیسے عالمی ادارے وقف کو پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

معاصر چیلنجز اور مستقبل کی راہ

ہندوستان میں 8 لاکھ سے زائد وقف جائیدادیں ہیں، لیکن بدعنوانی اور ناقص انتظام ان کی صلاحیت کو محدود کر رہے ہیں۔ شبلی کے وژن کو زندہ کرنے کے لیے ڈیجیٹلائزیشن، قانونی اصلاحات، اور عوامی بیداری ضروری ہے۔ ان کا استدلال کہ وقف کی حفاظت اور موثر استعمال مسلم معاشرے کی ترقی کے لیے ناگزیر ہے، آج بھی درست ہے۔

نتیجہ: ایک تہذیبی دعوت

شبلی نعمانی کا نظریہ وقف ایک منطقی اور انقلابی وژن تھا، جو اسلامی اقدار کو جدید اصلاحات سے جوڑتا تھا۔ انہوں نے وقف کو تعلیم، سماجی بہبود، اور معاشی خودکفالت کا ذریعہ بنا کر ایک باوقار مسلم معاشرے کی بنیاد رکھی۔ ٭مسئلہ وقف علی الاولاد٭ اور ٭حیاتِ شبلی٭ کی روشنی میں ان کا وژن آج بھی غربت، تعلیمی تفاوت، اور معاشی عدم مساوات کے حل کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ شبلی کا وقف پر مبنی تہذیبی وژن ایک روشن مینار ہے، جو ہمیں عدل، احسان، اور بقائے باہمی کے اصولوں پر مبنی ایک بہتر مستقبل کی طرف بلاتا ہے۔

□□

منی پور میں میانمار تنظیم سمیت آٹھ عسکریت پسند گرفتار

امپھال۔ (یو این آئی) منی پور میں پولس اور سکیورٹی فورسز نے گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران مختلف کارروائیوں میں مورہ (ہندوستان) اور میانمار میں قائم چن کوکی نیشنل ڈیفنس فورس (سی کے این ڈی ایف) کے ایک کیڈر سمیت آٹھ عسکریت پسندوں کو گرفتار کیا ہے۔اس کی شناخت ضلع چوراچند پور میں ٹونگل وینگ کے باشندے تھونگھوتو تھانگ کے طور پر ہوئی ہے، جو چوراچند پور کے چاند پور تھانے کے تحت ٹوئبونگ کا باشندہ ہے۔وہ مسلح شورش کے لیے نوجوانوں کی بھرتی اور سی کے این ڈی ایف گروپ کے لیے سرحد پار اسلحہ اور کیڈر کی منتقلی میں ملوث ہے۔ وہ سی کے این ڈی ایف کے نام پر عوام سے پیسے بٹورنے میں بھی ملوث ہے۔اس کے علاوہ پولیس نے دو عسکریت پسندوں کو مشرقی امپھال ضلع کے لامائی تھانہ علاقے سے اور دوسرے جنگجو کو پورمپت تھانہ علاقے سے گرفتار کیا ہے۔پولیس نے مختلف علاقوں سے چار عسکریت پسندوں کو گرفتار کیا ہے۔ یہ گرفتاریاں کچنگ، تھوبل، بشنوپور اور مغربی امپھال اضلاع سے کی گئیں۔

ہندوستان کی مخالفت کرنے والے ممالک کی معیشت کو مضبوط نہ کریں

قوم کی سلامتی میں مدد کرنا ہر شخص کا حق ہے، ہر فرد، کاروبار، تجارت اور صنعت میں خاص طور پر سیکورٹی کے مسائل میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے: دھنکھڑ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ نے لوگوں سے کہا کہ وہ ان ممالک کا سفر کرنے اور ان سے سامان درآمد کرنے سے گریز کریں جو بحران کے وقت ہندوستان کے خلاف کھڑے رہے اور ہندوستان کے مفادات کے خلاف کام کررہے ہیں۔مسٹر دھنکھڑ نے ہفتہ کو یہاں بھارت منڈپم میں جے پوریہ انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ کے سالانہ کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا،”کیا ہم ان ممالک کو مضبوط بنا سکتے ہیں جو ہمارے مفادات کے خلاف ہیں؟ وقت آگیا ہے جب ہم میں سے ہر ایک کو اقتصادی قوم پرستی کے بارے میں گہرائی سے سوچنا چاہئے۔ ہم ان ممالک کی معیشتوں کو بہتر بنانے کے لئے سفر یا درآمدات کے ذریعے خرچ نہیں کرسکتے جو بحران کے وقت ہمارے ملک کے خلاف ہوجاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ قوم کی سلامتی میں مدد کرنا ہر شخص کا حق ہے۔ ہر فرد تجارت، کاروبار، تجارت اور صنعت میں خاص طور پر سیکورٹی کے مسائل میں اہم

کردار ادا کرسکتا ہے۔انہوں نے کہا،”میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ ہمیں ہمیشہ ایک چیز کو ذہن میں رکھنا چاہیے اور وہ ہے قوم سب سے پہلے۔ ہر چیز پر گہری وابستگی، غیر متزلزل عزم، قوم پرستی کے تئیں لگن کی بنیاد پر غور کیا جانا چاہیے اور یہ ذہنیت ہمارے بچوں میں پہلے دن سے ہی پیدا کی جانی چاہیے۔نائب صدر نے آپریشن سندور کی تعریف کرتے ہوئے مسلح افواج کو مبارکباد دی اور اس آپریشن کو پہلگام

پروحشیانہ حملے کا مناسب جواب قرار دیا گیا۔

ہندوستان کی تہذیبی انفرادیت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دھنکھڑ نے کہا،”ہم ایک قوم کے طور پر منفرد ہیں، دنیا کی کوئی اور قوم 5000 سال پرانی تہذیبی روایات پر فخر نہیں کرسکتی۔ہمیں مشرق اور مغرب کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کی ضرورت ہے، اسے توڑنا نہیں ہے۔” ملک دشمن بیانیے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا

کہ ہم ملک دشمن بیانیے کو کیسے قبول یا نظر انداز کر سکتے ہیں؟ ہمارے ملک میں آنے والی غیر ملکی یونیورسٹیاں ایک ایسی چیز ہے جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے، اس پر گہری سوچ کی ضرورت ہے۔یہ ایسی چیز ہے جس کے بارے میں ہمیں بہت محتاط رہنا ہوگا۔مسٹر دھنکھڑ نے تعلیم اور تحقیق کے میدان میں بڑھتی ہوئی تجارت کاری کے خلاف خبردار کیا۔انہوں نے کہا کہ یہ ملک تعلیم کی کمرشلائزیشن کو برداشت نہیں کرسکتا، یہ بات ناقابل تردید ہے کہ ہماری تہذیب کے مطابق تعلیم اور صحت پیسہ کمانے کے شعبے نہیں ہیں، یہ معاشرے کو واپس دینے کے شعبے ہیں، ہمیں معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داری نبھانا ہے۔ صنعت سے تحقیق کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے کہا،”تعلیمی اداروں کو کارپوریٹس کی طرف سے مکمل طور پر فنڈز فراہم کیے جانے چاہئیں۔سی ایس آر فنڈز کو ترجیح دی جانی چاہیے کیونکہ تحقیق میں سرمایہ کاری بنیاد ہے۔

آرکیٹیکٹ بننا چاہتا تھا، مگر وکیل بن کر والد کا خواب پورا کیا: چیف جسٹس بی آر گوئی

نئی دہلی: چیف جسٹس آف انڈیا بی آر گوئی کے اعزاز میں ہفتے کے روز بار کونسل آف انڈیا کی جانب سے ایک پروقار تقریب منعقد کی گئی۔اپنے خطاب میں جسٹس گوئی نے 40 سالہ وکالت کے سفر پر روشنی ڈالتے ہوئے انکشاف کیا کہ وہ دراصل وکیل نہیں بننا چاہتے تھے بلکہ ان کا خواب معمار (آرکیٹیکٹ) بننے کا تھا۔تاہم، انہوں نے اپنے والد کی خواہش کی تکمیل کے لیے وکالت کا پیشہ اپنایا۔چیف جسٹس بی آر گوئی نے اپنے خطاب میں بار کونسل آف انڈیا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقریب ہندوستان میں موجود تنوع کی ایک خوبصورت جھلک ہے۔انہوں نے کہا،”ہمارا آئین ہمارے ملک کی علاقائی، جغرافیائی اور اقتصادی تنوع کے لیے نہایت موزوں ہے۔ جب میں اپنے چالیس سالہ قانونی سفر پر نظر ڈالتا ہوں، تو پاتا ہوں کہ میں اپنی مرضی سے وکیل نہیں بنا۔میں دراصل آرکیٹیکٹ بننا چاہتا تھا۔”

انہوں نے مزید کہا،”اگرچہ میں وکیل بنا، لیکن آج بھی اپنے اس جذبے سے جڑا ہوا ہوں۔میں بمبئی ہائی کورٹ کی انفراسٹرکچر کمیٹی کا چیئرمین بھی رہا ہوں، جو میری تعمیراتی دلچسپی سے جڑا کام ہے۔”چیف جسٹس گوئی نے اپنے والد کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے والد نے بابا صاحب ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے سماجی انقلاب کے مشن میں سرگرم حصہ لیا۔وہ بھی وکیل بننا چاہتے تھے لیکن جیل جانے کے باعث ایل ایل بی کی تعلیم مکمل نہ کرسکے۔انہوں نے کہا، ”میرے والد کی خواہش تھی کہ ان کا ایک بیٹا وکیل بنے۔میں نے ان کا خواب پورا کیا۔”اس موقع پر بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین من کمار مشرا نے بھی خطاب کیا۔انہوں نے کہا،”چیف جسٹس گوئی نے حال ہی میں کہا تھا کہ چیف جسٹس کا کردار صرف سپریم کورٹ تک محدود نہیں بلکہ پورے عدالتی نظام پر محیط ہے اور اس میں طویل مدتی وژن درکار ہوتا ہے۔

ہم پوری قانونی برادری کی طرف سے انہیں مکمل تعاون اور حمایت کا یقین دلاتے ہیں۔”خیال رہے کہ چیف جسٹس بی آر گوئی نے 14 مئی کو ہندوستان کے 52ویں چیف جسٹس کے طور پر حلف لیا۔صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے انہیں حلف دلایا۔ان سے پہلے جسٹس سنجیو کھنہ چیف جسٹس تھے، جن کا عہدہ 13 مئی کو ختم ہوگیا۔جسٹس گوئی کا عہدہ سات ماہ پر محیط ہوگا۔

ہریانہ میں 18 اسکول ایسے جہاں سے 12ویں درجہ کا کوئی بھی طالب علم نہیں ہوا پاس، خراب کارکردگی میں نوح سرفہرست

چنڈی گڑھ۔ ہریانہ بورڈ 12ویں کا رزلٹ 14 مئی کو جاری ہوا تھا جس میں ایک انوکھا ریکارڈ بنا ہے۔ ہریانہ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن (ایچ بی ایس ای) نے 100 خراب کارکردگی کرنے والے اسکولوں کی فہرست جاری کی ہے جس میں 18 اسکول ایسے ہیں جہاں کا پاسنگ فیصد صفر رہا ہے۔ یعنی ان 18 اسکولوں سے کوئی بھی طالب علم 12ویں پاس نہیں کرسکا۔اب یہ سبھی اسکول جانچ کے دائرے میں آگئے ہیں۔ان میں سے 6 اسکول نوح میں، 4 اسکول فرید آباد میں اور 1-1 اسکول گڑگاؤں، ہسار، جھجر، کرنال، پلول، روہتک، سونی پت اور یمنانگر میں ہیں۔ان 18 اسکولوں سے کل 59 طلبا نے 12ویں بورڈ کا امتحان دیا تھا جن میں سے یمنانگر کے ہندو گرلس سینئر سیکنڈری اسکول سے سب سے زیادہ 23 طلبا شامل ہیں۔یہ سبھی طلبا فیل ہوگئے۔ ہریانہ بورڈ کے چیئرمین ڈاکٹر پون کمار نے بتایا کہ پاس ہونے کا فیصد 85 فیصد سے زیادہ درج کیا گیا لیکن ضلع وائز رزلٹ نے کئی تشویش کو سامنے لا دیا ہے۔رپورٹ کے مطابق کئی ایفیلیٹڈ یعنی منظور شدہ اسکول کے طلبا 35 فیصد پاسنگ نمبر کا اعداد بھی پار نہیں کرپائے۔ ہریانہ کے 22 ضلعوں کے 82 اسکولوں میں پاسنگ فیصد 35 فیصد سے کم درج کیا گیا ہے۔سب سے خراب کارکردگی کرنے والے اسکولوں کی فہرست میں نوح اول نمبر پر ہے۔ 100 سب سے خراب کارکردگی والے اسکولوں میں 62 اسکول اسی ضلع کے ہیں۔ جبکہ فرید آباد میں 12 اسکول ایسے ہیں جہاں طلبا کی کارکردگی بے حد خراب رہی ہے۔اس کے علاوہ کئی اسکول تو ایسے بھی ہیں جہاں صرف ایک-ایک طالب علم 12ویں کے بورڈ امتحان میں شامل ہوا تھا۔فرید آباد کے جسانا واقع نمبردار پبلک اسکول کے پرنسپل دھیر سنگھ ناگر نے تصدیق کی ہے کہ یہاں سے کوئی طالب علم 12ویں پاس نہیں ہوسکا ہے۔انہوں نے کہا کہ تقریباً 8 سے 10 طلبا کو تاخیر سے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت ملی تھی یا بالکل بھی نہیں ملی تھی۔کئی طلبا یہاں تک کہ جو شروع میں امتحان میں بیٹھنے کے اہل تھے، وہ بھی کلاس میں نہیں آرہے تھے۔اسی طرح سارن (فرید آباد) میں بھارت بھارتی پبلک اسکول کے پرنسپل رجنیش بھاردواج نے کہا کہ ان کے یہاں صرف دو طلبا ہی بورڈ امتحان میں شامل ہوئے تھے، لیکن وہ بھی پاس نہیں ہوسکے۔ وہیں اوتھا (نوح) میں سرکاری سینئر سیکنڈری اسکول میں بھی زیرو فیصد پاسنگ فیصد درج کیا گیا ہے۔ یہاں کے پرنسپل نے اس مایوس کن کارکردگی کی بنیادی وجہ ٹیچروں کی کمی بتائی ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمارے طلبا کو زیادہ تر انگریزی میں مشکل کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ پی جی ٹی انگریزی کا عہدہ تقریباً تین سال سے خالی ہے۔

ملک کے لیے جان قربان کرنے والے

جھنٹو علی شیخ کے اہل خانہ سے عمران پرتاپ گڑھی کی ملاقات

نئی دہلی: ”تنویر کی عمر ابھی 10 سال ہے۔وہ جانتا ہے کہ اس کے والد جھنٹو علی شیخ نے ہندوستان کے لیے اپنی جان کی قربانی دی۔اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں۔تنویر بولا کہ ان کے والد کا خواب تھا کہ میں آئی پی ایس افسر بنوں۔ماں بوڑھی اور بیمار ہے۔ بیٹے کی موت کی خبر سے وہ غمگین ہوگئی ہے۔ان کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔وہ کہتی رہتی ہیں کہ اس کا بیٹا پولیس کے ساتھ گیا ہے اور جلد واپس آئے گا۔” ان خیالات کا اظہار کانگریس لیڈر اور رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے جھنٹو کے اہل خانہ سے ملاقات کے بعد کیا۔عمران پرتاپ گڑھی نے گزشتہ 15 مئی کو جھنٹو علی شیخ کے اہل خانہ سے ملاقات کی تھی۔اس سلسلے میں انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر پوسٹ کے ذریعہ جانکاری بھی دی تھی۔اس پوسٹ میں انہوں نے لکھا تھا کہ ”بڑے بھائی رفیق شیخ خود

بی ایس ایف میں ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ جب بھی ضرورت پڑی تو میں بھی خوشی خوشی ملک کے لیے اپنی جان کی قربانی دے دوں گا۔”عمران پرتاپ گڑھی نے بتایا کہ بنگال کے نادیہ ضلع کے رہنے والے جھنٹو علی شیخ نے ملک کے لیے اپنی جان قربان کردی ہے۔ میں ان کے اہل خانہ سے ملاقات کے بعد واپس آیا ہوں۔ان خاندانوں کی کہانیاں سن کر شاید آپ کی آنکھیں بھی نم ہوجائیں گی۔ ہندوستان ایسے لاکھوں جھنٹو علی شیخوں اور رفیق الشیخوں سے بنتا ہے۔

پاکستان انسانیت کیلئے خطرہ: اویسی

حیدرآباد: اے آئی ایم آئی ایم لیڈر اسدالدین اویسی نے ہفتہ کے روز کہا کہ پاکستان کی دہشت گردی کی سرپرستی کی طویل تاریخ ہے۔ پاکستان انسانیت کے لیے خطرہ بن چکا ہے۔اویسی، جو مرکزی حکومت کے ذریعہ کئی ممالک کو بھیجے جانے والے کل جماعتی وفود کا حصہ ہیں، نے کہا کہ بین الاقوامی برادری کے سامنے پاکستان کی دہشت گردی کی سرپرستی کو بے نقاب کرنا ان کا بنیادی مقصد ہوگا۔خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پوری دنیا کو پاکستان کی سرپرستی میں دہشت گردوں کے ہاتھوں طویل عرصے سے بے گناہ لوگوں کے قتل کے بارے میں بتانے کی ضرورت ہے۔اویسی نے کہا کہ جنرل ضیاء الحق کے دور سے ہم سب نے لوگوں کا قتل عام دیکھا ہے۔تاہم اویسی نے کہا کہ ابھی مرکزی حکومت کے ذریعہ انہیں سفارتی مہم کے بارے میں تفصیلی جانکاری نہیں دی گئی ہے۔رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے کہا کہ بھارت کے ساتھ تنازع میں پاکستان خود کو ایک اسلامی ملک بتاتا ہے، لیکن اس کو آڑے ہاتھوں لینا ضروری ہے۔اویسی نے کہا کہ یہ بکواس ہے، ہندوستان میں تقریباً 20 کروڑ مسلمان رہتے ہیں، لوگوں کو یہ بھی بتانا ضروری ہے۔اے آئی ایم آئی ایم لیڈر نے کہا کہ یہ بھارت کو غیر مستحکم کرنے کے پاکستانی نظریہ کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو پاکستان کی اس چال کو بہت پہلے سمجھ لینا چاہیے تھا جب اس نے 1947 میں آزادی کے بعد قبائلی دراندازوں کو جموں وکشمیر میں بھیج دیا تھا۔پاکستان کے بارے میں اویسی نے کہا کہ وہ تب سے ہی تماشا کر رہے ہیں۔ وہ کل بھی یہی کام کرتے رہیں گے، وہ رکنے والے نہیں ہیں۔پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کے بعد بھارت کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔پاکستان دہشت گردوں کو تربیت دینے کے علاوہ انہیں اسلحہ اور پیسے سے مدد دے کر انسانیت کے لیے خطرہ بن گیا ہے۔

فلسطین فلسطینیوں کا ہے کوئی بھی طاقت ہمیں اپنے وطن سے بے دخل نہیں کرسکتی: فلسطینی سفیر

نئی دہلی (یو این آئی) ہندوستان میں فلسطینی سفیر عبداللہ محمد اے ابوسویش نے کہا کہ فلسطینیوں کو اپنے علاقوں سے بے دخل کرنے کا خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا کیونکہ فلسطین فلسطینیوں کا ہی ہے اور اس کی سالمیت اور تقدس کو قائم رکھنے کے لیے ہم آخری دم تک جدوجہد کریں گے۔ یہاں فلسطین سفارت خانے میں نکبہ کے 77 سال پورے ہونے اور بے باک صحافی شیریں ابو عاقلہ کی شہادت کی تیسری برسی کے موقع پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یہ بات کہی۔انہوں نے کہا کہ فلسطینیوں نے دہائیوں سے غاصبانہ طاقتوں کے خلاف مقابلہ کیا ہے اور حالانکہ اس کے لیے ہمیں ہزاروں لوگوں کی قربانیاں دینی پڑیں لیکن ہمیں کوئی اپنے وطن عزیز سے بے دخل نہیں کرسکتا۔موصوف سفیر نے کہا کہ فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کے ناجائز قبضہ کے خلاف اپنے حق کے لیے ہمارا احتجاج اور ہماری لڑائی جاری رہے گی اور صہیونیوں کے ذریعہ فلسطینی عوام

پر ڈھائے جارہے ظلم وستم کی المناک داستان ہم اپنی آنے والی نسلوں کو بھی بتائیں گے۔ ہر سال 15 مئی کو منائے جانے والے نکبہ جسے فلسطینی قیامت کبریٰ بھی کہتے ہیں، کے دن فلسطینی سڑکوں پر نکلتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایک قیمتی آثار کو تھامے ہوئے ہوتے ہیں جسے بہت سے خاندانوں نے نسل در نسل اپنے پاس محفوظ رکھا ہوا ہے۔اُن کے ہاتھوں میں اُن کے ان گھروں کی چابیاں ہوتی ہیں جہاں سے انہیں 77 سال قبل اسرائیل کے معرض وجود میں آنے کے بعد نکال دیا گیا تھا اور پھر وہ کبھی وہاں لوٹ کر نہ جاسکے۔اسی مناسبت سے فلسطینی سفارتخانہ میں منعقد پروگرام میں فلسطینی سفیر نے 77 سال پہلے صہیونی آبادکاروں کے ہاتھوں لاکھوں فلسطینی عوام کی انکے گھروں سے بے دخلی اور ہزاروں لوگوں کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے وہی چابی دکھائی ہے جو کئی نسلوں سے ہوتے ہوئے انکے ہاتھ میں آئی ہے۔

سفیر عبداللہ محمد اے ابوسویش نے مزید کہا کہ اسرائیل کی تازہ وحشیانہ فوجی کارروائی میں سیکڑوں صحافیوں کی بھی موت ہوچکی ہے اور ان میں معروف خاتون صحافی شیریں ابو عاقلہ بھی شامل ہیں جنگی موت کے تین سال مکمل ہوگئے ہیں اور جنھیں اپنے فرائض انجام دیتے وقت اسرائیل کی فوج نے بے رحمی سے قتل کردیا تھا۔انکا قصور یہ تھا کہ وہ فلسطینیوں پر ڈھائے جانے مظالم کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے لانے کی ہر ممکن کوشش کرتی تھیں ۔ فلسطینی سفیر نے مزید کہا کہ وہ یہ چابی اپنی آنے والی نسلوں کے سپرد کریں گے تاکہ انھیں معلوم ہوسکے کی انکے آباواجداد کو کس طرح سے صہیونیوں نے انکی ہی سرزمین سے بے دخل کردیا۔

اس موقع پر ہندوستان میں مراکش کے سفیر محمد مالکی نے اظہار خیال کرتے ہوئے اسرائیل کے ذریعہ فلسطین اور خاص طور سے غزہ کے بے قصور لوگوں پر ڈھائے جارہے مظالم اور ہزاروں لوگوں کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے اس نسل کشی کو فورا بند کرنے اور دوریاستی حل کے لیے مذاکرات شروع کرنے کا مطالبہ کیا۔اسرائیل نے 14 مئی 1948 کو اپنی آزادی کا اعلان کیا تھا جس کے اگلے ہی روز 15 ماہ تک جاری رہنے والی عرب اسرائیل جنگ کا آغاز ہوا تھا جس کے دوران ساڑھے سات لاکھ سے زیادہ فلسطینی اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہوگئے اور انھیں ان کے گھروں سے بے دخل کردیا گیا۔

کشمیر کل بھی ہمارا تھا، آج بھی ہمارا ہے اور کل بھی ہمارا رہے گا

ادھو ٹھاکرے کا دوٹوک موقف، حکومت مخالف مگر ملک کے وفادار

ممبئی۔ (یو این آئی) شیوسینا (یو بی ٹی) کے صدر ادھو ٹھاکرے نے ہفتہ کو زور دے کر کہا کہ کشمیر کل بھی ہمارا تھا، آج بھی ہمارا ہے اور کل بھی ہمارا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان نظریاتی اختلافات ہوسکتے ہیں، لیکن اگر ملک پر کوئی بحران آیا تو ہم ہمیشہ وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ ادھو ٹھاکرے نے واضح کیا کہ ہم ملک کے خلاف نہیں بلکہ حکومت کے خلاف ہیں۔ادھو ٹھاکرے ہفتہ کو شیوسینا بھون میں منعقدہ پارٹی کی میٹنگ سے خطاب کررہے تھے جس میں ایم ایل ایز، ایم پی اور ضلعی سربراہان شریک تھے۔انہوں نے کہا کہ ایک دن بی جے پی ملک پر حکومت نہیں کرے گی، لیکن کشمیر ہمیشہ

ہندوستان کا ہی رہے گا۔ادھو نے کہا کہ’ایک ملک، ایک الیکشن‘ کے تصور کا مطالعہ کیا جارہا ہے، لیکن انتخابات شفاف طریقے سے ہونے چاہئیں۔ انہوں نے رائے دی کہ ایک قوم، ایک الیکشن کا نظریہ درست ہوسکتا ہے، لیکن اس میں وزیر اعظم اور وزرائے اعلیٰ کو انتخابی مہم میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔ادھو نے مزید کہا کہ ہمارا جہاز ڈوبنے والا نہیں ہے، کیونکہ طاقت آتی ہے اور جاتی ہے۔ہم جب اقتدار میں ہوتے ہیں تو مغرور نہیں ہوتے، اور جب اقتدار سے باہر ہوتے ہیں تو غمگین بھی نہیں ہوتے۔دوبارہ طاقت حاصل کرنے کے لیے محنت اور کوشش ضروری ہے۔ادھو نے شکوہ کیا کہ جنہیں ہم نے بہت کچھ دیا، وہ آج پارٹی چھوڑ رہے ہیں، لیکن اگر کوئی پارٹی چھوڑ دے تو اس کا ہماری پارٹی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ جو چھوڑنا چاہتا ہے، اسے جانے دیں۔ادھو نے زور دیا کہ کارکنان آج بھی ہمارے ساتھ ہیں۔انہوں نے شیوسینکوں سے اپیل کی کہ وہ عام آدمی کے مسائل پر توجہ دیں۔

لوگوں کی تمام جائز شکایات کا ازالہ کرنا ہمارا فرض ہے

سرحد فی الوقت خاموش، ہم چاہتے ہیں کہ امن بنا رہے: عمر عبداللہ

سری نگر۔ (یو این آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ لوگوں کی تمام جائزہ شکایات کا ازالہ کرنا حکومت کا فرض ہے۔انہوں نے کہا کہ ایک جوابدہ، عوام پر مبنی نقطہ نظر ہماری گورننس کا مرکز رہے گا۔وزیر اعلیٰ نے ان باتوں کا اظہار ہفتے کو ایکس پر اپنے ایک پوسٹ میں کیا۔انہوں نے کہا: رابطہ دفتر میں میری عوامی رسائی کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔انہوں نے کہا: عوام کی جانب سے گرمجوشی سے بھرپور ردعمل اور بصیرت افروز تجاویز کا مشکور ہوں۔ان کا کہنا تھا: عوام کی آواز ہماری طرز حکمرانی کو تشکیل دیتی ہے۔عمر عبداللہ نے دوسرے پوسٹ میں کہا: ہمارا فرض ہے کہ ہمدردی اور عجلت کے ساتھ تمام جائز عوامی شکایات کا ازالہ کریں۔انہوں نے کہا: ایک جوابدہ، عوام پر مبنی نقطہ نظر ہماری گورننس کا مرکز میں رہے گا۔

عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ سرحدوں پر فی الحال خاموشی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہی خاموشی برقرار رہے۔انہوں نے کہا کہ پہلگام حملے کے بعد شعبہ سیاحت بری طرح متاثر ہوا ہے اور اب ہماری توجہ شری امرناتھ جی یاترا کے احسن انعقاد کو یقینی بنانے پر مرکوز ہے۔وزیر اعلیٰ نے ان باتوں کا اظہار ہفتے کے روز یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔موجودہ صورتحال پر انہوں نے کہا: سرحدوں پر فی الحال جنگ بندی برقرار ہے، کہیں سے بھی جنگ بندی کی خلاف ورزی کی کوئی خبر نہیں آرہی ہے۔ان کا کہنا تھا: سرحدی بستیوں میں پاکستانی گولہ باری سے ہوئے نقصان کا معائنہ کیا جارہا ہے نقصان کی مکمل رپورٹ آنے کے بعد معاوضے کا پیکیج بنایا جائے گا، جتنا ہم کرسکتے ہیں ہم اتنا کریں گے، جو مرکز کے مدد کی ضرورت پڑے گی تو مرکز سے وہ مدد مانگیں گے۔مرکزی حکومت کی طرف سے مختلف ملکوں میں کل جماعتی وفد بھیجنے پر عمر عبداللہ نے کہا: یہ ٹھیک ہے، پارلیمنٹ حملے کے بعد بھی جب آنجہانی واجپائی جی حکومت تھی، ایک وفد کو کچھ اہم ملکوں میں بھیج دیا گیا تھا، آج جو وفد بھیجا جارہا ہے، اس وفد میں بھی بڑی پارٹیوں کے نمائندے شامل ہیں جو اہم ملکوں میں جاکر ملک کا موقف رکھیں گے۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا: پہلگام حملے کے بعد شعبہ سیاحت بری طرح متاثر ہوا ہے، مشکل سے ہی اب یاتری آرہے ہیں، اب ہماری توجہ شری امرناتھ جی یاترا کے احسن انعقاد کو یقینی بنانے پر مرکوز ہے تاکہ یاتری صحیح سلامت واپس جائیں۔ان کا کہنا تھا: اس کے بعد شعبہ سیاحت کو فروغ دینے کے اقدام پر غور کیا جائے گا۔

عام آدمی پارٹی کا بکھراؤ قیادت کے بحران کا نتیجہ ہے: کانگریس

نئی دہلی۔ (یو این آئی) دہلی پردیش کانگریس نے کہا ہے کہ عام آدمی پارٹی (آپ) قیادت کے بحران سے دوچار ہے اور اسی وجہ سے پارٹی اب بکھرنے لگی ہے۔آپ کے اندرونی اختلافات اور بکھراؤ پر ردعمل دیتے ہوئے دہلی پردیش کانگریس کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے ہفتہ کے روز کہا کہ موجودہ صورتحال دراصل آپ میں قیادت کے فقدان اور نظریاتی بنیاد کی کمی کا واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی بنیاد کسی واضح نظریے یا عوامی خدمت کے عزم کے تحت نہیں، بلکہ موقع پرستی کی بنیاد پر رکھی گئی تھی اور یہ موقع پرستی اب ختم ہو چکی ہے، جس کی وجہ سے آپ پارٹی زوال کی طرف گامزن ہے۔انہوں نے کہا کہ پارٹی کے کارکنوں میں مایوسی مسلسل بڑھ رہی ہے اور تنظیمی ڈھانچے پر سنگین سوالات اٹھ رہے ہیں۔انہوں نے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی خاموشی اور فعال سیاست سے دوری پر سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ اسمبلی انتخابات میں شکست کے بعد ان کی غیر موجودگی نے پارٹی کارکنوں کو گہری الجھن اور مایوسی میں ڈال دیا ہے۔میئر کے انتخابات سے ان کا کنارہ کشی کرنا بھی

اس مایوسی کو مزید گہرا کر گیا ہے۔

کانگریس رہنما نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو بھی کٹہرے میں کھڑا کیا اور کہا کہ دہلی میں بی جے پی حکومت کو 100 دن سے زائد ہوچکے ہیں، لیکن نہ تو کوئی ٹھوس ترقیاتی کام نظر آرہا ہے اور نہ ہی زمین پر عوامی نمائندے فعال دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کئی انتظامی عہدے خالی پڑے ہیں اور انہیں پُر کرنے کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی جارہی۔انہوں نے الزام لگایا کہ دہلی دن بہ دن خستہ حال ہوتی جارہی ہے۔وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، لیفٹیننٹ گورنر ونئے کمار سکسینہ اور دہلی کے وزراء میں آپس میں کوئی تال میل نہیں ہے، جسے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ انہیں دہلی کی ترقی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔کانگریس ترجمان نے دعویٰ کیا کہ 1998 سے 2013 کے درمیان دہلی میں جو بھی ترقیاتی کام ہوئے، وہ کانگریس حکومت کی دین ہیں۔آج بھی دہلی کی عوام انہی ترقیاتی کام کاج کی توقع لے کر کانگریس کی طرف دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی پارٹی دہلی کو واقعی ترقی کی راہ پر لے جاسکتی ہے، تو وہ صرف کانگریس ہی ہے۔

ڈاکٹر کمار نے امید ظاہر کی کہ آنے والے بلدیاتی ضمنی انتخابات میں کانگریس شاندار کارکردگی دکھائے گی، لیکن بی جے پی اپنی ممکنہ شکست سے ڈر کر اب تک ان انتخابات کا اعلان نہیں کررہی۔ انہوں نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کے ضمنی انتخابات کی تاریخیں جلد سے جلد اعلان کی جائیں تاکہ عوام کو اپنے نمائندوں کا انتخاب کرنے کا جمہوری حق مل سکے۔واضح رہے کہ آپ کے 15 میونسپل کونسلروں نے اعلیٰ قیادت سے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے ہفتہ کے روز پارٹی سے استعفیٰ دے دیا۔

آپریشن سندور کی کامیابی۔حیدرآباد میں ترنگا ریلی

حیدرآباد (یو این آئی) ’آپریشن سندور‘ کی کامیابی پر فوج سے اظہار یکجہتی کے طور پر آج شام حیدرآباد میں ایک عظیم الشان ترنگا یاترا نکالی گئی۔ یہ ریلی سٹیزنس فورم فار نیشنل سیکیورٹی کی قیادت میں منعقد کی گئی، جو حیدرآباد کے ٹینک بنڈ پر واقع ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے مجسمہ سے شروع ہو کر تقریباً دو کلومیٹر تک جاری رہی۔اس ریلی میں سابق نائب صدر جمہوریہ ایم وینکیا نائیڈو، سابق گورنر ودیا ساگر راؤ، مرکزی وزیر جی کشن ریڈی، کئی ارکان پارلیمنٹ، اراکین اسمبلی، سابق فوجی عہدیداروں بڑی تعداد میں نوجوان، طلبہ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات نے حصہ لیا۔یہ ترنگا ریلی پہلگام میں ہوئے دہشت گرد حملے کے جواب میں ہندوستان کی جانب سے انجام دیئے گئے ’آپریشن سندور‘ کی کامیابی کی مسرت میں اور ملک کے بہادر سپاہیوں کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے لئے نکالی گئی۔

دہلی میں نجی اسکولوں کی فیس میں بے لگام اضافہ، عآپ کا بی جے پی پر حملہ

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) نے دہلی کی بی جے پی حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ نجی اسکولوں کی فیس میں بے جا اضافے کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ خاص طور پر دہلی پبلک اسکول (ڈی پی ایس) دوارکا میں 34 طلباء کو فیس نہ دینے پر برطرف کیے جانے کے واقعے نے تنازعہ کھڑا کردیا ہے۔عآپ کے رہنما سوربھ بھاردواج نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی حکومت نجی اسکولوں کے ساتھ ملی بھگت کررہی ہے اور فیس میں اضافے کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کررہی۔انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب ڈی ایم کی رپورٹ آچکی ہے تو ڈی پی ایس کے خلاف ایف آئی آر کیوں نہیں درج کی گئی؟ والدین کو بار بار ہائی کورٹ کیوں جانا پڑ رہا ہے؟ بی جے پی ڈی پی ایس کو دہلی حکومت کے تحت کیوں نہیں لانا چاہتی؟ ڈی پی ایس کی آڈٹ رپورٹ کہاں ہے؟ جن 1600 سے زائد نجی اسکولوں کے آڈٹ کا دعویٰ کیا جارہا ہے، ان کی رپورٹ اور نتائج کیا ہیں؟ کیا بی جے پی حکومت نے کسی ایک بھی اسکول کو غیر قانونی فیس اضافہ واپس کرنے کا حکم دیا ہے؟ عآپ نے الزام لگایا کہ اگر بی جے پی کی نجی اسکولوں سے ملی بھگت نہ ہوتی تو وہ آڈٹ مکمل ہونے تک فیس میں اضافے پر روک لگانے کا حکم ضرور جاری کرتی۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت منافع خور تعلیمی اداروں کو بچا رہی ہے اور فیس میں اضافے پر کوئی کارروائی نہیں کررہی۔عآپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ جب دہلی میں آپ کی حکومت تھی تو نجی اسکولوں کی فیس میں اضافہ نہیں ہوا تھا۔

شدت پسند افراد اور اداروں کی جارحیت سے عدالتیں بھی حیرت زدہ

بلڈوزر اور اجتماعی تشدد کلچر مسلم طبقہ کو نیست و نابود کرنے پر آمادہ

سہارنپور (احمد رضا) قابل احترام سپریم کورٹ یہ دیکھ کر محو حیرت بنا ہوا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ کورٹ کے حکم کے بعد بھی بھاجپا منسٹر آزاد گھوم رہا ہے سرکار اور پولیس مجرم منسٹر کو اعلانیہ بچا رہی ہے جبکہ تھوکنے اور پتھر پھینکنے کا جھوٹا الزام لگا کر مسلم افراد کو منٹوں میں مار پیٹ کر جیل بھیج دیا جاتا ہے انکے گھروں کو بلڈوزر سے نیست و نابود کر دیا جاتا ہے، جلوس پر پتھر اچھالنے کا جھوٹا الزام لگا کر مسلم گھروں کو بلڈوزر سے مٹی مٹی کر دیا جاتا ہے مسلم افراد کو جیل میں ڈال دیا جاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں، انڈین آرمی کی کرنل پر الزام عائد کرنے والے ظالم بھاجپائی لوگوں پر مرکزی سرکار اور ریاستی سرکاریں مہربان رہتی ہیں اپنے ملک میں یہ دوہری سیاست کیوں؟ ہند اور پاک کے درمیان چار دن چلی جنگ کی آڑ میں اور مسلم دشمنی کے نتیجہ میں اتر پردیش کے مشرقی علاقوں میں چار سو سے زائد مساجد، مدارس، مزارات اور گھروں کو بلڈوزر سے خاک میں ملا دیا گیا اسی طرح سے اترا کھنڈ کے تین اضلاع میں مسلم مساجد، مدارس اور مزارات کو بلڈوزر سے مٹی کر دیا گیا مہاراشٹرا کے رتنا گری میں مسلم فرد بدرالدین کو ہندو شدت پسند افراد نے پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا دیوبند میں 80 سالہ بزرگ شخص کی داڑھی نوچی بزرگ سے گندے نعرے لگوائے بری طرح سے مجروح کیا بہار کے چ⋇ پرہ میں دو مسلم افراد کو ہجوم نے بری طرح سے پیٹ دیا ایک بھائی ہلاک ہو گیا دوسرے بھائی کی حالت نازک بنی ہوئی ہے سبھی معاملات میں پولیس اصل ہندو دہشت پسند افراد کو گرفتار کرنے میں ناکام ہے جھارکھنڈ میں بکارو علاقہ میں ایک مسلم لڑکے کو پیٹ پیٹ کر مار ڈالا مرکزی سرکار اور ریاستی سطح کی سرکاریں نے مسلم آبادی پر ہونے والے ظلم و جبر پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں صرف اور صرف عدالتیں ہی مسلم آبادی کو انصاف دلانے کے لئے آخری سہارا بچا ہوا ہے مسلم آبادی سے اس قدر نفرت ایک دن انکو خود خاک میں ملا دیگی! آزادی کے بعد سے پیارا وطن عزیز جمہوری اور آئینی نظم و نسق سے چلتا آرہا ہے مگر مٹھی بھر لوگ اس وطن عزیز کو من مانی سے چلانا چاہتے ہیں جو ملک کے مہذب سماج کو کسی بھی صورت منظور نہیں ہوگا واضع رہے کہ پچھلے گیارہ سالوں سے ملک بھر میں مسلم آبادی اور اوقاف کے خلاف جو حکمتِ عملی سرکار اور ریاستی سرکاری مشینری نے اپنائی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار مسلم آبادی کو اور انکے حقوق کو پامال کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے اس لئے سبھی کام مسلم افراد کو خسارہ پہنچانے کے لئے خوب زور و شور کے ساتھ دن رات اعلانیہ طور سے انجام دئے جا رہے ہیں کوئی حق اور سچ بات کہنے اور بولنے والا نہی قومی میڈیا مسلم آبادی کی تباہی اور بربادی پر تماشہ کرتی نظر آتی ہے سیاسی جماعتوں کے لوگ سرکاری مشینری کے ظلم و جبر کے خوف سے زبان پر تالے ڈالے ہوئے ہیں ملک بھر میں مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے کے لئے نفرت حسد تشدد اجتماعی ظلم و جبر اور من مانی کا دور جاری اور طاری ہے! وقف ایکٹ کی حالت دیکھیں" یہ بل محض ایک قانونی ترمیم نہیں، بلکہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے، جس کا مقصد مسلمانوں کو ان کے دینی تشخص اور اربوں روپیہ کی اوقافی املاک سے محروم کر دینا ہے۔ ہم اس بل کے خلاف ہر محاذ پر اپنی آواز بلند کرتے رہیں گے اور حکومت کو مجبور کریں گے کہ وہ ملت کے جذبات کو سمجھا اور اس غیر منصفانہ اقدام کو واپس لے۔

سید رضوان حیدر کے ایصال ثواب کی مجلس میں مرثیہ کی کتاب کی رونمائی

کاروان خلوص کے صدر سید محبوب حسین زیدی نے کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس کتاب کی اشاعت سید رضوان حیدر نقوی کو بہترین خراج عقیدت ہے۔ جب بھی یہ کتاب پڑھی جائے گی، سابق ڈپٹی ایس پی رضوان حیدر کی یاد بہت آئے گی۔ (سید محبوب زیدی صدر کاروان خلوص)
ناصر عباس نقوی اور زاہد عباس نے سید رضوان حیدر مرحوم کی تحریک کو زندہ رکھ کر اور اس کتاب کو منظر عام پر لا کر بہت اہم کام کیا ہے۔ رضوان صاحب یوم علی اصغر منانے کی مہم میں سب سے زیادہ سرگرم تھے۔ میں اسے انگریزی میں ضرور ترجمہ کرنا چاہونگا۔ (ڈاکٹر تشکیل حیدر، ماہر تعلیم زبان انگریزی)

شہر امروہہ: کے مجاپوتہ میں واقع امام بارگاہ میمونہ خاتون میں شب گزشتہ پروفیسر عباس رضا نیر جلالپوری نے حضرت علی اصغر کی مدح میں مرثیہ پیش کیا جس کو اہل علم و ادب امروہہ نے بے حد پسند کیا۔ اس دوران اس مرثیہ کی کتاب گلاب کا اجرا بھی معززین علم ادب کے دست مبارک سے عمل میں لایا گیا۔ ریٹائرڈ ڈپٹی ایس پی سید رضوان حیدر کی یاد میں منعقد ہونے والی اس مجلس میں پروفیسر عباس رضا نیر صدر شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی اتر پردیش کے ذریعے پیش ہونے والا نے یہ مرثیہ رضوان حیدر کی فرمائش پر موصوف نے لکھا تھا۔ اس مرثیہ میں پیرس کے قومی شاعر الیگزینڈر گینیل کی حضرت علی اصغر کے لیے فرانسیسی زبان میں لکھی گئی مرثیہ کی موافقت بھی شامل ہے اور اس میں اردو کا روایتی مرثیہ بھی شامل ہے۔ پروفیسر عباس رضا نیر نے کہا کہ اسی سلسلے میں میں پیرس بھی گئے تھے جہاں اسکول کے بچوں نے اس قومی شاعر کو بچوں کی زندگی پر ایک نظم لکھنے کی تجویز دی تھی۔ کتاب کا اجراء مولانا اعجاز حیدر، کاروان خلوص تنظیم کے صدر محبوب حسین زیدی، درگاہ شاہ ابان صاحب سے وابستہ سید اویس رضوی، پنڈت بھون شرما، مولانا کوثر مجتبیٰ، اے کے انٹر کالج کے پرنسپل عادل عباسی، جامعہ کے لائبریری انچارج ڈاکٹر حسن جمال عابدی، سابق صدر میونسپل کونسل ڈاکٹر افسر پرویز ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی، ڈاکٹر جمشید کمال، درگاہ عالیہ کی اہم شخصیت وصال مہدی اور شاعر کلیم اصغر کے دست مبارک سے عمل میں لائی گئی۔ اس سے قبل معروف شاعر کلیم اصغر نے کلام پیش کیا۔ اس موقع پر خصوصی طور پر پروفیسر ناشر نقوی، زاہد عباس، نوشہ امروہوی، وسیم حیدر نقوی، خورشید زیدی، حسین عباس نقوی، صوفی نشاط، ذیشان حیدر، تاجدار امروہوی، علمدار حسین، نواب مراد علی خان، رضا تحسین، شفاعت حسین اور دیگر اہم ترین افراد موجود تھے۔ اس تقریب میں بچوں کے خصوصی کیمپ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، مجلس کی نظامت سید ناصر عباس ٹیم اے بی ایس نے انجام دی۔

دیوبند کالج آف ہائر ایجوکیشن میں جاری تین روزہ اسکاؤٹس اینڈ گائیڈس کیمپ اختتام پذیر

دیوبند: 17 / مئی (فیروز خان) دیوبند کالج آف ہائر ایجوکیشن میں جاری تین روزہ اسکاؤٹس اینڈ گائیڈس کیمپ اختتام پذیر ہو گیا۔ اختتامی تقریب میں کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد عابد نے کہا کہ اساتذہ کی برسوں کی محنت اور قربانی بچوں کا مستقبل سنوارتی ہے اور ان کی صلاحیتوں کو نکھارتی ہے۔ انیل بھاردواج نے نوجوانوں کو ملک و ملت کا مستقبل بتاتے ہوئے کہا کہ اگر وہ مضبوط ہوں گے تو ہم سب مضبوط ہوں گے اور اگر وہ کمزور ہوں گے تو ہم سب کمزور ہو جائیں گے۔ محمد جاوید اور شاکر حسن نے ٹرینیز کو اسکاؤٹنگ گائیڈنگ کی تاریخ، پی آئی ٹی کے اصولوں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ ماجد خان نے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ اسکاؤٹ گائیڈ کیمپ میں طلبہ جہاں نظم و ضبط کا سبق سیکھتے ہیں وہیں ان میں ملک سے محبت کا جذبہ بھی پروان چڑھتا ہے۔ پریشان کن حالات میں اسکاؤٹس اور گائیڈ کئی محاذوں پر ملک اور اہل وطن کی خدمت کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے کیمپوں کا انعقاد مسلسل ہونا چاہئے۔ کیمپ میں بچوں نے گرہیں لگانا، ٹاور بنانا، پل بنانا، رسیاں چڑھنا وغیرہ حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے۔ آخر میں اسکاؤٹ ٹرینرز نے طلبہ و طالبات کو رنگوں کی شناخت اور نقشے کی مدد سے راستے کی تلاش، فاصلے اور بلندی کا اندازہ اور دیگر عملی مہارتیں سمیت ٹینٹ پچنگ، کلر پارٹی، مارچ پاسٹ، فرسٹ ایڈ، فزیکل ڈسپلے، کیمپ کرافٹ، کیمپ فائر وغیرہ کی ٹریننگ دی۔ اس دوران صادیہ، اسرار تیاگی اور آشیش سمیت کالج کا ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف موجود تھا۔

سنبھل تشدد: فساد میں ملوث 50 لوگوں کے خلاف فرد جرم عائد

اب شروع ہوگا ٹرائل، پولیس نے 80 لوگوں کو کیا گرفتار

سنبھل: 17 مئی (پی این ایس) سنبھل تشدد کیس میں عدالت نے 50 ملزمان کے خلاف الزامات طے کیے ہیں۔ اب مقدمے کی سماعت شروع ہوگی۔ عدالت نے ملزمان کی بریت کی درخواستیں مسترد کر دیں ہیں۔ 24 نومبر 2024 کو شاہی جامع مسجد میں سروے کے دوران ہوئے تشدد کے سلسلے میں پولیس نے اب تک 80 سے زیادہ لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ سنبھل تشدد کے 50 فسادیوں کے خلاف عدالت میں الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ اب مقدمے کی سماعت شروع ہوگی۔ اس کیس میں ملزم کی جانب سے چار پانچ ایڈووکیٹ نے عدالت میں ڈسچارج پٹیشن جمع کرائی اور ڈسچارج کی دلیل دی۔ جس پر استغاثہ نے اپنے دلائل دیتے ہوئے مخالفت کی۔ جس پر عدالت نے فریقین کا موقف سننے کے بعد بریت کی درخواست مسترد کر دی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کو ہری ہر مندر ہونے کے دعوے کو لے کر 24 نومبر 2024 کی صبح مسجد کے سروے کے دوران تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ اس معاملے میں پولس نے کئی مقدمات درج کئے ہیں۔ پولیس اب تک 80 سے زائد ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج چکی ہے۔ ان کی ضمانت کے لیے عدالت میں درخواستیں دائر کی جا رہی ہیں۔ اب تک دائر تمام ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی گئی ہیں۔ جمعرات کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج/ایس سی ایس ٹی ایکٹ راگنی سنگھ کی عدالت میں تفتیشی افسر کے ذریعہ داخل کردہ چارج شیٹ پر الزامات عائد کیے گئے۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایڈووکیٹ ہریوم پرکاش عرف ہریش سینی نے کہا کہ چار پانچ ایڈووکیٹ نے عدالت کے سامنے کچھ ملزمین کے حق میں ڈسچارج درخواستیں پیش کیں۔ جس میں ان کی طرف سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ ان کے ملزمان کا نام نہیں لیا گیا تھا اور وہ تشدد کے واقعے میں ملوث نہیں تھے۔ پولیس نے انہیں ان گھر سے اٹھایا اور بغیر کسی حقائق کے انہیں جیل بھیج دیا۔ اس کی مخالفت کرتے ہوئے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے عدالت کو بتایا کہ تفتیش کے دوران سبھی کے نام سامنے آئے ہیں۔ جس کی ویڈیو فوٹیج موجود ہے۔ پولیس کی فائلوں میں ثبوت موجود ہیں۔ تمام 50 ملزمان کے خلاف ٹھوس شواہد موجود ہیں۔ ایسے میں ان کی درخواست کو خارج کرنے کی ضرورت ہے۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے کہا کہ دونوں فریقین کو سننے کے بعد عدالت نے برطرفی کی درخواست مسترد کر دی۔ تمام 50 ملزمان کے خلاف ان کے خلاف لگائے گئے دفعات کے مطابق الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ اب استغاثہ کی جانب سے جمع کیے گئے شواہد اور شہادتوں کو عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ جس کی بنیاد پر عدالت حتمی فیصلہ کرے گی۔ اب ایسا لگتا ہے کہ سنبھل تشدد کیس کی سماعت مکمل ہونے کے بعد جلد ہی کوئی فیصلہ لیا جاسکتا ہے۔

اے ایم یو: وائس چانسلر بنی رہیں گی پروفیسر نعیمہ خاتون

ہائی کورٹ نے خارج کی تمام درخواستیں، تقرری کو ٹھہرایا درست

پریاگراج: 17 مئی (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے اے ایم یو کی پہلی خاتون وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون کی تقرری کو چیلنج کرنے والی تمام درخواستوں کو درست طریقے سے خارج کر دیا ہے۔ جسٹس اشونی کمار مشرا اور جسٹس ڈوناڈی رمیش کی ڈویژن بنچ نے کہا کہ تقرری کا پورا عمل اے ایم یو ایکٹ، ضابطوں اور دفعات کے مطابق کیا گیا ہے۔ اگرچہ پروفیسر خاتون کے شوہر پروفیسر محمد گلریز نے قائم مقام وائس چانسلر کے طور پر کچھ میٹنگوں کی صدارت کی تھی، لیکن وہاں ان کی موجودگی صرف ایک رسمی کردار میں تھی اور ان کی موجودگی سے انتخاب کے عمل کی شفافیت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ حتمی فیصلہ ہندوستان کے صدر (جو یونیورسٹی کے وزیٹر ہیں) نے لیا تھا، اور ان کی صوابدید میں تعصب کا کوئی الزام ثابت نہیں ہو سکا۔ عدالت نے کہا کہ پروفیسر نعیمہ خاتون کی اہلیت اور قابلیت غیر متنازعہ ہیں اور ان کے انتخاب کو چیلنج کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے کہا کہ مجھے ہمیشہ ہندوستان کی عدلیہ کی آزادی، وقار اور غیر جانبداری پر پورا بھروسہ رہا ہے۔ یہ فیصلہ نہ صرف میری ذاتی سطح پر انصاف ہے بلکہ ہمارے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ادارہ جاتی عمل اور جمہوری اقدار کی بھی توثیق ہے۔ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی پوری لگن، شفافیت اور جامع تعلیمی فضیلت کے عزم کے ساتھ خدمت کرتی رہوں گی۔ مجھے امید ہے کہ یہ فیصلہ ہم سب کے لیے ایک تحریک کا کام کرے گا، اور یونیورسٹی کی علم، انصاف اور ترقی کی میراث کو آگے بڑھانے کے لیے ہمارے مشترکہ عزم کو مضبوط کرے گا۔

اوریا: گیہوں کے کھیتوں سے کسان کی لاش برآمد

قتل کا شبہ، خون آلود چھڑی اور شراب کی بوتل برآمد

اوریا: 17 مئی (پی این ایس) گرام پنچایت سمیان کے مجرا نگریہ میں گاؤں کے باہر ایک کھیت میں ایک کسان کی خون سے لت پت لاش پڑی ملی۔ لاش ملنے کے بعد علاقے میں کہرام مچ گیا۔ موقع پر لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس اور فرانزک ٹیم نے پہنچ کر تفتیش کی اور شواہد اکٹھے کئے۔ جائے وقوعہ سے خون آلود لاٹھی اور شراب کی بوتل بھی ملی ہے۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اہل خانہ نے قتل کا شبہ ظاہر کیا ہے۔ گاؤں کا رہنے والا انیل دوہرے عرف ہبلو (45) جمعہ کی دوپہر گھر سے نکلا تھا۔ لیکن شام تک گھر واپس نہیں آیا۔ پریشان گھر والوں نے اس کی تلاش کی لیکن وہ کہیں نہیں ملا۔ ہفتہ کی صبح جب گاؤں کے کچھ لوگ گاؤں کے جنوبی کھیتوں کی طرف گئے تو انہیں تقریباً 300 میٹر کے فاصلے پر واقع ونود کمار کے خالی گیہوں کے کھیت میں خون میں لت پت ایک لاش پڑی ملی۔ اطلاع ملتے ہی آس پاس کے گاؤں کے لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ اطلاع ملتے ہی سی اے او بدھونا پونیت مشرا اور ایس ایچ او جیتمل چودھری پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس نے فرانزک ٹیم کو موقع پر بلایا۔ فرانزک ٹیم نے موقع پر پہنچ کر شواہد اکٹھے کر کے تفتیش شروع کر دی۔ تفتیش کے دوران پولیس کو متوفی کا دائیں پیر ٹوٹا ہوا اور اس پر زخم کے گہرے نشانات پائے گئے۔ سر پر گہرا زخم تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ اس کے علاوہ جائے وقوعہ سے ایک خون آلود لاٹھی، شراب اور پانی کی خالی بوتلیں اور نمکین کا ایک تھیلا بھی ملا ہے۔ ایک چپل متوفی کی نعش کے قریب سے ملی ہے جبکہ دوسری چپل تقریباً 50 میٹر کے فاصلے پر آبپاشی کے نالے میں پڑی ہوئی ہے۔ جس پر خون کے دھبے تھے۔ پولیس نے متوفی کے بڑے بھائی سالیگرام اور گاؤں والوں سے معلومات اکٹھی کیں۔ اس دوران پولیس نے کئی مشتبہ افراد کو بھی پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لے لیا۔ مقتول کے بڑے بھائی سالیگرام نے بتایا کہ متوفی 6 بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ متوفی کی بیوی اوشا اپنی بیٹی کیرتی (10) اور بیٹے امردیپ (4) کے ساتھ تقریباً تین ماہ قبل چمروا کا کور میں اپنے مائیکے تھی۔ شوہر کی موت کی اطلاع ملتے ہی وہ صبح ایروا کٹرا تھانے پہنچیں۔

بجلی کا سامان چوری کرنے والا ملزم گرفتار

دیوبند: 17 / مئی (فیروز خان) پولیس نے قریب ایک ہفتہ قبل پی ایچ سی کا تالا توڑ کر بجلی کا سامان چوری کرنے والے ایک ملزم کو گرفتار کر کے اس کے قبضہ سے چوری ہوئے بجلی کے سامان کو برآمد کر لیا ہے۔ تھانہ انچارج رمیش چندنے بتایا کہ گزشتہ دس مئی کو کوٹا گاؤں میں واقع پی ایچ سی کے تالے توڑ کر چوروں نے بجلی کا قیمتی سامان چوری کر لیا تھا، پی ایچ سی انچارج ڈاکٹر دیپکا کی تحریر پر پولیس نے مقدمہ درج کر کارروائی شروع کر دی تھی، انہوں نے بتایا کہ صبح کے وقت چوکی انچارج وپن ملک پولیس ٹیم کے ساتھ دیوبند سیٹر کی روڑ پر چیکنگ کر رہے تھے اس دوران ایک نوجوان کو روک کر پوچھ تاچھ کی تو اس نے خود کو بہاری گڑھ کا رہائشی بتاتے ہوئے اپنا نام امیت بتایا، شبہ ہونے پر جب اس کے سامان کی تلاشی لی گئی تو اس کے سامان میں سے چوری ہوا بجلی کا سامان برآمد ہوا۔

بہن کے عاشق کو قتل کرنے کے جرم میں 7 سال جیل میں گزارا

رہائی کے بعد تیسری شادی کرلی 7 دن بعد بیوی کو مار مار کر قتل کر دیا

وارانسی: 17 مئی (پی این ایس) کل رات چوبے پور تھانہ علاقے میں ایک نوبیاہتا خاتون کو اس کے شوہر نے پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا۔ پولیس نے ملزم شوہر کو گرفتار کر لیا۔ شادی شدہ خاتون کی شادی 9 مئی کو ہوئی تھی۔ یہ ملزم کی تیسری بیوی تھی۔ ملزم راجو اس سے قبل بھی ایک قتل کیس میں 7 سال جیل میں گزارنے کے بعد باہر آیا تھا۔ چنانوئی گاؤں میں جمعہ کی رات 1 بجے ایک کھیت کی جھونپڑی میں آرتی پال (26) سالہ کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ لاش کو تحویل میں لے کر پنڈت دین دیال اپادھیائے اسپتال کے مردہ خانہ میں بھیج دیا گیا۔ پولیس نے بتایا کہ خاتون آرتی پال کی شادی راجو پال سے 9 مئی کو بھٹولی درگا مندر میں ہوئی تھی۔ آرتی کا آبائی گھر رتن پور چندوک جونپور ہے۔ اسے اس وقت قتل کیا گیا جب وہ جھونپڑی میں سو رہی تھی۔ بتایا جا رہا ہے کہ شادی کے بعد وہ ہر روز بیوی کو مارتا تھا۔ راجو پال کی پہلی شادی غازی پور کی سندھیا پال سے ہوئی تھی۔ وہ اسے بھی مارتا تھا۔ اس سے پریشان ہو کر سندھیا نے اسے چھوڑ دیا۔ اس کے بعد راجو نے دوسری شادی پشپا پال عالہت سے کی۔ اس نے اسے بھی چھوڑ دیا کیونکہ اس نے شراب پینے کے بعد اسے مارا پیٹا کرتا تھا۔ اس کے بعد اس نے آرتی سے شادی کی۔ ڈی سی پی ورونہ پرمود سنگھ اور اے ڈی سی پی نیتو کدیان، اے سی پی سارناتھ وجے پرتاپ سنگھ بھی موقع پر پہنچ گئے۔ انسپکٹر انچارج جگدیش کشواہا نے بتایا کہ قتل ان کے شوہر نے کیا ہے۔ اسے لاٹھیوں سے مارا پیٹا گیا۔ اے سی پی وجے پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ اس سے قبل بھی راجو پر اپنی بہن کے عاشق گولو کے قتل کا الزام تھا، جسے 7 سال جیل میں گزارنے کے بعد نومبر میں رہا کیا گیا تھا۔

آئی ایس آئی ایجنٹ گرفتار: پوچھ گچھ میں بڑا انکشاف

مغربی یوپی، دہلی اور دہرادون کے ایجنٹ آئی ایس آئی کے لیے کرتے تھے جاسوسی

شاملی: 17 مئی (پی این ایس) پاکستان کے لیے جاسوسی کرتے پکڑے جانے والے کیرانہ کے نعمان الٰہی سے پوچھ گچھ اور پولیس کی تفتیش کے دوران کئی چونکا دینے والے انکشافات سامنے آئے ہیں۔ کیرانہ کے 14 نوجوانوں کے علاوہ مظفر نگر، سہارنپور اور دہرادون کے گرفتار کئی ایجنٹ نعمان اور پاکستان میں بیٹھے آئی ایس آئی ایجنٹ اقبال عرف کانا سے رابطے میں ہیں۔ جانچ میں انکشاف ہوا ہے کہ کپڑوں کی ہاکنگ، عوامی سہولت کے مراکز اور نجی ملازمتوں کی آڑ میں معلومات پاکستان بھیجی جا رہی تھیں۔ سی آئی اے (کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی) آئی پانی پت کے ذرائع کے مطابق ملزم نعمان الٰہی مختلف مقامات کے نوجوانوں سے رابطے میں ہے۔ تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ دہلی میں رہنے والے ایک نوجوان نے نعمان کے اکاؤنٹ میں تقریباً آٹھ ہزار روپے کا لین دین کیا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مذکورہ نوجوان نعمان کے ساتھ مل کر پاکستان کے لیے جاسوسی بھی کر رہا ہے۔ مذکورہ نوجوان جو نعمان کے ساتھ رابطے میں ہیں وہ کپڑے بیچتے ہیں، عوامی سہولت کے مراکز چلاتے ہیں اور پرائیویٹ نوکری کرتے ہیں۔ سب پر شکنجہ کسنے کے لیے پانی پت پولیس مقامی پولیس سے بھی مدد لے گی۔ اس کے علاوہ یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ آٹھویں پاس نعمان نہ صرف واٹس ایپ بلکہ انسٹاگرام، ٹیلی گرام اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز بھی استعمال کرتا تھا۔ تاہم، دیگر پلیٹ فارمز پر ہونے والی تحقیقات سے اب تک کوئی مشکوک سرگرمی سامنے نہیں آئی ہے۔ سی آئی اے کے پہلے انچارج سندیپ چھل کا کہنا ہے کہ تفتیش کے دوران نعمان نے کیرانہ کے علاوہ دہرادون، مظفر نگر، سہارنپور کے ایجنٹوں کے ناموں کا انکشاف کیا ہے۔ سب سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ آئی ایس آئی کا ایجنٹ اقبال ملک کے نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملا رہا ہے۔ فوج اور ملک سے مختلف خفیہ معلومات حاصل کی جا رہی ہیں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ شاملی اور پانی پت پولیس کے پاس اقبال کی تصویر نہیں ہے۔ تاہم پولیس کہہ رہی ہے کہ انہیں جلد ہی تصویر مل جائے گی۔ تصویر کے بغیر اقبال کو کس بنیاد پر پکڑا جاسکتا ہے اس کا اندازہ ہی کوئی لگا سکتا ہے۔ تاہم پاکستان جا کر ایجنٹوں کو پکڑنا ممکن نہیں۔ ریٹائرڈ آئی پی ایس وی کے شیکھر نے کہا کہ پاکستان پولیس اور حکومت کے تعاون کے بغیر آئی ایس آئی کے ایجنٹوں کو پکڑنا مشکل ہے۔

بہرائچ: نواب گنج کے علاقے میں طوفان اور بارش نے مچائی تباہی

درجنوں درخت اور بجلی کے کھمبے اکھڑ گئے

بہرائچ: 17 مئی (پی این ایس) سہ پہر ترائی علاقے میں شدید طوفان اور بارش ہوئی۔ جہاں کئی علاقوں میں طوفان کا اثر جزوی رہا، وہیں نواب گنج میں اس نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی۔ طوفان کے باعث درجنوں بجلی کے کھمبے اکھڑ گئے اور سینکڑوں درخت گر گئے۔ طوفان کی وجہ سے کئی دیہاتوں کو بجلی کی سپلائی درہم برہم ہو گئی۔ تیز آندھی کے باعث کئی ٹین شیڈ بھی اڑ گئے۔ تیز آندھی کے باعث آم کی فصل کو بھی بھاری نقصان پہنچا۔ رات تقریباً 12:40 بجے ایک تیز دھول کا طوفان نواب گنج سے ٹکرایا۔ طوفان کی وجہ سے گنگا پور گاؤں میں بجلی کے چار کھمبے گر گئے۔ اسی طرح ہربنش پور گاؤں میں دو، رحیم نگر میں 12 اور چوگوئی ولاس پور میں ایک بجلی کے کھمبے گر گئے۔ کھمبے گرنے سے ان دیہاتوں کو بجلی کی سپلائی درہم برہم ہو گئی۔ نانپارہ-نواب گنج سڑک پر اودھوت گاؤں چوراہے کے قریب ہائی ٹینشن لائن پر آم کا بھاری درخت گرنے کی وجہ سے کئی گھنٹوں تک ٹریفک میں خلل پڑا۔ مقامی لوگوں کی اطلاع پر پہنچے کارکنوں نے درخت اور بجلی کے کھمبے کو ہٹا دیا۔ جے ای برجیش کمار گپتا نے بتایا کہ گرے ہوئے بجلی کے کھمبے اور تار کی مرمت کی جا رہی ہے۔

نواب گنج کے علاقے میں طوفان اتنا شدید تھا کہ ڈھوڈے گاؤں کے رہنے والے پپو سلمانی کے گھر کا ٹین شیڈ اڑ کر بجلی کی تار پر پھنس گیا جس سے علاقے میں بجلی کی فراہمی معطل ہو گئی۔ منگل ناتھ مندر کے قریب عمران کی کھاد کی دکان کا ٹین شیڈ گر گیا۔ طوفان کے باعث آم کے کاشتکاروں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ باغبان شاکر انصاری، عبدالقادر، نفیس احمد وغیرہ نے بتایا کہ چھوٹے آم گرنے سے بڑا نقصان ہوا ہے۔

دینی و عصری تعلیم کا حسین امتزاج، مشاورتی مجلس آج

ایودھیا، 17 مئی (پریس ریلیز) ردولی میں تعلیم و تربیت کے ایک نئے، سنجیدہ اور بامقصد سفر کا آغاز ہونے جا رہا ہے۔ دینی و عصری تعلیم کے حسین امتزاج کو بنیاد بنا کر قائم کیے جانے والے نئے تعلیمی ادارے تسنیم چلڈرن اکیڈمی کی باضابطہ شروعات سے قبل، ایک اہم مشاورتی مجلس کا انعقاد اتوار، 18 مئی 2025ء، بعد نماز مغرب، مقام: خواجہ ہال، ردولی میں کیا جا رہا ہے۔ اس مجلس میں علاقے کی سرکردہ علمی، دینی، سماجی اور تعلیمی شخصیات کو مدعو کیا گیا ہے۔ یہ ادارہ باب العلوم سوسائٹی، ردولی کے زیر اہتمام قائم ہو رہا ہے، جس کا بنیادی مقصد نونہالانِ ملت کو ایک ایسا ہمہ جہت تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے جو دین و دنیا دونوں کے تقاضوں کو بخوبی پورا کرے۔ مشاورتی مجلس میں ادارے کے اغراض و مقاصد، تعلیمی پالیسی، نصاب، نظم و نسق، تدریسی عمل، تربیتی جہتوں اور انفرااسٹرکچر پر سیر حاصل گفتگو کی جائے گی، اور شرکائے مجلس سے مفید مشورے لیے جائیں گے تاکہ ادارہ علمی، اخلاقی اور سماجی سطح پر ایک مستحکم مقام حاصل کر سکے۔ تسنیم چلڈرن اکیڈمی کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں تعلیم کے تمام مراحل کو جدید سہولتوں سے آراستہ رکھا گیا ہے۔ تعلیمی کمروں میں ایئر کنڈیشنڈ کلاسز کی سہولت فراہم کی گئی ہے تاکہ طلبہ کو بہتر، آرام دہ اور خوشگوار ماحول میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے۔ اس کے ساتھ ساتھ، تدریسی خاکہ ممتاز تعلیمی اسکالر مولانا خاونہ ہنگورہ کے تعلیمی ماڈل اور نصاب کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے، جو دین و دنیا کی متوازن تعلیم کا نمائندہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس پورے منصوبے کی تعلیمی و انتظامی رہنمائی اور نگرانی کی ذمہ داری علاقے کے جواں سال، فعال، بیدار مغز اور دینی و ملی خدمات میں سرگرم رہنے والے مایہ ناز عالم دین مولانا عاصم ندوی کو سونپی گئی ہے، جو مختلف ملی و تعلیمی تنظیموں سے وابستہ رہ کر مستقل تعلیمی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں۔ ان کی سرپرستی میں ادارے کی علمی و اخلاقی سمت متعین کی جائے گی۔ باب العلوم سوسائٹی کے سرگرم رکن محمد حارث قاسمی، جن کی کاوشوں سے اس ادارے کی بنیاد رکھی گئی ہے، نے مجلس میں شرکت کی دعوت دیتے ہوئے کہا: "ہماری کوشش ہے کہ ایسا ادارہ وجود میں آئے جو محض سند یافتہ فارغین نہ دے، بلکہ وہ نوجوان تیار کرے جو بلند کردار، اعلیٰ اخلاق اور پختہ دینی شعور کے حامل ہوں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "ردولی میں معیاری تعلیم، خاص طور پر دینی و عصری تعلیم کے امتزاج کی شدید کمی محسوس کی جا رہی تھی۔ تسنیم چلڈرن اکیڈمی، اسی خلاء کو پُر کرنے کی ایک سنجیدہ اور مخلصانہ کوشش ہے۔ ہم تمام اہل علم، تعلیم دوست افراد، اور ملت کے درد رکھنے والے ذی شعور حضرات سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ مجلس میں ضرور شرکت فرمائیں اور اپنی قیمتی رائے سے ہماری رہنمائی فرمائیں۔" یہ بات قابل ذکر ہے کہ ادارے میں جدید نصاب کے ساتھ ساتھ دینیات، اخلاقیات اور تہذیبی تربیت کو بھی یکساں اہمیت دی جائے گی، تاکہ طلبہ محض معلومات کے خزانے نہ بنیں بلکہ ایک مکمل انسان کی صورت میں سماج کے لیے مفید ثابت ہوں۔ مشاورتی مجلس کا مقصد بھی یہی ہے کہ ماہرین تعلیم، علمائے کرام، اور باشعور شہریوں کی قیمتی آراء کی روشنی میں ادارے کے خدوخال کو بہتر اور بامقصد بنایا جا سکے۔

قبرستان کی باؤنڈری وال سے سریا نکال رہے دو چور گرفتار

دیوبند: 17 / مئی (فیروز خان) دیوبند کی رپورٹنگ پولیس چوکی کھیڑا مغل کے گاؤں مکند پور کے رہنے والے عجب سنگھ نے ایس ایس پی کو ارسال کردہ شکایتی مکتوب میں اپنے بھائی بھتیجوں پر مار پیٹ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ عجب سنگھ کے مطابق اس کے بھائی بھتیجے اس کے حصے کی زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، اسی وجہ سے وہ آئے دن اس کے ساتھ گالی گلوچ اور مخالفت پر مار پیٹ کرتے رہتے ہیں، مکتوب میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ دو روز قبل بھی مذکورہ لوگوں نے گھر میں گھس کر اسے مار پیٹ کر زخمی کر دیا تھا۔ عجب سنگھ نے معاملہ کی جانچ کرا ملزمان کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ وہیں گزشتہ رات قریب گیارہ بجے کے دوران ہائے 59 پر سریا (لوہے کی راڈ) چوری کرنے کی نیت سے قبرستان کی باؤنڈری وال توڑ رہے دو نوجوانوں کو جب لوگوں نے پکڑنے کی کوشش کی تو چور اپنا موبائل فون موقع پر ہی چھوڑ کر فرار ہو گئے، صبح کے وقت علاقہ کے لوگوں نے موبائل فون کی بنیاد پر دونوں نوجوانوں کو پکڑ کر پولیس کو سونپ دیا۔

درگاہ باب الحوائج بگھرہ میں شرعی سوال و جواب کیمپ اور مسابقہ

بگھرہ / مظفر نگر۔ شعبہ استفتاءات دفتر نمایندگی آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ لکھنو کے زیر اہتمام، اراکین انجمن عارفی کی جانب سے گذشتہ برسوں کی طرح امسال بھی درگاہ عالیہ باب الحوائج میں سالانہ اصلاحی مجالس کے دوران چہار روزہ شرعی سوال و جواب کیمپ لگایا گیا۔ کیمپ کی جانب سے ہر روز شرعی سوال و جواب مسابقہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جسمیں کثرت سے مومنین و مومنات شرکت کر رہے ہیں۔ مسابقہ میں کامیاب افراد کو تشویقی انعامات سے نوازا جا رہا ہے۔

آیوش مجموعی صحت کے نظریہ کو واضح کرتی ہے: وزیر اعلیٰ

تمام آیوش اداروں میں نیچروپیتھی اور یوگا مراکز کا قیام لازمی قرار دیا جائے

لکھنؤ: 17 مئی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں محکمہ آیوش کے کام کاج کا جائزہ لیا اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آیوش نہ صرف ہندوستان کی طبی روایت کی علامت ہے بلکہ یہ مجموعی صحت کے نقطہ نظر کو بھی واضح کرتی ہے۔ آیوش کے میدان میں اتر پردیش کو قومی اور عالمی قیادت کے کردار میں لانے کے لیے تمام کوششوں کو متحد، منصوبہ بند اور بروقت طریقے سے آگے بڑھایا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کے ہر ڈویژن میں ایک مربوط آیوش کالج قائم کیا جانا چاہیے، جس میں آیوش کے تمام نظام بشمول آیورویدا، یونانی، ہومیوپیتھی ایک ہی کیمپس میں دستیاب کرائے جائیں۔ اس اقدام سے نہ صرف طب کے آیوش نظام کو تقویت ملے گی بلکہ مستقبل میں صحت پر مبنی تعلیمی نظام کو بھی تقویت ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت آیوش میڈیکل سسٹم کو عوام تک رسائی کے قابل بنانے کے لیے مشن موڈ پر کام کر رہی ہے۔ تمام آیوش اداروں میں نیچروپیتھی اور یوگا سینٹر قائم کرنا لازمی قرار دیا جائے اور تمام منظور شدہ تعلیمی اور طبی آسامیوں میں سے 100 فیصد بھرنے کا عمل مقررہ وقت میں مکمل کیا جائے۔ ریاست کے ہر ضلع میں صحت اور تندرستی کے مراکز شروع کیے جائیں۔ یہ مراکز حکومت یا پی پی پی (پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ) موڈ میں چلائے جاسکتے ہیں۔ آیوش یونیورسٹی کی تعمیر معیاری اور وقت کے ساتھ ہونی چاہیے۔ ریاست میں محکمہ آیوش کے جاری پروجیکٹوں کو بھی ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے پرائیویٹ سیکٹر کو بھی اس سیکٹر میں آگے آنے کی ترغیب دی اور کہا کہ پرائیویٹ سرمایہ کاروں کو آیوش سیکٹر میں سرمایہ کاری کے لیے راغب کیا جانا چاہیے۔ پرائیویٹ سیکٹر میں کام کرنے والے آیوش کالجوں اور اسپتالوں کے انفراسٹرکچر، لیباریٹریوں، لائبریریوں، فیکلٹی اور عملے کے معیار کی اچھی طرح جانچ کی جانی چاہیے تاکہ کوئی کوتاہی باقی نہ رہے۔ آیورویدمیں، پنچکرما جیسے خاص طریقے سنگین بیماریوں کے علاج میں بہت کارآمد ہیں۔ ریاست کے تمام آیوش اداروں میں ان نظام کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ آیوش ادویات کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے، یہ ہندوستان کے روایتی طبی نظام کو سائنسی انداز میں پیش کرنے اور اسے عالمی پلیٹ فارم پر قائم کرنے کا وقت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈابر، بیدیہ ناتھ اور پتنجلی جیسی آیورویدک اداروں کے ساتھ مفاہمت نامے پر دستخط کرکے تمام آیوش اسپتالوں میں ضروری ادویات کی باقاعدگی سے فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ کسی بھی مریض کو طبی علاج کے لیے ادویات کی کمی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ اس وقت ریاست میں 2127 آیورویدک، 259 یونانی اور 1598 ہومیوپیتھک طبی ادارے کام کر رہے ہیں، جو عام لوگوں کو آیوش خدمات فراہم کرنے میں اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ ان اداروں کے کام کو مزید موثر بنانے کے لیے مسلسل مانیٹرنگ کی جائے اور ضرورت کے مطابق وسائل مہیا کیے جائیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عالمی یوم یوگا کے کامیاب انعقاد کے لیے ابھی سے تیاریاں شروع کردی جائیں۔ ریاست کے تمام ڈویژنوں، اضلاع، میونسپل باڈیز، گرام پنچایتوں اور سرکاری محکموں میں یوگا ڈے کے پروگرام منعقد کیے جائیں۔ اس کے لیے ہر ضلع میں تربیت یافتہ ماسٹر ٹرینرز کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے، جو عام لوگوں کو یوگا کی تربیت فراہم کرسکیں۔

گرام چوپالوں میں 5 لاکھ سے زیادہ مسائل/مسائل کو حل کیا گیا: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 17 مئی۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں، گاؤں کے لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ریاست کے ہر ترقیاتی بلاک کی دو گرام پنچایتوں میں ہر جمعہ کو گرام چوپال (گاؤں کا مسئلہ۔ گاؤں میں سمدھن) کا انعقاد کیا جارہا ہے اور ان کے گاؤں میں بڑی تعداد میں لوگوں کے مسائل حل کیے جارہے ہیں۔ حکومت خود گاؤں اور غریبوں میں جارہی ہے، وہیں گرام چوپال گاؤں میں چل رہے مختلف منصوبوں کی زمینی حقیقت کو ظاہر کررہے ہیں، وہیں سماجی شعبے کی اسکیموں پر عمل آوری بھی زور پکڑرہی ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے ایک ٹھوس اور موثر خاکہ بنا کر چوپالوں کا اہتمام کیا جارہا ہے اور چوپالوں سے پہلے دیہاتوں میں صفائی پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور چوپالوں کی زیادہ سے زیادہ تشہیر بھی کی جارہی ہے۔ چوپالوں میں ذاتی مسائل کے علاوہ عوامی مسائل بھی حل کیے جارہے ہیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ گرام چوپالوں کو مناسب طریقے سے منظم کیا جائے۔ دیہی ترقی محکمہ سے موصولہ اطلاع کے مطابق جمعہ کو ریاست کی 1342 گرام پنچایتوں میں گرام چوپال کا انعقاد کیا گیا جس میں گاؤں کی پنچایتوں میں ہی 3180 معاملات کو حل کیا گیا۔ ان گرام چوپالوں میں 3491 بلاک سطح کے افسران اور ملازمین اور 5821 گاؤں سطح کے ملازمین موجود تھے اور 67 ہزار سے زیادہ گاؤں والوں نے ان چوپالوں میں حصہ لیا۔ کمشنر دیہی ترقیات محکمہ جناب جی ایس پریہ درشی نے بتایا کہ 23 جنوری سے اب تک 1.40 لاکھ سے زیادہ گرام چوپالوں کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں 92.62 لاکھ سے زیادہ دیہاتی موجود تھے اور 5 لاکھ سے زیادہ مسائل/مسائل کو حل کیا گیا ہے۔

بڑے منگل کا بھنڈارا صاف اور صحت مند بھنڈار کی علامت ہے

فری میڈیکل کیمپ میں سینکڑوں مریضوں کے ٹیسٹ کئے گئے

لکھنؤ: تمام مذاہب کے لوگوں نے ہفتہ، 17 مئی کو وواس دیپ کمپلیکس، لکھنؤ میں آل انڈیا نیوز پیپر ایسوسی ایشن، آئینا کے زیر اہتمام ایک بڑے کمیونٹی کچن اور مفت میڈیکل کیمپ میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔ صاف ستھرے، سبز اور صحت مند بھنڈارا کی ایک نئی شکل کے ساتھ منعقد کیے گئے اس بھنڈارا میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی سمیت تمام طبقات کے لوگوں نے بھنڈارا کا پرساد قبول کیا اور تمام لوگوں نے مل کر پرساد کو عام لوگوں میں تقسیم کیا۔ پچھلے 20 سالوں سے جیشٹھ کے مہینے میں بڑے منگل کے موقع پر دعوت کا اہتمام کرنے کی روایت چلی آرہی ہے اور آئینہ کی طرف سے دی جانے والی دعوت میں جمع ہونے والے لوگ باہمی محبت، ہم آہنگی اور اتحاد کی مثال قائم کر رہے ہیں۔ جہاں چھوٹے اور بڑے کا کوئی فرق یا امتیاز نہیں تھا۔ لکھنؤ کی سرزمین پر گنگا جمونی روایت کے قیمتی انداز کو دیکھ کر ایسا لگا کہ لکھنؤ کی ثقافت آج بھی ورثے کی صورت میں زندہ ہے۔ بھائی چارے کا جو اجتماع دیکھا گیا اسے برسوں بھلایا نہیں جاسکتا۔ اس بڑی دعوت میں نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، مشہور سماجی کارکن اور ایم ایل اے پون سنگھ، ہنومان گڑھی کے پریم مورتی کرشن داس جی، قدیم لیٹ ہنومان مندر کے ڈاکٹر تا نگڈی، مہندلیشور اوبیناش جی اور ان کے ساتھیوں کو بھگوان ہنومان کی پوجا کرنے کے لیے خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا اور پوجا کرکے اس بڑی دعوت کا افتتاح کیا گیا۔ جب نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ وہ بھنڈار کا اہتمام کر رہے ہیں اور ساتھ ہی پرساد بنانے کے تمام پروگراموں کی حوصلہ افزائی بھی کر رہے ہیں تو ماحول خوشی سے بھر گیا کیونکہ یہ پہلا موقع تھا جب پرساد تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے پرساد بنانے والے کارکنوں سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی اور کام کرنے والوں کے اس کام کو سراہا۔ آئینہ کی طرف سے منعقدہ بھنڈار کی خصوصیات کے بارے میں بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ریاست کا پہلا ایسا بھنڈار ہوگا جہاں صفائی کا اس طرح خیال رکھا گیا ہے کہ بھنڈار میں آنے والے عقیدت مندوں کے لیے بیت الخلا کا انتظام نظر آئے، اور اس سوچ کے لیے انہوں نے آئینہ کے تمام افسران کی تعریف کی۔

ہیمن چیریٹیبل ٹرسٹ، میڈانتا، اودھ اسپتال، لوہیا اسپتال ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ میکس، بھارتیہ شلپ کار سماج کلیان سمیتی، رائل ہربل کلینک اور آئینا کے بشکریہ مفت صحت کیمپ میں طبی میدان کے تمام نظاموں کا سنگم دیکھا گیا۔ سیکڑوں مریضوں نے ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، نیچروپیتھی، یونانی، آیورویدک ڈاکٹروں سے اپنے دانت، آنکھ، آئی، ٹی، پی، سی، آر، خون کے ٹیسٹ کروائے اور جدید ترین مشینوں پر ہومیو پیتھ ڈاکٹر آدرش ترپاٹھی اور ان کی ٹیم سے اپنے ٹیسٹ بھی کروائے اور مفت ادویات بھی تقسیم کی گئیں۔ اس انوکھی کاوش کو وہاں موجود تمام معززین، صحافی ساتھیوں، سماجی کارکنوں، افسروں، سنتوں اور باباؤں نے بے حد سراہا اور سراہا۔ ہر کوئی ایمان کے اس سیلاب میں ڈوبا ہوا دکھائی دیا۔

حکومت ڈاکٹر کے وکرم راؤ کی یاد میں صحافت کا ادارہ کھولے: عمار رضوی

یوپی ڈبلو جے یو اضلاع میں سیمینار شروع کرے گا: حسیب صدیقی

لکھنؤ: 17 مئی۔ انڈین فیڈریشن آف ورکنگ جرنلسٹس کے قومی صدر آنجہانی شری کے وکرم راؤ کو آج یوپی پریس کلب میں دلی خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ تعزیتی اجلاس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، صحافیوں اور مزدور تنظیموں کے رہنماؤں نے انہیں یاد کیا اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ تعزیتی اجلاس میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یوپی حکومت کے سابق وزیر عمار رضوی نے کہا کہ راؤ صاحب نے کبھی بھی چیلنجوں کے سامنے جھکنا نہیں سیکھا وہ مسائل سے لڑتے تھے۔ انہوں نے تعزیتی اجلاس میں تجویز پیش کی کہ اتر پردیش حکومت کو کے وکرم راؤ کے نام پر صحافت کا انسٹی ٹیوٹ قائم کرنا چاہیے۔ وہ اس سلسلے میں یونین کی تجویز کے حوالے سے وزیر اعلیٰ سے بات کریں گے۔ مسٹر رضوی نے یہ بھی اپیل کی کہ ریاست کی تمام صحافتی تنظیمیں اس تجویز کی حمایت میں حکومت کو میمورنڈم بھیجیں۔ این سی پی کے سینئر لیڈر اور سابق ایم ایل اے سراج مہندی نے کہا کہ ان کا انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ وہ ایک بہادر لیڈر تھے۔ ایک تنظیم کے طور پر ان کا کام منفرد تھا۔ راؤ نے اپنے ساتھی صحافیوں کے لیے اعلیٰ معیار قائم کیا۔ ہند مزدور سبھا کے لیڈر کے وکرم راؤ کی جدوجہد کو یاد کرتے ہوئے اوما شنکر مشرا نے کہا کہ آج وکرم راؤ جیسی شخصیت کے حامل صحافیوں کی کمی ہے۔ جو پورا نہیں ہوسکتا لیکن اس کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے کی ضرورت ہے۔ کے وکرم راؤ کو یاد کرتے ہوئے، یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین کے صدر حسیب صدیقی نے کہا کہ انہوں نے صحافتی مفادات کے تحفظ کے لیے ایک طویل جنگ لڑی۔ ان کی یاد میں ان تمام مقامات پر سیمینار منعقد کیے جائیں جہاں انہوں نے جدوجہد کی۔ یوپی پریس کلب کے صدر رویندر سنگھ نے کہا کہ ڈاکٹر وکرم راؤ کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکے، انہوں نے اپنی پوری زندگی صحافتی مفادات کے لیے وقف کردی۔ ملک و دنیا کے واقعات کے بارے میں ان کا علم منفرد تھا۔ اس موقع پر آنجہانی کے وکرم راؤ کی اہلیہ ڈاکٹر سدھا راؤ، بیٹا کے وشواد یوراؤ اور بیٹی ونیتا موجود تھیں جنہوں نے ان کی یاد میں درخت لگائے۔ سابق ریاستی حکومت کے وزیر ڈاکٹر مہیندر سنگھ، سابق ایم ایل اے شیلیش سنگھ شیلو، بی جے پی کے ترجمان سمیر سنگھ، اندرام علی، رجت مشرا، وجے شنکر پنچج، دیوراج سنگھ، پریم کانت تیواری، شیوشرن سنگھ، سریش بہادر سنگھ، تتن شریواستوا، راکیش پانڈے، سرویش سنگھ، منوج سنگھ، منوج سنگھ، منوہر سنگھ، منور سنگھ، پریم کانت تیواری، حسن، ظفر ارشاد، دھیریندر شریواستو، شیام بابو، اندرامنی، راجندر دویدی، نائلہ قدوائی سمیت دیگر صحافیوں اور سیاست دانوں نے تعزیتی اجلاس میں انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

کانگریس کے پاس بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے کی صلاحیت ہے: اویناش پانڈے

کانگریسیوں نے 2027 میں ریاست میں حکومت بنانے کا عہد لیا

لکھنؤ، 17 مئی۔ آج کانگریس نے لکھنؤ کے گاندھی بھون (آڈیٹوریم قیصر باغ) میں تنظیم کو مضبوط کرنے کے لیے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا، اس پروگرام میں قومی اور ریاستی رہنماؤں نے شرکت کی اور کانگریس کے رہنماؤں نے 2027 میں ریاست میں حکومت بنانے کا عہد لیا، اور تنظیم کو بوتھ کی سطح پر مضبوط کرنے اور ہر ضلع میں پارٹی کا وار روم قائم کرنے کے لیے تجاویز پیش کی گئیں، اور ورکشاپ میں راہول جی کی جانب سے تمام رہنماؤں کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ مردم شماری کرائی جا رہی ہے اور تنظیم کی مضبوطی پر قومی رہنماؤں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام کا آغاز بابائے قوم مہاتما گاندھی اور ہندوستانی آئین کے خالق بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی تصویروں پر پھول چڑھانے اور چراغاں کرنے سے ہوا اور اس کے بعد دو منٹ کی خاموشی اختیار کر کے پاکستان کی جنگ میں شہید ہونے والے فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ورکشاپ کا افتتاح ملک کا قومی نغمہ وندے ماترم گا کر کیا گیا۔ لیڈروں اور کارکنوں سے کھچا کھچ بھرے آڈیٹوریم میں موجود کانگریسی لیڈروں اور کارکنوں نے ملک کا قومی پرچم ترنگا لہرا کر ملک اور ہندوستانی فوج کے تئیں اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ کانگریس صدر شری ملیکارجن کھرگے جی کے ذریعہ جاری کردہ ان کا ویڈیو پیغام تنظیم کی تشکیل کو ایک نئی سمت دینے کے لیے موجود تمام کانگریسیوں کے لیے چلایا گیا۔ اس کے بعد کانگریس اور حکومتوں کی طرف سے ملک کی ترقی میں کئے گئے تاریخی کاموں اور فیصلوں پر عہدیداروں کو ایک مختصر فلم بھی دکھائی گئی۔ ورکشاپ میں موجود کانگریسیوں سے خطاب کرتے ہوئے، قومی جنرل سکریٹری، انچارج اتر پردیش شری اویناش پانڈے جی نے کہا کہ ہمیں اگلے 100 دنوں میں تنظیم سازی کو مکمل کرنا ہے، قیادت نے یہاں بیٹھے ہر شخص پر بھروسہ ظاہر کیا ہے اور آپ کو اپنی لگن اور محنت کے ساتھ اس پر پورا اترنا ہے، آپ کو تنظیم کو 5 سطحوں تک (ضلع، بلاک، پنچایت، پنچایت، نوآبادی، صوبوں) کے پیغامات تک بنانا ہے۔ کانگریس کا شاندار ورثہ آخری شخص تک پہنچانا اور پارٹی کو اقتدار میں واپس لانا۔ ہمارے کارکنان 2027 میں کانگریس کی حکومت بنانے کے لیے تیار ہیں، 2027 کا الیکشن ہمارے اور ریاست کے لیے بہت اہم ہونے والا ہے، عوام نے بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے کا ذہن بنالیا ہے۔ شری پانڈے نے کہا کہ نہ صرف مرکزی تنظیم بلکہ فرنٹ ڈپارٹمنٹس اور سیل کی تنظیموں کو بھی تیار کرنا ہوگا اور سب کے درمیان تال میل قائم کرنا ہوگا۔ اس تنظیم کے قیام کا مقصد جن جودو، جن سنگھرش، جن وکالپ کی قرارداد ہے۔ ہمیں تنظیم سازی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے تمام اراکین اور ریاستی کانگریس کمیٹی کے اراکین کا تعاون لینا ہوگا۔ مسٹر پانڈے نے کہا کہ تنظیم کو مزید متحرک بنانے کے لیے منڈل کمیٹی اور نیا پنچایت کمیٹیاں بھی بنائی جائیں گی، اس کے ساتھ ساتھ BLA-1 اور BLA-2 کا بھی تقرر کیا جائے گا جو ووٹر لسٹ پر کام کریں گے۔ ضلع کے تحت قانونی مشاورت کیمپ لگائے جائیں گے، کھیلوں اور ثقافتی پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا۔ ہر 15 دن بعد ضلعی/شہر صدور کا جائزہ اجلاس بھی منعقد کیا جائے گا۔ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے ریاستی کانگریس کے صدر، سابق وزیر جناب اجے رائے نے آنے والے تمام عہدیداروں کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ راہل جی ملک کے مفاد میں ایک بڑی جنگ لڑ رہے ہیں، جس کی وجہ سے خوفزدہ بی جے پی حکومت انہیں روکنے کی مسلسل سازش کر رہی ہے، لیکن ہم سبھی کانگریسی اپنے لیڈر کے ساتھ اس جنگ کو لڑنے کے لیے پرعزم ہیں۔ مسٹر رائے نے کہا کہ 2022 میں پرینکا جی کی قیادت میں تنظیم سازی میں جو محنت کی گئی، ہمیں اس کا نتیجہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں دیکھنے کو ملا، مسٹر رائے نے تمام کارکنوں اور لیڈروں کو ہدایت دی کہ وہ 2027 کے انتخابات کے لیے ابھی سے متحرک ہو جائیں۔ یوپی کانگریس لیجسلیچر پارٹی کی لیڈر محترمہ آرادھنا مشرا "مونا" نے اپنے خطاب میں کہا کہ عوام کے لیڈر مسٹر راہول نے مضبوط عزم کے ساتھ جدوجہد کی راہ پر گامزن کیا ہے۔ ہم 2027 میں ایک نیا باب لکھیں گے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین پون کھیڑا جی نے ورکشاپ میں موجود عہدیداروں کو پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے میڈیا کے کئی پہلوؤں سے واقف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور سنگھ دن بھر فرضی خبریں پھیلاتے رہتے ہیں اور اپنی سہولت کے مطابق نئے بیانیے بناتے رہتے ہیں۔ یہی نہیں یہ لوگ دن بھر تاریخ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے سماجی تانے بانے کو خراب کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں اس جھوٹ کا مقابلہ کرنا ہے اور اپنے مشترکہ ورثے کو عوام تک لے جانا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی وار روم کے چیئرمین ایم پی ششی کانت سینتھل نے گہرائی سے بات چیت کی کہ بوتھ لیول تک تنظیم کیسے بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ وار روم صرف بوتھ لیول تک تنظیم بنانے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ ہم اسے کنیکٹ سینٹر کے طور پر تیار کریں گے۔ شری سینتھل نے کہا کہ جنتا تک شری راہل گاندھی جی کہتے ہیں کہ پوری تنظیم کے درجہ بندی میں ضلع یونٹ سب سے اہم ہے اور ہم پوری تنظیم کو ضلعی کمیٹیوں کے ذریعے چلائیں گے۔

دیوی پٹن مندر میں تیرتے میوزیکل فاؤنٹین کی تنصیب

خطے کے بھرپور ثقافتی ورثے کو ٹیکنالوجی کے ذریعے پیش کیا جائے گا

لکھنؤ: 17 مئی۔ اتر پردیش کے محکمہ سیاحت نے بلرام پور ضلع کے تلسی پور میں واقع مشہور دیوی پٹن مندر میں جدید ترین تیرتے ہوئے میوزیکل فاؤنٹین کی تنصیب، آپریشن اور دیکھ بھال کے لیے ایک ریکوسٹ فار پروپوزل (RFP) جاری کیا ہے۔ اس پروجیکٹ کے تحت جدید ترین ملٹی میڈیا لیزر شو، بیم پروجیکشن اور واٹر اسکرین پر ویڈیو پروجیکشن کا اہتمام کیا جائے گا۔ اس کا مقصد عقیدت مندوں اور سیاحوں کو ایک دلچسپ اور روحانی تجربہ فراہم کرنا ہے۔ یہ معلومات ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے جمعہ کو دی۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ سیاحت کے ایک نئے اقدام کے تحت منتخب ایجنسی کے ذریعہ سمعی و بصری مواد تیار کیا جائے گا۔ اس عمل میں پروڈکشن سیٹ اپ، پروگرامنگ اور سنکرونائزیشن جیسے تکنیکی پہلو شامل ہوں گے۔ محکمہ نے وضاحت کی ہے کہ یہ سارا کام محکمہ سیاحت کی طرف سے پہلے سے منظور شدہ اسکرپٹ کی بنیاد پر ہی کیا جائے گا۔ خطے کے امیر ثقافتی ورثے کی نمائش کے لیے ایک خصوصی ملٹی میڈیا پریزنٹیشن تیار کی جارہی ہے، جس میں لائیو ایکشن فوٹیج، اینیمیشن، کہانی سنانے، موسیقی اور ڈیجیٹل عکاسی شامل ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس پراجیکٹ کا بنیادی پہلو گہرائی سے تحقیق ہوگا تاکہ صداقت اور ثقافتی حساسیت کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس میں فیلڈ وزٹ، مورخین اور اسکالرز کے ساتھ مشاورت اور ایک ساختی مواد کی دستاویز کی تخلیق شامل ہے جس میں خطے کے تاریخی اور روحانی ورثے کو شامل کیا جائے گا۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ یہ پہل صرف ٹیکنالوجی یا سیاحت تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ کہانی سنانے کا ایک منفرد انداز ہے۔ ہم جدت کے ذریعے ورثے کو محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، تاکہ عقیدت مندوں اور سیاحوں کو دیوی پٹن مندر کے روحانی اور ناقابل فراموش سفر کا تجربہ حاصل ہو۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ پانچ سالہ آپریشنل فریم ورک نہ صرف اس منصوبے کی طویل مدتی پائیداری کو یقینی بنائے گا بلکہ تجربے میں مسلسل بہتری لاتے ہوئے سیاحوں کو عالمی معیار کی سہولیات بھی فراہم کرے گا۔

بستی علاقے میں قتل کیس میں 16 ملزمان کو عمر قید کی سزا

بستی، 17 مئی (یو این آئی) اتر پردیش میں بستی علاقہ کے بستی، سدھارتھ نگر اور سنت کبیر نگر میں آپریشن کنویکشن سیل کی موثر پیروی کی وجہ سے قتل کیس کے 16 ملزمین کو عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) دنیش کمار پی نے ہفتہ کو یہاں یہ اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ سنگین جرائم کی کارروائی کے لیے آپریشن کنویکشن سیل تشکیل دیا گیا ہے۔ اس سیل کے ذریعے مقدمات کی نگرانی کی جاتی ہے اور عدالت میں ملزمان کے خلاف کارروائی کے لیے موثر پیروی بھی کی جاتی ہے۔

گورنر ہاؤس کے نمائندوں نے لینگویج یونیورسٹی میں نیک کی تیاریوں کا لیا جائزہ

لکھنؤ، 17 مئی 2025: آج خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں اتر پردیش کی گورنر اور لینگویج یونیورسٹی کی چانسلر آنندی بین پٹیل کی ہدایت پر نیک (نیشنل اسسمنٹ اینڈ ایکریڈیٹیشن کونسل) کی تیاریوں کا جائزہ لینے کے لئے نمائندوں نے دورہ کیا۔ اس ٹیم کی قیادت مہاراج سہیل دیو یونیورسٹی، اعظم گڑھ کے وائس چانسلر پروفیسر سنجیو کمار نے کی۔ معائنہ ٹیم نے تعلیمی، انتظامی اور بنیادی ڈھانچے کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ انھوں نے یونیورسٹی کے سبھی شعبوں اور ان کے کلاس روم اور لائبریریوں کا بھی دورہ کیا اور صدور شعبہ جات سے نیک کی تیاریوں کے سلسلے میں بات کی اور کچھ ہدایات بھی دیں، اس کے ساتھ ہی انھوں نے سبھی شعبوں کے اساتذہ، طلبہ اور غیر تدریسی عملے سے بھی بات کی۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ یہ معائنہ ادارے کے معیار کو برقرار رکھنے اور مسلسل بہتری کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا۔ انھوں نے معائنہ ٹیم کا خیر مقدم کرتے ہوئے یونیورسٹی کی کامیابیوں اور مستقبل کے منصوبوں سے آگاہ کیا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ نیک کے وفد کے آنے سے قبل معائنے کے نتیجے میں ادارے کو مسلسل بہتری لانے کی کوشش جاری ہے اور اس کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جارہے ہیں۔ اس موقع پر یونیورسٹی فیملی نے معائنہ کو کامیاب بنانے کے لیے پرجوش تعاون دیا۔ اس معائنے کے دوران یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا، رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار، ڈین فیکلٹیز، شعبہ جات کے سربراہان، اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

سابق سپا سبھاسد اپارٹمنٹ میں کرواتا تھا بجلی چوری

پیسے وہ خود وصول کرتا تھا، چھاپے میں ہوا انکشاف

لکھنؤ: 17 مئی (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں بجلی ملازمین کی ملی بھگت سے بجلی چوری کی وارداتیں جاری ہیں۔ اس بات کا انکشاف جمعہ کی رات گئے ایک چھاپے میں ہوا۔ تقریباً 70 کلوواٹ بجلی چوری کا انکشاف ہوا تو افسران حیران رہ گئے۔ معاملہ بازار کھالہ تھانہ علاقے میں کھجوا پولیس چوکی کے قریب واقع ایک اپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ یہاں 17 خاندان چار سال سے بجلی چوری کر رہے تھے۔ چھاپے میں پکڑا گیا۔ یہ بجلی چوری اسی علاقے کے سماج وادی پارٹی کے ایک سابق سبھاسد نے کی تھی۔ ٹیم کو چوری کا پتہ چلا تو معاملہ سودے بازی کے ذریعے طے کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن تب تک افسران کو اس کی خبر ہو چکی تھی۔ معاملہ بازار کھالہ تھانہ علاقے میں کھجوا پولیس چوکی کے قریب واقع ایک اپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ یہاں 17 خاندان چار سال سے بجلی چوری کر رہے تھے۔ چھاپے میں پکڑا گیا۔ یہ بجلی چوری اسی علاقے کے سماج وادی پارٹی کے ایک سابق کونسلر نے کی تھی۔ ٹیم کو چوری کا پتہ چلا تو معاملہ سودے بازی کے ذریعے طے کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن تب تک افسران کو اس کی خبر ہو چکی تھی۔ اس معاملے میں بجلی چوری کرنے والے سابق سبھاسد کے خلاف مقدمہ درج کیا جارہا ہے۔ جب لکھنؤ سنٹرل زون کے چیف انجینئر روی اگروال کو اس کی اطلاع ملی تو وہ چونک گئے۔ انہوں نے تمام ذمہ داروں کو سخت سرزنش کی۔ انہوں نے فوری کارروائی کرکے رپورٹ بھجوانے کی ہدایات بھی دیں۔ عیش باغ کے ایگزیکٹو انجینئر ایس کے ساہو نے بتایا کہ بجلی چوری کرنے والا سابق کونسلر ہر فلیٹ کے خاندان سے ہر ماہ 2000 روپے وصول کرتا تھا۔ عام طور پر اس پورے اپارٹمنٹ میں تقریباً 70 کلوواٹ بجلی چوری ہو رہی تھی۔ جونیئر انجینئر، ڈویژن آفیسر اور فیڈر مینیجر جو پہلے اس علاقے میں تعینات تھے اس کے ذمہ دار ہیں۔

پرشانت شکلا ضلع نائب صدر یوتھ سیل، رضوان احمد سٹی سیکرٹری نامزد

کاکوری۔ بھارتیہ کسان ادیوگ ویاپر منڈل کے قومی صدر فیروز احمد جی نے تنظیم کو وسعت دیتے ہوئے مختلف علاقوں کے تاجروں کو دیگہ ریجن آفس، لکھنؤ میں رکنیت کے طور پر اندراج کروایا۔ پرشانت شکلا کو ضلع نائب صدر یوتھ سیل، رضوان احمد کو ضلع سکریٹری لکھنؤ کے عہدے پر نامزد کیا گیا۔ نو منتخب عہدیداروں نے قومی صدر اور ریاستی قیادت سے اظہار تشکر کیا۔ پرشانت شکلا نے کہا کہ قومی صدر نے مجھے جو بھی ذمہ داری سونپی ہے میں اسے پوری وفاداری کے ساتھ نبھاؤں گا۔ کسانوں اور تاجروں کا جو بھی جائز مسئلہ ہے، میں حکومتی انتظامیہ سے ملاقات کر کے اس کے حل کے لیے کام کروں گا۔ نئی ذمہ داری ملنے پر پرشانت شکلا کے تمام حامیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ سب نے سب کو مبارکباد دی۔ اس موقع پر ڈوبگا علاقہ کے صدر سعید احمد، وزیر عشرت جہاں، پون سنگھ، اونیش اوستھی، ہریوم گپتا، سلمان اور دیگر کئی تاجر موجود تھے۔